اُمت کی بیٹیاں اور فتنۂ ارتداد

مولانا قاضی محمد عبدالحی قاسمی

(ایم۔اے، ایم فل: یونیورسٹی آف حیدرآباد)

ناشر: عروۃ الوثقیٰ فاؤنڈیشن، حیدرآباد

اُمت کی بیٹیاں اور فتنۂ ارتداد

اس کتاب میں فتنۂ ارتداد کے اسباب و وجوہات، مخلوط نظام تعلیم، مخلوط ملازمت کے نقصانات، اسمارٹ فون کی تباہ کاریاں، آزادیٔ نسواں، دوستی و ناجائز تعلقات، لڑکیوں کا گھر سے بھاگ کر غیر مسلموں سے شادی کرنے کے پس پردہ عوامل، وہ عرشی سے آروشی کیوں ہوگئی، دین و ایمان کی حفاظت کے لئے چند گزارشات فتنوں سے بچنے کا نبوی تعلیم کا خلاصہ۔

مولانا قاضی محمد عبدالحئی قاسمی

(ایم، اے، ایم فل: یونیورسٹی آف حیدرآباد)

ناشر

عروۃ الوثقیٰ فاؤنڈیشن، حیدرآباد

طبع اول ۱۴۴۰ھ — ۲۰۱۹ء

کتاب	:	اُمت کی بیٹیاں اور فتنۂ ارتداد
تالیف	:	مولانا قاضی محمد عبد الحیٔ قاسمی
صفحات	:	۱۲۸
کمپیوٹر کتابت	:	مولانا محمد نصیر عالم سبیلی (فون نمبر: 9959897621)
سرورق	:	(العالم اُردو کمپیوٹرس، کوتہ پیٹ، بارکس، حیدرآباد)
سن طباعت	:	ذوالحجہ ۱۴۴۰ھ، اگست ۲۰۱۹ء
تعداد اشاعت	:	ایک ہزار
قیمت	:	

ناشر: عروۃ الوثقیٰ فاؤنڈیشن، حیدرآباد

12-1-925/11/4/A.6 قدیم ملے پلی، فیل خانہ، نزد مسجد مسکین شاہ، حیدرآباد، تلنگانہ 50001

ملنے کے پتے

- عروۃ الوثقیٰ فاؤنڈیشن، آصف نگر، حیدرآباد، فون نمبر: 9391359715
- مولانا قاضی محمد عبد الحیٔ قاسمی، آصف نگر، حیدرآباد، فون نمبر: 9441383281
- فضل بک ڈپو، نزد مرکز ملے پلی، حیدرآباد، فون نمبر: 9440039231
- ہدیٰ بک ڈسٹری بیوٹرس، پرانی حویلی، حیدرآباد، فون نمبر: 040-66481637
- دکن ٹریڈرس، مغلپورہ / چارمینار، حیدرآباد، فون نمبر: 040-24521777

اصلاح کی دعوت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنۡ اُرِیۡدُ اِلَّا الۡاِصۡلَاحَ مَا اسۡتَطَعۡتُ وَمَا تَوۡفِیۡقِیۡۤ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ وَ اِلَیۡہِ اُنِیۡبُ. (سورۂ ہود:۸۸)

میں تو اصلاح چاہتا ہوں، جہاں تک میرے امکان میں ہے اور مجھ کو جو کچھ (عمل واصلاح) کی توفیق ہو جاتی ہے صرف اللہ کی ہی کی مدد سے ہے، (ورنہ میں کیا اور کیا میرا ارادہ) اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف (تمام اُمور میں) رُجوع کرتا ہوں۔

دُعائے ربانی

رَبَّنَا ھَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعۡیُنٍ وَّاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِیۡنَ اِمَامًا. (سورۂ فرقان:۷۴)

اے ہمارے پروردگار! ہم کو ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک (یعنی راحت عطا فرما، یعنی ان کو دین دار بنادے) اور ہم کو متقی خاندان کا افسر بنادے۔

اللھم انی اعوذبک من الفتن ما ظھر منھا وما بطن. (جامع ترمذی)

اے اللہ! آنے والے فتنوں سے ہم تیری پناہ چاہتے ہیں، ظاہری فتنوں سے بھی اور باطنی فتنوں سے بھی۔

• • •

انتساب

مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند، اساتذۂ کرام اور والدین کے نام! اور ان تمام اہلِ ایمان کے نام جو اپنے گھروں کو رسول اللہ ﷺ کے گھر جیسا بنانا چاہتے ہیں اور جو آنے والی نسلوں کی تربیت کیلئے اُن کو نبی کریم ﷺ کے گھر جیسا ماحول فراہم کرنے کے آرزومند ہیں۔

طالب دُعا

قاضی محمد عبدالحئ قاسمی

(ایم اے، ایم فل، یونیورسٹی آف حیدرآباد)

رابطہ کیلئے فون نمبر: 9391359715, 9441383281

Email: qazimohdabdulhai@gmail.com

● ● ●

فہرست مضامین

● ● ●

پیش لفظ

حضرت مولانا مفتی عبدالودود مظاہری دامت برکاتہم
(صدر مفتی ونائب شیخ الحدیث: دارالعلوم سبیل السلام،حیدرآباد)

اس وقت پورے عالم میں خیر وشر کی کشمکش چل رہی ہے،کہیں لوگ اسلام کی خوبیوں کو جان کر اسلام کی طرف مائل ہورہے ہیں تو کہیں مغربی تہذیب وتمدن کے فروغ سے نوجوان دین اسلام سے بیزاری کا اظہار کرتے نظر آرہے ہیں،نوجوان بچیاں اسلامی تہذیب اور اسلامی تعلیمات کو چھوڑ کر کفر والحاد کے راستہ پر چل پڑی ہیں،غیر مسلم آسانی سے ان بچیوں کو اپنی طرف کھینچنے میں کامیاب ہورہے ہیں،نوجوان بچوں کا اسلام کو چھوڑ دینا مرتد ہوجانا بڑے دُکھ کی بات ہے۔

اس وقت بہت سارے فتنے دین اسلام کے خلاف اُٹھ رہ ہیں،ان میں ایک فتنہ ارتداد بھی ہے، ہر فرد کو دخترانِ ملت کے ارتداد پر فکر مند ہونا چاہئے ، بلا شبہ آج اس موضوع پر لکھنے اور بولنے کی شدید ضرورت ہے،اسی فکر کے پس منظر مولانا قاضی محمد عبدالحیٔ قاسمی صاحب نے یہ کتاب تالیف فرمائی ،مولانا دارالعلوم دیوبند کے فارغ ہیں ، اہل قلم ہیں اور انھوں نے خواہش ظاہر کی کہ زیر نظر کتاب ’’اُمت کی بیٹیاں اور فتنۂ ارتداد‘‘ پر اپنے تاثرات اور خیالات لکھوں،اُن کی خواہش کے مطابق میں نے کتاب کا مسودہ دیکھا اور پڑھا درست پایا۔

کتاب میں جہاں اصلاحی مضامین ومفید مشورے کے ساتھ معاشرہ میں پھیلی ہوئی برائیوں کو بڑے اچھے انداز سے واضح کرنے کی کوشش کی ہے، یہ کتاب اصلاحِ معاشرہ کی ایک حسین تعبیر ہے،مولانا نے اس موضوع پر کتاب تالیف کر کے ایک مستحسن قدم اُٹھایا ہے،اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کتاب کو ان کی دیگر کتابوں کی طرح ملت کو اس سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے،آمین۔

مفتی عبدالودود مظاہری
(صدر مفتی ونائب شیخ الحدیث: دارالعلوم سبیل السلام،حیدرآباد)

۶/ذوالقعدہ ۱۴۴۰ھ
۱۰/جولائی ۲۰۱۹ء

ابتدائیہ

دین اسلام اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم انعام ہے، جو انبیاء علیہ السلام کے واسطے سے اُتارا گیا، دنیا و آخرت میں کامیابی کا راستہ صرف دین اسلام ہی ہے، جو شخص اسلام پر جئے گا اور اسلام ہی پر مرے گا وہی فلاح پائے گا اس کے بغیر کامیابی کا تصور ہی نہیں ہے۔

دور حاضر فتنوں کا دور ہے، طرح طرح کے فتنہ ظہور میں آرہے ہیں، جیسے جیسے ذرائع ابلاغ بڑھتے جارہے ہیں، اتنے ہی فتنے بڑھتے جارہے ہیں، ان فتنوں میں ایک فتنۂ ارتداد سر اُٹھا رہا ہے، اس فتنے کے زہریلی اثرات مسلم معاشرہ میں تیزی سے پھیل رہے ہیں، رات دن مسلم خواتین کو مرتد بنانے کی کوشش کی جارہی ہیں، ارتداد اُمت کے لئے ایک بڑا چیلنج ہے اپنوں کا دین اسلام سے پھر جانا اور مرتد ہوجانا بڑے دُکھ کی بات ہے۔

اس وقت سارے عالم میں دین اسلام کو مٹانے اور اسلام سے بدظن کرنے کی کوشش کی جارہی ہیں، اسلام دشمن طاقتیں متحد ہوکر پوری طرح زور آزمارہے ہیں کہ اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹایا جائے یا کم ازکم مسلمانوں کی مسلمانیت باقی نہ رکھی جائے اور ایک سازش کے تحت دشمنانِ اسلام مسلم لڑکیوں کو ٹارگیٹ بنائے ہوئے ہیں، اور نوجوانوں کا ایک بڑا طبقہ اسلام سے دُوری اختیار کررہا ہے، اس وقت صورت حال بڑی نازک ہے، ایک طرف قوانین شرعیہ پر حملے کئے جارہے ہیں تو دوسری طرف فرقہ پرست طاقتیں مسلم بچیوں کو ارتداد کے دہانے تک پہنچا رہی ہیں، تیسرے میڈیا کے ذریعہ نئی نسل کا ذہن خراب کررہے ہیں اور چوتھی ہر طرف اسکولوں اور کالجوں میں بے حیائی کا ماحول بنایا جارہا ہے، نئی نسل عیش وعشرت کے راستہ پر چل پڑی ہیں، عورتیں بے پردہ ہوچکی ہیں، اللہ کے احکامات سے بغاوت کررہی ہیں،

زنا آسان ہوگیا، کل تک اغیار اپنی اکثریتی علاقوں میں ظلم وستم کا کھیل کھیلتے تھے، اب وہ اتنے بے لگام ہو گئے ہیں کہ ہماری آبادیوں میں گھس کر ہماری بہن بیٹیوں کی عزت پامال کررہے ہیں، منظم طور پر اسلام اور مسلمانوں کی شبیہ بگاڑنے کی کوشش کی جارہی ہے، نوجوان انٹرنیٹ، موبائل، سنیما بینی، شراب نوشی، فیشن پرستی، ناچ گانے، موسیقی وغیرہ، خرافات میں اپنا قیمتی وقت ضائع کررہے ہیں۔

شیطان مردود نے ٹکنالوجی کے عجیب وغریب ہتھیاروں کے ذریعہ لاکھوں کروڑوں انسان کو اپنے طاغوتی جال میں پھانس لیا ہے، ہمارے مسلم محلے مغرب کے بعد آباد ہوتے ہیں، اس لئے نہیں کہ نوجوان پڑھائی کرتے ہیں؛ اس لئے کہ نوجوان بن سنور کر، خوشبو لگا کر، دُھلے دُھلائے کپڑے پہن کر بازار کی طرف نکل جاتے ہیں اور بے مقصد چبوتروں پر بیٹھے نظر آتے ہیں، پھر رات دیر گئے تک مجلسیں چلا کرتی ہیں، دو یا تین بجے رات گھر لوٹ آئیں گے تو پھر دوسرے دن ظہر میں اُٹھیں گے، اگر گھر میں بکری یا مرغی ہو تو شام ہوتے ہی اس کو ڈھونڈنا شروع کردیتے ہیں اور نوجوان جو قوم کے مستقبل کہے جاتے ہیں، وہ رات دیر گئے گھومتے پھرتے ہیں۔

پڑھائی میں ہم سب سے پیچھے، کردار سازی میں ہم سب سے پیچھے، روزگار سے محروم، مغربی تہذیب کے دلدادہ، ہم وہ قوم ہیں جن کی بنیاد توحید، اقرا پر ہے اور ہم وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں یہ حکم ہے کہ تم اچھائی کی طرف بلانے والے اور برائی سے روکنے والے ہو، اس کے ذمہ دار صرف اور صرف ہم ہیں، اس کے لئے کسی کو الزام نہیں دے سکتے اور ہم صرف قسمت کے غلام ہو گئے ہیں جو لکھا ہے وہ ہو جائے گا۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال اپنی حالت کے بدلنے کا

بچپن سے ہم درسی کتابوں میں پڑھتے آئے ہیں کہ فلسطین جل رہا ہے، بوسنیا، چیچنیا، شام کا استحصال کیا جارہا ہے، عراق کو تباہ کردیا گیا، شام کے حالات ہمارے سامنے ہی صفحۂ ہستی

سے مٹا دیا گیا، اس کی عورتیں بچے فریاد کرتے رہ گئے، بیٹیوں کی عصمتیں لٹتی رہیں، جوان بچے بوڑھے سب بے دردی سے قتل کئے جاتے رہے، برما کی روہنگیا مسلمان ان پر ان کی اپنی ہی زمین تنگ کردی گئی، مسلم لڑکیوں کی عزتیں تا تار کی جاتی رہیں، فوجیں کھڑی تماشہ دیکھتی رہیں، بے گناہوں کو پھانسی دی گئی درخت سے لٹکی ہوئی لاشوں کو آگ لگا دیا گیا، کم سن بچیوں کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا، پاؤں توڑے گئے، زبانیں کاٹی گئیں، جوان عورتوں کو برہنہ کر کے گشت کرایا گیا، مردوں کے جنسی اعضاء کاٹے گئے، نومولود بچوں کو درندوں کی خوارک بنایا گیا، مسلمان کٹتے رہے کوئی کچھ نہ بولا، مسلمانوں کے گھر لٹے، بستیاں جلا دی گئیں، شہر ویران کردیئے گئے، ان سے جینے کا حق چھین لیا گیا اور یہ بلا ایک ایک کر کے دنیا کے مسلم ممالک کو چاٹ رہی ہے، ہم کیوں اس خوش فہمی سے نہیں نکلتے کہ ہمارے ساتھ بھی ایسا کچھ ہوگا جو دنیا کے دوسرے ممالک کے ساتھ ہو چکا ہے، حقوق انسانی کے عالمی تنظیموں کو مسلمان انسان نظر نہیں آتے، انسانی حقوق کے علمبرداروں نے ایک انسان جمال خاشقجی کی موت پر تو اویلا مچایا جس پر ساری دنیا ماتم کناں بن گئی، وہیں پر برما کے روہنگیا مسلمانوں پر جو آفتیں آئیں جن کی لاشیں پت جھڑ کے پتوں کی طرح گریں ان پر کوئی نہیں رویا۔

مسلم بچوں اور بچیوں کو مغربی تہذیب عیسائیت اور قادیانیت پوری قوت کے ساتھ دین اسلام سے برگشتہ کرنے کی کوشش کررہے ہیں، تعلیم یافتہ لڑکوں اور لڑکیوں میں شکوک اور شبہات کے کانٹے بوئے جارہے ہیں، حدیث کا انکار، قانون شریعت پر اعتراض، اسلامی شریعت کا تمسخر ڈاڑی کا مذاق غیر مسلموں کے سات نکاح کے بڑھتے ہوئے واقعات مسلم سماج میں بڑھتی ہوئی بے حجابی، مخلوط تعلیم کی طرف رجحان، یہ وہ باتیں ہیں جو سیلاب بلا خیز کی طرح آگے بڑھ رہے ہیں۔

اس کا قصوروار کون؟ ماں باپ جنھوں نے اپنی بیٹی کی پرورش غیر اسلامی طرز پر کی یا مخلوط تعلیم جہاں لڑکے اور لڑکیوں کو آزادانہ میل جول کے پورے مواقع فراہم کئے جاتے ہیں یا پھر ان کی معصومیت یا نادانی وہ یہ بھی نہیں سمجھ پا رہے ہیں کہ ان کا یہ قدم انھیں جہنم کی طرف

لے جا رہا ہے، پتہ نہیں وہ کونسی لالچ ہے جو اپنی حیا اور شرم کو یہاں تک کہ اپنے دین کا سودا کرنے تیار ہو رہے ہیں، بچوں کے ان کرتوت نے کئی والدین کو خودکشی کرنے پر مجبور کیا ہے یا پھر ان کو اکیلے میں روتے دیکھا ہے۔

نوجوانوں میں ایک بے حیائی اور بدکاری کا طوفان اُمڈ پڑا ہے، نوجوان ہاتھوں میں موبائل لے کر زنا کے مناظر دیکھ رہے ہیں، جب قوم کا نوجوان بگڑتا ہے تو اس قوم پہ زوال آتا ہے، نئے سال کی خوشی مسلمان مناتے ہیں، برتھ ڈے ہم مناتے ہیں، سریل کے بہانے مسلمان شرکیہ کلمات سن اور دیکھ رہے ہیں، کیا کبھی کسی عیسائی کو بقرعید مناتے دیکھا ہے، کیا کسی غیر مسلم کے گھر میں نعت بجتے ہوئی دیکھی ہے، نوجوانو کہاں جا رہے ہو ''ففروا الی اللہ'' آ ؤ اللہ کی طرف اور توبہ کرلو'' اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نکاح اتنا آسان کرو کہ زنا مشکل ہو جائے؛ لیکن آج نکاح کو مشکل بنا دیا کہ زنا کرنا آسان ہو گیا، کہیں یہ اللہ کا عذاب تو نہیں ہے کہ ہم میں دشمنوں سے مقابلہ کرنے کی ہمت چھین لی گئی، غربت وافلاس سایہ کی طرح ہمارے پیچھے لگی ہے، حکومتوں سے ہم ریزوریشن کی بھیک مانگ رہے ہیں، قرآن صاف صاف کہتا ہے کہ: ''انتم الاعلون ان کنتم مومنین'' اگر تم میرے دین پر عمل پیرا ہوئے تو پھر کوئی طاقت تم کو رُسوا نہیں کرسکتی۔

پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ

جو ٹہنی درخت سے جڑی ہوتی ہے بھلے وہ سوکھی ہو؛ لیکن ایک دن آئے گا کہ وہ دوبارہ سرسبز وشاداب ہوگی، اس پر پھول آئیں گے، پھل آئیں گے اور ٹہنی درخت سے الگ ہو چکی ہو، پانی میں ڈال کر رکھیں گے تب بھی اس کے پتے جھڑ جائیں گے؛ اس لئے نوجوانوں کو یہ نصیحت ہے کہ دین اسلام کے ساتھ جڑے رہیں اسی میں دنیا وآخرت کی کامیابی کا راز پوشیدہ ہے۔

نہ سمجھوگے تو مٹ جاؤ گے اے ہندوستاں والو
تمہاری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں

یہ عجیب بات ہے کہ پہلے غیر مسلم چاہتے تھے کہ ہم مسلمان ہو جائیں اور اب بعض

مسلمان چاہتے ہیں کہ ہم غیروں جیسے ہو جائیں اور بعض لوگ غیروں سے بغض ونفرت رکھتے ہیں، مگر ان کی تہذیب سے محبت کرتے ہیں، یہ عمومی حال اس دور کا ہے، اسی فکر کو سامنے رکھتے ہوئے بندہ عاجز نے یہ کتاب تالیف کرنے کی حقیر سی کوشش کی ہے، دین وایمان کی حفاظت وقت کی اہم ضرورت ہے اپنوں کا دین اسلام سے پھر جانا مرتد ہو جانا بڑے دُکھ کی بات ہے اللہ تعالیٰ عقل سلیم عطا فرمائے۔

زیر نظر کتاب میں ارتداد کے اسباب وجوہات کا ذکر کرتے ہوئے ان فتنوں کا بھی ذکر ہے، جو ارتداد تک پہنچنے کی راہ ہموار کرتے ہیں، جیسے اسمارٹ فون کا فتنہ، کارٹون کے ذریعہ معصوم بچوں کے عقائد پر حملے، ٹک ٹاک بے حیائی کا سمندر، اوپن ریلیشن کا فتنہ، می ٹو کا فتنہ، ہم جنس پرستی کی لعنت، ویلنٹائن ڈے کا فتنہ، جنسی گڑیا اور گُڈّا عیاشی کا اڈہ وغیرہ، ان تمام کو لکھنے کا مقصد یہی ہے کہ نوجوانوں پر اس کی قباحت واضح ہو جائے۔

میں حضرت مولانا مفتی عبدالودود صاحب مظاہری کا مشکور ہوں کہ مولانا ناسازیہ طبیعت کے باوجود اس کتاب کے لئے پیش لفظ تحریر فرمایا اور ان تمام معاونین کا شکریہ ادا کرتا ہوں، جنھوں نے اس کتاب کی تیاری میں میری مدد کی اور اخیر میں مولانا محمد نصیر عالم سبیلی (العالم اُردو کمپیوٹرس، حیدرآباد) کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ کمپوزنگ، ڈیزائننگ سے طباعت تک کی ساری ذمہ داری انھیں کی تھی۔

اللہ تعالیٰ تمام معاونین کو اجر عظیم عطا فرمائے اور تمام قارئین سے گذارش ہے کہ میرے والدین میرے اساتذہ اور معاونین کو اپنی خصوصی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔

قاضی محمد عبدالحیؒ قاسمی
(ایم اے، ایم فل، یونیورسٹی آف حیدرآباد)

۶/ ذوالقعدہ ۱۴۴۰ھ
۱۰/ جولائی ۲۰۱۹ء

• • •

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتنہ کے معنی اور مفہوم

اللہ رب العزت نے اس دنیا کو آمائش کے لئے بنایا ہے، اس لئے دنیا کو دار الفتن اور آزمائش کا گھر کہا جاتا ہے، قرآن مجید میں فتنے کا لفظ کئی بار استعمال ہوا ہے۔

فتنہ اصل معنی سونے کو آگ پر پگھلا کر خالص سونا اور کثافتیں دُور کرنے کے ہیں، اسی سے لفظ فتنہ استعمال کے اعتبار سے کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے، آمائش، گمراہی، عذاب، شرک، معصیت اور دین سے دُوری وغیرہ، فتنہ کے ایک معنی فریب اور دھوکہ کے ہیں اور جو چیزیں فتنہ کا ذریعہ بننے والی ہیں جیسے زبان وشرمگاہ کا فتنہ، مال کا فتنہ، اباحیت کا فتنہ اولاد کا فتنہ، عورت کا فتنہ مادیت کا فتنہ، قومیت وعصبیت کا فتنہ، تکذیب کا فتنۂ ارتداد کا فتنہ، لفظ فتنہ کا اسناد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو تو اس سے امتحان اور آزمائش کے معنی مراد ہوں گے اور اس کا اسناد انسان کی طرف ہو تو ظلم وزیادتی، کفر اور اہل کفر کا غلبہ مراد ہوں گے، فتنوں کو شیطان نے ایسی زینت دے رکھی ہے کہ آدمی خواہی نخواہی اس کی طرف کھینچا جاتا ہے، امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں ایک باب اس عنوان سے ذکر کی ہے :

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۔ (الانفال:۲۵)

تم اس فتنہ سے بچو جو تم میں صرف ظلم کرنے والے کو نہیں لگے گا؛ بلکہ اس کے اثرات دوسرے لوگوں پر بھی ہوں گے۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

اعمال صالحہ میں جلدی کرو، ان فتنوں سے پہلے جو اندھیری رات

کے ٹکڑوں کی طرح ظاہر ہوں گے ان فتنوں زمانے میں صبح کو ایمان کی حالت میں اُٹھے گا اور شام تک کافر ہوجائے گا اور شام کو ایمان کی حالت میں ہوگا اور صبح کفر کی حالت میں اُٹھے، فتنوں کے زمانے میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے ہوئے سے بہتر ہے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہے، اگر تم فتنوں کا زمانہ پاؤ تو اپنی کمانوں کو توڑ ڈالنا اور اپنی تلوار کو پتھر سے مار کر کند کر دینا، پھر اگر کوئی شخص حملے کے لئے داخل ہو تو آدم کے دو بیٹوں میں سے بہترین بیٹے (ہابیل) کی طرح ہونا۔ (ابوداؤد، نسائی)

رسول اللہ ﷺ نے اپنی اُمت کو اپنی بعثت سے لے کر قیامت تک ہونے والے فتنوں سے آگاہ کیا ہے، رسول اللہ ﷺ کے اس پیام اور وصیت کا حاصل یہ ہے کہ ہر مومن آنے والے فتنوں سے ہوشیار رہیں اور اعمالِ صالحہ کے اہتمام میں جلدی کریں، ایسا نہ ہو کہ فتنوں میں مبتلا ہوجائیں اور پھر اعمالِ خیر کی توفیق نہ ہو، اگر اعمالِ صالحہ کرتا رہے گا تو ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے فتنوں سے حفاظت فرمائے گا۔ (معارف الحدیث: ۱۴۱/۸)

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جماعتوں کی شکل میں فتنے رونما ہوں گے، جب ایک گروہ چلا جائے گا تو دوسرا آجائے گا۔ (الفتن، نعیم بن حماد: ۱۴)

فتنوں کی ہولناکی کا یہ عالم ہوگا کہ انسان اپنی زندگی سے بیزار آجائے گا، قبر کو دیکھ کر یہ تمنا کرے گا کاش، میں اس جگہ ہوتا یہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے شوق میں نہ ہوگا؛ بلکہ مصائب اور شدائد اور فتنوں سے تنگ آنے کے سبب ہوگا، (الفتن، نعیم بن حماد: ۱۴۵) اس وقت پوری دنیا میں فتنوں کا دور چل رہا ہے کسی جگہ پر بھی آدمی محفوظ نہیں ہے۔

سب سے پہلا فتنہ وہ جو آدمی کے اپنی ذات میں ہوتا ہے، مطلب آدمی کو خیر کی چیز اچھی نہیں لگتی، دوسرا فتنہ آدمی کے اپنے گھر کا فتنہ ہے کہ گھر میں محبت نہیں ہے، سکون نہیں ہے، لڑائی جھگڑے، ٹینشن یہ گھر کے فتنہ ہیں، تیسرا فتنہ خارجی فتنہ ہے یا باہر دیکھو تو چاروں طرف

بے پردگی بے حیائی اور فحاشی کے اڈے ہیں جس سے انسان متاثر ہو رہا ہے، چوتھا فتنہ انسان کے اندر کا دینی فتنہ ہے ہر ایک اپنی اپنی چیز کو لے کر آگے بڑھ رہا ہے: ''كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ'' (سورۂ روم: ۳۲) ''ہر گروہ کہتا ہے ہم جس پر ہیں وہ حق ہے''، پانچواں فتنہ حادثاتی فتنہ ہے، ایکسیڈنٹ ہو رہے حادثات ہو رہے ہیں، یہ بھی فتنہ ہے، چھٹے نمبر کا فتنہ حکومتی سطح پر ہے کہ حکومت شریعت میں مداخلت کر رہی ہے، ساتواں فتنہ ارتداد کا ہے، مسلمان لڑکیاں اور لڑکے غیر مسلموں سے شادی کر رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں کے اندر بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ (الفتن، نعیم بن حماد)

لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اپنے دین پر صبر کرنا ایسا ہوگا جیسے انگاروں کو ہاتھ میں لینا۔ (ترمذی)

تم فتنوں سے بچو اس میں زبان کا اثر ایسا ہوتا ہے جیسے تلوار کا۔ (ابن ماجہ)

قیامت کے قریب قتل وقتال کا زمانہ ہوگا، جس میں کفار سے قتال نہ ہوگا؛ بلکہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرے گی، یہاں تک کہ ایک آدمی سے اس کا بھائی ملے گا اور وہ اس کو قتل کر دے گا، اس زمانے کی لوگوں کی عقلیں سلب کی جائیں گی۔ (مسند احمد)

قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک دنیا کا سب سے نیک آدمی رذیل ابن رذیل نہ ہو جائے گا۔ (ترمذی، کتاب الفتن)

تمہارے بعد صبر کا زمانہ ہے جس میں صبر پر ڈٹے رہنا ایسا ہے جیسا تم (صحابہ کرام) میں سے پچاس شہدا کا ثواب حاصل کرنا۔ (طبرانی)

فتنہ کے زمانے میں عبادت کرنے کا ثواب اتنا ہے جتنا میری طرف ہجرت کرنے کا۔ (مسلم)

● ● ●

فتنہ کے دور کی چار علامات

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے تمہارے اوپر ایسے فتنوں کا ڈر ہے جو دُھوئیں کی طرح ہوں گے، ان میں آدمی کا قلب اس طرح مرجائے گا جیسے اس کا بدن مردہ ہوجاتا ہے۔(الفتن، نعیم بن حماد: ۱/ ۶۵)

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ فتنہ دلوں پر پیش ہوتا ہے، پھر جو دل اس کو قبول کرتا ہے اس پر سیاہ نقطے لگادیئے جاتے ہیں اور جو اس سے انکار کرے سفید نقطے لگادیئے جاتے ہیں، پھر جو شخص معلوم کرنا چاہے کہ فتنہ میں پڑا ہے یا نہیں تو وہ دیکھ لے کہ اگر وہ حرام چیزوں کو حلال اور حلال چیزوں کو حرام دیکھتا ہے تو سمجھ لو وہ فتنہ میں مبتلا ہوگیا۔(حلیۃ الاولیاء)

فتنوں کے دور کی چار علامتیں ہیں :

(۱) اس زمانے میں انسان مال کے پیچھے لگا ہوا ہوگا۔

(۲) لوگ ہر وقت خواہشات نفس کی پیروری میں لگے ہوں گے۔

(۳) دنیا کو آخرت پر ترجیح دی جانے لگے گی۔

(۴) ہر انسان اپنی رائے پر گھمنڈ میں مبتلا ہوگا۔

بہر حال جس زمانے میں یہ چار علامتیں ظاہر ہوجائیں تو اس وقت اپنے ایمان اور اپنی ذات کو بچانے کی فکر کریں۔(اصلاحی خطبات: ۵/ ۱۲۵، از: مفتی تقی عثمانی مدظلہ العالی)

اللّٰھم انی اعوذبک من الفتن ما ظھر منھا وما بطن۔

اے اللہ! آنے والے فتنوں سے ہم تیری پناہ چاہتے ہیں، ظاہری فتنوں میں بھی اور باطنی فتنوں میں بھی۔

مسلمانوں کا آپسی اختلاف ــــ مسلمان امراء وحکام کا ظلم وزیادتی والا معاملہ کرنا،

مسلمانوں کا علم سے دُور ہونا، احکام شریعت کی خلاف ورزی کرنا، نیز اتباع شہوت وغفلت ان وجوہات کے سبب پُرفتن حالات پیدا ہوں گے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں کے درمیان اس طرح نازل ہو رہے ہیں جیسے بارش کے قطرے نازل ہوتے ہیں۔ (نعیم بن حماد: ۲۴)

فتنے یکے بعد دیگرے اس طرح آئیں گے جیسے ایک لڑی میں پروئے ہوئے دانے جس کا دھاگہ ٹوٹ گیا ہو، اس کے دانے ایک ایک کر کے گرنے لگیں، اندھا بہرہ، گونگا فتنہ ہوگا، یعنی حق و باطل کے امتیاز ختم ہو جائے گا، فتنہ سائبانوں اور سائے کی طرح چھا جائیں گے، ہر آنے والا وقت گذرے ہوئے وقت سے بدتر ہوتا چلا جائے گا، گویا کہ دنیا میں اب صرف مصیبت اور فتنہ ہی بچ گیا ہے، گویا جوں جوں قیامت قریب ہوتی چلی جائے گی، فتنوں کی شدت بڑھتی چلی جائے گی۔ (الفتن، نعیم بن حماد)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے دنیا کے ہر چیز میں مستقل کمی آتی رہے گی، سوائے شر کے کیوں کہ اس میں مسلسل اضافہ ہی ہوتا رہے گا، نبی کریم ﷺ نے فتنوں کی صرف پیشین گوئیاں ہی نہیں کی؛ بلکہ ان سے بچنے کے لئے جامع تعلیمات بھی عطا فرمائیں، جن کو اختیار کر کے ہر دور میں بڑے سے بڑے فتنہ کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے، فتنوں سے بچنے کا ایک اہم مؤثر ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف رُجوع ہو کر فتنے سے محفوظ ہونے کی دُعا مانگنا ہے اس پرفتن دور میں اللہ تعالیٰ سے خوب دُعاؤں کا اہتمام کریں، نبی کریم ﷺ کی مبارک دُعاؤں میں بہت سی ایسی دُعائیں ملتی ہیں جس میں فتنوں سے پناہ مانگی گئی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے قریب تمہارے اوپر ساری قومیں ٹوٹ پڑیں گی، چاروں طرف سے لوگ مسلمان کو ختم کرنے کی کوشش کریں گے جیسے دسترخوان پر کھانے والے ٹوٹ پڑتے ہیں اور تھوڑی دیر کے بعد پورا دسترخوان صاف ہو جاتا ہے، صحابہ کو حیرت ہوئی یارسول اللہ! کیا اس دن ہم لوگ کم ہوں گے؟ آپ نے فرمایا تمہاری تعداد اس زمانے میں بہت زیادہ ہوگی؛ لیکن دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رُعب نکال دے گا۔

حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ مدینہ کے ایک بلند مکان پر چڑھے، پھر لوگوں سے فرمایا کیا تم لوگ بھی وہ چیز دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ میں دیکھ رہا ہوں کہ فتنے تمہارے گھروں کے درمیان اس طرح نازل ہو رہے ہیں جیسے بارش کے قطرے نازل ہوتے ہیں۔ (الفتن، نعیم بن حماد)

امام نوویؒ نے اس حدیث کی شرح میں فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کے اُترنے کو بارش سے جو تشبیہ دی ہے اس میں کثرت اور عام کی طرف اشارہ ہے، یعنی عمومی طور پر مبتلا ہوں گے اور یہ ان برائیوں کی طرف اشارہ ہے جو لوگوں کے درمیان واقع ہو رہے ہیں۔

فتنوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے اُمت کو آگاہ اور خبردار کیا کہ فتنوں کے مختلف رنگ ہوتے ہیں، ان کو پہچاننے کے لئے بڑی بصیرت اور سوجھ بوجھ کی ضرورت ہے، آدمی ذرا سی غفلت سے اس کا شکار ہو جاتا ہے، فتنوں کا ایک رنگ یہ بھی ہوتا ہے کہ اس میں مردوں کی عقلیں گم ہو جائیں گی۔

فتنوں سے نہیں؛ بلکہ گمراہ کرنے والے فتنوں سے پناہ مانگنی چاہئے

حضرت عمرؓ ایک آدمی کو سنا کر فتنہ سے پناہ مانگ رہے تھے، حضرت عمرؓ نے فرمایا: اے اللہ میں اس کی دُعا کے الفاظ سے تیری پناہ چاہتا ہوں پھر اس آدمی سے کہا کہ کیا تم اللہ سے یہ مانگ رہے ہو کہ وہ تمہیں بیوی بچے مال نہ دے؛ کیوں کہ قرآن مجید میں مال اولاد کو فتنہ کہا گیا ہے، تم میں سے جو بھی فتنہ سے پناہ مانگنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ وہ گمراہ کرنے والے فتنوں سے پناہ مانگے۔ (حیاۃ الصحابہ: ۳/۳۶۰)

● ● ●

ارتداد کیا ہے؟

مرتد وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے، جو ضروریات دین سے ہو، یعنی زبان سے کلمہ کفر بکے جس میں تاویل کی کوئی گنجائش نہ ہو، یعنی جن چیزوں کی وجہ سے ایمان میں داخل ہوا ہے، انھیں کے انکار کرنے کی وجہ سے بندہ ایمان سے نکلتا ہے۔ (عقید الطحاوی)

ارتداد اس راستہ پر پلٹنے کو کہتے ہیں جس سے کوئی آیا ہو اور لفظ مرتد اسلام سے کفر کی طرف لوٹنے کے لئے خاص ہے، یعنی مسلمان اپنے اس دین کو چھوڑ دے، جو اللہ نے اس کے لئے پسند کیا ہے اس کے بجائے کوئی اور مذہب اور عقیدہ اختیار کرے جو دین اسلام کے خلاف ہو۔

اگر کوئی شخص (العیاذ باللہ) مرتد ہو جائے اور دوبارہ اسلام نہ لانا چاہتا ہو تو اس کا حکم کفر کا ہے، اس کے ساتھ تعلقات رکھنا کافر کے ساتھ تعلقات رکھنے کے برابر ہے، قرآن مجید میں ہے :

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ ۔ (البقرۃ:۲۱۷)

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ (آل عمران:۲۸)

البتہ اس کے ساتھ اس نیت سے تعلق رکھنا کہ وہ دوبارہ دین کی طرف لوٹ آئے تو یہ باعث ثواب اور مستحسن ہے۔ (احسن الفتاویٰ:۸/۲۵۰)

● ● ●

مرتد کون ہے؟

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗٓ اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ یُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ ۔ (المائدۃ:۵۴)

اے ایمان والو! اگر کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے، جو مومنوں کے لئے نرم اور کافروں کے لئے سخت ہوں گے، اللہ کے راستہ میں جہاد کریں گے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

اگر مسلمانوں کا کوئی فرد یا جماعت سچ مچ اسلام ہی چھوڑ دے بالکل ہی مرتد ہوکر غیر مسلموں میں مل جائے اس سے اسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا؛ کیوں کہ قادر مطلق اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہے اگر مسلمان مرتد ہوجائیں تو کوئی پرواہ نہیں، فوراً کوئی دوسری قوم میدان عمل میں لے آئے گا جو اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت اور اشاعت کے فرائض انجام دے گی۔ (معارف القرآن: ۳/ ۱۷۲)

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یَرُدُّوْکُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ بَلِ اللّٰہُ مَوْلٰکُمْ۔ (آل عمران:۱۴۹)

اے ایمان والو! اگر تم کہنا مانو گے کافروں کا تو وہ تم کو اُلٹا پھیر دیں گے اور پھر ناکام ہوجاؤ گے؛ بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارا دوست ہے اور سب سے بہتر مدد کرنے والا۔

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۔ (التوبۃ:۷۴)

وہ لوگ اللہ کی قسمیں کھاجاتے ہیں کہ ہم نے نہیں کہی؛ حالاں کہ یقیناً انھوں نے کفر کی بات کی تھی اور اپنے اسلام کے بعد کافر ہو گئے اور انھوں نے ایسی بات کا ارادہ کیا تھا جو ان کے ہاتھ نہ لگی۔

قرآنی پیشین گوئی میں ایک پیشین گوئی یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے بعد کچھ مسلمان دین چھوڑ کر مرتد ہو جائیں گے؛ چنانچہ قرآن کی اس پیشین گوئی کے مطابق واقعہ پیش آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وفات کے بعد عرب کے کچھ قبائل مرتد ہو گئے اور کچھ مسیلمہ کذاب کے ساتھ ہو گئے جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا، اس وقت صحابہ کرام نے اس ارتداد کو اللہ کے فضل و کرم سے رفع کیا، مرتدین کو بڑی ہزیمت ہوئی اور مسیلمہ کذاب مارا گیا، حضرت ابوبکرؓ کے عہد خلافت میں حضرت خالد بن ولیدؓ کے ہاتھوں یہ فتنہ ختم ہوا، مسلمانوں کے ایک لشکر کو حضرت خالد بن ولیدؓ کی سرکردگی میں ان تمام مرتدین اور منکرین پر مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔

آج کل ملک میں اس بات کی پوری مہم چلائی جارہی ہے کہ مسلمان اسلامی قانون چھوڑ کر ایسے باطل نظام زندگی کو قبول کرلیں جو ملک کے اسلام دشمن عناصر نے تیار کیا ہے؛ تاکہ نام تو مسلمان کا باقی رہے اور اپنے عمل و کردار کے لحاظ سے مسلمان نہ رہے، اس میں اور ایک مشرک کافر میں کوئی فرق باقی نہ رہے۔

اس دعوت ارتدار کا مقابلہ کریں اور اسلام دشمنوں کو یہ بتلادیں کہ یہ ان کا شیطانی خواب ان شاء اللہ کبھی پورا نہ ہوگا، دین و شریعت کی حفاظت کے لئے ہم ہر طرح کی قربانی دینے کو تیار ہیں۔

● ● ●

الحاد بھی ارتداد کی ایک قسم ہے

کفر کی ایک خاص قسم الحاد ہے، الحاد کے لغوی معنی ایک طرف مائل ہونے کے ہیں، قرآن وحدیث کی اصطلاح میں آیات قرآنی سے عدول وانحراف کو الحاد کہتے ہیں؛ لیکن عام طور سے الحاد ایسے انحراف کو کہتے ہیں کہ ظاہر میں تو قرآن اور اس کی آیات پر ایمان وتصدیق کا دعویٰ کرے، مگر ان کے معانی اپنی طرف سے ایسے گھڑے جو قرآن وسنت کی نصوص اور جمہور اُمت کے خلاف ہوں اور جس سے قرآن کا مقصد ہی اُلٹ جائے۔ (معارف القرآن)

اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۔ (حم سجدہ:۴۰)

خلاصہ یہ کہ الحاد سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات کا انکار کرنا اور شریعت کا انکار کرنا ہے، جنھیں اللہ کے رسول ﷺ لے کر آئے ہیں۔

اسلام نے مرتدین اور ملحدین کے سلسلہ میں نہایت ہی سخت موقف اختیار کیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مذہب اسلام تبدیل کرے، اسے قتل کر ڈالو۔ (بخاری)

وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۔ (الحج:۲۵)

جو شخص اس میں یعنی حرم میں کوئی خلاف دین کا قصد یعنی شرک وکفر کے ساتھ کرے تو ہم عذاب دردناک چکھائیں گے۔

وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَ ذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔ (الاعراف:۱۸۰)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ الحاد ایک قسم کا کفر و نفاق ہے کہ ظاہر میں قرآن و آیات قرآن کو ماننے کا دعویٰ کرے اور اقرار کرے؛ لیکن آیات قرآنی کے معنی ایسے گھڑے جو دوسری نصوص قرآن و سنت اور اُصولِ اسلام کے منافی ہوں ، (از: معارف القرآن) مزید معلومات کے لئے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی کتاب ''کفر و اسلام،قرآن کی روشنی میں'' کا مطالعہ فرمائیں۔

عصری تعلیم حاصل کر رہے بچوں کو دینی تعلیم کا نظم کرنا ضروری ہے،کہیں یہ آگے چل کر ملحد یا دہریہ نہ بن جائیں۔

اس وقت سوشل میڈیا کے خونی پنجوں میں نوجوان گرفتار ہیں، ان کا مستقبل داؤ پر لگا ہوا ہے، نوجوان لڑکیاں گھروں سے بھاگ رہی ہیں ،جنسی جرائم عام ہوتے جا رہے ہیں ، اسلام کے بارے میں شک وشبہ میں ڈالا جا رہا ہے، الحاد اور بے دینی کو فروغ مل رہا ہے، حضرت مولانا علی میاں ندویؒ فرماتے ہیں کہ :

اگر کسی ماں کے گود سے بچہ چھین لیا جائے تو کہرام مچ جاتا ہے اور آج ایماندار ماؤں کے گود سے بچے غیر ایمانی ذہن سازی کر کے چھینے جا رہے ہیں۔(از: مکاتب کی اہمیت)

● ● ●

بعض کلماتِ کفر

مرتد ہونے کے لئے ضروری نہیں کہ آدمی واضح طور پر کہے کہ میں عیسائی ہوگیا ہوں یا یہودی ہوگیا ہوں، اگر منھ سے کلمہ کفر نکل گیا تو آدمی مرتد ہوجاتا ہے، فقہاء کرام نے یہ تصریح فرمائی ہے کہ آؤ بھائی نماز پڑھ لیں، جواب میں وہ آدمی کہتا ہے کہ نماز میں کیا پڑا ہے، یہ کلمہ کفر ہے اگر وہ بلا تاویل اسی کا یقین رکھتا ہے تو وہ مرتد ہوجائے گا، پہلی نیکیاں سب برباد، نکاح ٹوٹ گیا، کسی سے کہا کہ بھائی روزہ رکھ لیں، وہ کہے کہ روزہ میں کیا پڑا ہے، اتنے الفاظ کہنے سے وہ مرتد ہوگیا یا یوں کہا کہ آؤ بھائی قرآن کا فیصلہ تسلیم کرلیں، وہ کہے کہ قرآن میں کیا رکھا ہے، وہ کافر ہوگیا اس کی تمام نیکیاں ضائع ہوگئیں اور یہ ایسے الفاظ ہیں جو لوگ روزانہ بکتے رہتے ہیں، ایمان اس وقت درست ہوتا ہے جب کہ اللہ اور اس کے رسول کی سب باتوں کو سچا سمجھے اور ان سب کو مان لے، اللہ و رسول کی کسی بات میں شک کرنا یا اس کو جھٹلانا یا اس میں عیب نکالنا یا اس کا مذاق اُڑانا ان سب باتوں سے ایمان ختم ہوجاتا ہے، اس لئے علامہ شامیؒ فرماتے ہیں کہ ہر مہینہ اپنا نکاح تازہ پڑھنا چاہئے؛ تاکہ آگے جو اولاد پیدا ہوگی وہ تو حرامی نہ ہو۔ (تفسیر ذخیرۃ الجنان جلد اول)

ارتداد کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کے مقابلہ میں غیر اللہ کی حاکمیت واطاعت کو ترجیح دینا: ''وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ'' (المائدۃ: ۴۴) اور جو کوئی اس کے موافق حکم نہ کرے جو کہ اللہ نے اُتارا ہے، سو وہی لوگ کافر ہیں۔

ارتداد کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ اسلام کے کسی فریضہ کو ناپسند کرنا مثلاً عورت کے لئے حجاب اور پردہ اچھا نہیں سمجھتا کہ یہ پس ماندگی کی علامت ہے، ارتداد کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ ان چیزوں کو حلال کیا جائے جنھیں اللہ نے حرام کیا ہے۔

ارتداد کے مظاہر سے یہ بھی ہے کہ دین اسلام کی کسی بات کا مذاق اُڑانا یا شعائرِ اسلام میں سے کسی شعار کا استہزا کرنا ارتداد کے مظاہر میں صرف قرآن مجید پر ایمان لانا اور سنت نبوی کا انکار بھی ہے، جیسے قادیانی فرقہ جس کا مقصد شریعت اسلامی کی بیخ کنی اور رسول اللہ ﷺ کی نبوت میں شک پیدا کرنا۔ (معارف القرآن)

نبی کریم ﷺ نے اس زمانے سے ڈرایا ہے جس زمانے میں ارتداد عام ہوگا، ایک شخص صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوجائے گا اور ایک شخص شام کو مومن ہوگا تو صبح تک کافر ہوجائے گا اور اپنے دین کو تھوڑی سی دنیا کے تحت بیچ دے گا، (ابن ماجہ) ایسی صورت میں مسلمان اعمالِ صالحہ کی طرف سبقت کریں اور کفر وارتداد میں ڈالنے والی چیزوں سے بچیں۔

حکیم الامت حضرت تھانویؒ کے ملفوظات کے مطابق کفر وشرک مندروں میں گھنٹی بجانے اور بتوں کے سامنے سجدہ ریز ہونے کا ہی نام نہیں؛ بلکہ نماز روزہ کے ساتھ اسلام کے ابدی قوانین پر ہلکے پھلکے سے شک وشبہ سے بھی صاحب ایمان سے نکل کر شرک میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ (ملفوظات)

● ● ●

مرتد کی سزا

''من بدل دینه فاقتلوه'' (بخاری، ابوداؤد) ''جو دین اسلام کو چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرے اس کو قتل کر ڈالو'' کسی کافر کو اسلام لانے پر مجبور نہیں کیا جائے گا کہ تو اسلام قبول کر ورنہ تجھے قتل کر دیں گے، ہاں اگر کوئی مسلمان ہونے کے بعد مرتد ہو جائے تو اس کو ضابطہ کے مطابق قتل کیا جائے گا، اب اس کا قتل اس لئے کیا جائے گا کہ اس نے اسلام قبول کر کے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جو عہد کیا تھا اس کو توڑ دیا ہے، سزائے قتل اس فعل اختیاری کی سزا ہے کہ وہ اسلام کا باغی ہے، جبر عہد توڑنے کی وجہ ہوا۔ (فتاویٰ دارالعلوم زکریا، جلد اول)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرتد ہونے والی ایک خاتون اُم رومان نامی عورت کو قتل کروا دیا تھا، (مسند احمد) ''ومن یرتدد منکم'' اور جو تم میں سے مرتد ہو جائے مسلمان ہونے کے بعد دین چھوڑ دے ''عن دینه'' اپنے دین سے پھر جائے ''فیمت وهو کافر'' اور مرے اس حال میں کہ وہ کافر ہو ''فأولئک حبطت اعمالهم فی الدنیا والآخرة'' ان لوگوں کے اعمال دنیا میں بھی اُکارت گئے اور آخرت میں بھی، العیاذ باللہ۔

اگر کوئی شخص مرتد ہو جائے تو ساتھ ہی نکاح ٹوٹ جاتا ہے اس کا نکاح ختم کرانے کے لئے کسی جج یا قاضی کی ضرورت نہیں ہے، خو بخود ٹوٹ جائے گا اور پھر جو مرتد ہوا ہے وراثت سے بھی محروم ہو گیا اور اگر یہ اسی حالت میں مر گیا تو اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت نہ ہوگی اور نہ ہی اس کی نماز جنازہ ہوگی۔ (البحر الرائق: ۲/ ۳۲۴)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ ایک مرتبہ ملاقات کے لئے معاذ بن جبلؓ کے پاس گئے اور کہا کہ ایک شخص قید کر کے لایا گیا ہے وہ اسلام چھوڑ کر یہودی بن گیا ہے، اس پر حضرت معاذ بن جبلؓ نے فرمایا میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک اس کا قتل نہ کیا جائے؛ چنانچہ اس کو قتل کیا گیا۔ (بخاری، ابوداؤد)

حضرت عثمان غنیؓ جب اپنے گھر میں محصور تھے اور باہر باغی ان کو قتل کرنا چاہتے تھے اس وقت حضرت عثمان غنیؓ دیوار پر چڑ کر ان باغیوں کو یوں خطاب فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کا قتل اس وقت تک جائز نہیں جب تک ان میں تین کاموں میں سے کوئی ایک سرزد نہ ہو جائے اور وہ تین کام یہ ہیں :

(۱) شادی کے بعد زنا کرنا۔

(۲) اسلام کے بعد مرتد ہو جانا۔

(۳) کسی کو ناحق قتل کرنا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

اگر کوئی شخص اسلام سے پھر جائے یعنی مرتد ہو جائے تو پہلے اسے دوبارہ مذہب اسلام قبول کرنے کی ترغیب دی جائے گی؛ تاکہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے دردناک عذاب سے بچ جائے اگر مرتد دوبارہ اسلام اختیار کر لیتا ہے تو اسے توبہ اور استغفار کے ساتھ کلمہ شہادت بھی پڑھنا ہوگا؛ لیکن اگر کوئی مرتد دوبارہ اسلام قبول کرنے تیار نہیں ہے تو اسے اسلامی حکومت قتل کرائے گی۔

مرتد کو قتل کرنے کے لئے اسلامی حکومت ہو، دارالحرب میں حد قائم نہیں کی جائے گی اور شرعی قاضی ہو جو حد کا فیصلہ کرے، یہ عوام کا کام نہیں ہے اور یہ کہ مرتد ہونے والے کو تین دن تک مہلت دی جائے اور اس کو بار بار سمجھایا جائے اور اسلام کی حقانیت واضح کی جائے، حضرت علیؓ مرتد سے تین دن تک توبہ کرنے کا مطالبہ کرتے تھے، (بیہقی) گذشتہ کی شریعتوں میں مرتد کی سزا قتل تھی توبہ سے معافی نہیں تھی، یہ تو حضور ﷺ کے صدقے اور وسیلہ سے اس اُمت کے واسطہ سہولت ہوگئی کہ معاذ اللہ اگر کوئی مرتد ہو جائے پھر سچے دل سے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف فرما دیتے ہیں۔ (تذکرۃ الجنان: ۲/۲۷۰)

ایک غیر مسلم سعودی عرب میں رمضان کے مہینے میں مسلمانوں کے مزے دیکھے تو اپنے کفیل سے کہا کہ وہ مسلمان ہونا چاہتا ہے، کفیل نے کہا کوئی مسئلہ نہیں، قاضی کے پاس لے گیا اور قاضی نے کلمہ پڑھا کر مسلمان کر دیا اور ختنہ کرنے کا حکم دیا، وہ چیخا چلایا مگر جو ہونا تھا وہ ہوگیا، کچھ دنوں بعد کفیل کو جا کر کہا کہ میں واپس اپنے مذہب میں جانا چاہتا ہوں، کفیل نے کہا

کوئی مسئلہ نہیں اور قاضی پاس لے گیا، قاضی نے کہا ٹھیک ہے تم مرتد ہو گئے ہو اور اسلام میں مرتد کی سزا ہے کہ اس کی گردن اُڑائی جائے۔

وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۔ (البقرۃ:۱۰۸)

اور جو کوئی تبادلہ کرتا ہے، کفر کا ایمان کے عوض تو تحقیق کہ وہ بھٹک گیا سیدھی راہ سے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۔ (آل عمران:۱۷۷)

بلا شبہ وہ لوگ جنھوں نے خریدا کفر کو ایمان کے بدلے ہرگز وہ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اللہ کو کچھ بھی ، اور ان کے لئے ہے دردناک عذاب۔

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۔ (المائدۃ:۵)

جو کوئی انکار کرے گا ایمان سے تو یقیناً برباد ہو گئے اس کے عمل اور وہ آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ (التوبۃ:۲۳)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، نہ بناؤ تم اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو دوست ، اگر وہ پسند کریں کفر کو ایمان پر اور جو دوستی رکھے گا ان سے تم میں سے تو یہی لوگ ظالم ہیں۔

● ● ●

مرتد کی حالت کافر سے بدتر

قرآن کہتا ہے :

وَ مَنۡ یَّرۡتَدِدۡ مِنۡکُمۡ عَنۡ دِیۡنِہٖ فَیَمُتۡ وَ ھُوَ کَافِرٌ فَاُولٰٓئِکَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُھُمۡ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ وَاُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ھُمۡ فِیۡھَا خٰلِدُوۡنَ ۔ (البقرۃ:۲۱۷)

اور اگر کوئی تم میں سے اپنا دین چھوڑے اور کافر کی حالت میں مرے تو ایسے لوگوں کے اعمال دنیا وآخرت دونوں میں اکارت ہوجائیں گے ، ایسے لوگ دوزخ والے ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

جس نے بھی اسلام چھوڑ کر کفر اختیار کرلیا یا کسی مفاد کے پیش نظر اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب کو اپنا لیا اور مرتے دم تک اس پر قائم رہا تو اس کے سارے نیک اعمال جو اس نے اسلام میں انجام دیئے ہوں وہ سب بے سود اور رائیگاں ہوجائیں گے اور ہمیشہ کے لئے جہنم اس کا ٹھکانہ ہوگا۔ (فتاویٰ دارالعلوم زکریا، جلد اول)

حضرت مولانا مفتی شفیع صاحبؒ مندرجہ بالا آیت کے تحت یہ مسئلہ تحریر فرماتے ہیں :

دنیا میں اعمال صالح ضائع ہونا یہ ہے کہ اس کی بیوی نکاح سے نکل جاتی ہے، اس کو میراث سے حصہ نہیں دیا جائے گا، حالت اسلام میں نماز روزہ وغیرہ جو بھی کیا تھا وہ سب کالعدم ہوجائے گا، مرتد کی حالت کافر سے بدتر ہے، اس لئے کہ کافر سے جزیہ قبول ہوسکتا ہے اور مرتد اگر اسلام نہ لائے تو قتل کردیا جاتا ہے اور اگر عورت ہو تو عمر قید کی سزا دی جاتی ہے۔ (معارف القرآن:۱/۵۲۰)

مسلم معاشرہ میں فتنۂ ارتداد

فقیہ العصر حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی مدظلہ العالی فرماتے ہیں :

یہ حقیقت ہے کہ کچھ مدت تک یہ بات نا قابل قیاس سمجھی جاتی تھی کہ مسلمان دین حق سے منحرف ہوکر کوئی اور مذہب قبول کرلیں ؛لیکن جہالت اور پس ماندگی ،غربت یا غفلت کی وجہ سے اب صورت حال خاصی بدل چکی ہے،بعض کم فہم اور غافل مسلمان ارتداد کی چنگل میں مبتلا نظر آنے لگے ہیں ، اسباب جو بھی ہوں ان حالات میں دینی تحریکوں جماعتوں تنظیموں اداروں کا اولین فریضہ ہے کہ وہ اس کے سد باب کے لئے باہم سر جوڑ کر بیٹھیں اور مسلمانوں میں شعور پیدا کریں ، عاجز کا ناقص خیال ہے کہ اگر ہم ایسے فتنوں سے آنکھیں بند کرلیں اور مسلم معاشرہ میں فتنہ ارتداد کو گھسنے کا موقع مل گیا تو پھر یہ جڑ پکڑ جائے گا بعد میں اس کا تدارک دشوار ہوجائے گا ،ضرورت ہے کہ ہم خواب غفلت سے بیدار ہوں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں جس دین کا امین بنایا ہے اس کی حفاظت اور اشاعت کے لئے کمر بستہ ہوجائیں اور اسی کے ساتھ بکثرت دُعا کرتے ہیں۔(از: مینارۂ نور)

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۔ (آل عمران:۸)

پروردگار ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کردے اور ہمیں خصوصی رحمت دے، یقیناً تو بڑی عطا کرنے والا ہے۔

نیز یہ دُعا بھی مانگیں:''اللّٰهم اعوذ بک من الفتن ما ظهر منها وما بطن'' (کنز العمال: ۲/۴) دور فتن میں اس دُعا کا اہتمام کیا کریں تو ایمان پر استقامت نصیب ہوگی ،انشاءاللہ۔

مسلمان لڑکیوں کا ارتداد — ایک رپورٹ

ملک کے مختلف علاقوں سے یہ روح فرسا خبریں آرہی ہیں کہ مسلمان لڑکیاں غیر مسلم لڑکوں سے شادی کررہی ہیں اور اپنا دین وایمان، ضمیر وحیا بیچ کر اپنے خاندان اور اپنے سماج اور معاشرے پر بدنامی کا داغ لگارہی ہیں، اس طرح کے اِکا دُکا واقعات پہلے بھی پیش آتے رہے ہیں؛ لیکن چند دنوں سے باضابطہ پلاننگ کے ساتھ مسلمان لڑکیوں کو جال میں پھنسایا جارہاہے اور آئے دن ان لڑکیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔

جو بے حیائی کے راستہ پر بڑھتے ہوئے ارتداد تک پہنچ رہی ہیں، پچھلے دو سال میں صرف پونہ شہر میں تقریباً ۷۰ مسلمان لڑکیوں نے غیر مسلم لڑکوں کے ساتھ شادی کی، اطلاع ملی ہے، دہلی، بھوپال، دہرہ دون، چھتیس گڑھ، مدھیہ پردیش کے اعداد وشمار ملائے جائیں تو یہ تعداد سینکڑوں تک پہنچ جائے گی، مہاراشٹرا کے مختلف علاقوں میں سرکاری اعداد وشمار کے مطابق غیر مسلم لڑکوں کے ساتھ شادی کرنے کی درخواست دینے والی لڑکیوں کی تعداد بھی کچھ کم نہیں ہے، ہر دوسرے روز سوشل میڈیا پر خبر آتی ہے کہ فلاں مسلمان لڑکی نے کورٹ میرج کے لئے عرضی داخل کی ہے، یہ بات یہیں تک محدود نہیں مسلمان لڑکیوں کو قریب کرنے یا پھر ان کا جنسی استحصال کرنے کے لئے گرانقدر قیمتی تحفے دیئے جاتے ہیں، مثلاً مہنگے موبائل آئی پیڈ، لیپ ٹوپ، بائک وغیرہ باضابطہ ان کی فنڈنگ کی جارہی ہے اور ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت انھیں اس کام پر لگایا گیا ہے، اتفاقی واقعات نہیں ہیں — لو جہاد کے نام سے کوئی چیز اس ملک میں نہیں ہے؛ البتہ یہ شوشہ صرف اس لئے چھوڑا گیا تھا کہ غیر مسلم نوجوانوں میں انتقامی جذبہ اُبھارا جائے اور خود مسلمانوں کو لو جہاد میں اُلجھا کر اندرون خانہ مسلمان لڑکیوں کو تباہ و برباد کرنے کا کھیل کھیلا جائے۔ (اقتباس از: مولانا محمد محفوظ عمرین رحمانی)

اولاد بڑی نعمت ہے

اولاد ہر شادی شدہ جوڑے کی فطری خواہش بھی اور ضرورت بھی اور اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ بھی، اولاد کی نعمت سے انبیاء، اولیاء، صلحاء سب ہی مالا مال رہے ہیں، آج بھی اکثر جگہ اولاد کی پیدائش کی خوشی میں میٹھائیاں تقسیم ہوتی ہیں، مبارکبادیاں دی جاتی ہیں اور ماں باپ اپنی اولاد کے لئے سکھ اور چین کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے تیار رہتے ہیں، مگر بعض دفعہ والدین کی لامتناہی قربانیوں کے باوجود بھی اولاد والدین کے لئے زحمت بن جاتی ہے تو غور کرنا چاہئے کہ اس کے اسباب کیا ہیں؟ کیا والدین کی تربیت میں کوئی کمی رہ گئی یا پھر اولاد ہی ناخلف نکلی؟

ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ دینی واخلاقی تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے اولاد والدین کے لئے زحمت بنتی جارہی ہیں، اولاد کو نعمت یا زحمت بننے کی راہ ہموار کرنے میں والدین بھی برابر کے شریک ہیں، جو والدین اپنی ذمہ داریوں سے صرف نظر کرکے اولاد کو نعمت سمجھتے ہیں وہ پچھتاتے ہیں۔

عصری تعلیم کی طرف پوری توجہ ہے، مگر دینی تعلیم و اخلاقی تربیت سے غافل اور لاپرواہ ہیں، اللہ تعالیٰ قیامت میں والدین سے یہ نہیں پوچھیں گے کہ ڈاکٹر یا انجینئر بنایا تھا یا نہیں، ہاں یہ سوال ضرور ہوگا کہ اپنے بچوں کو مسلمان بنایا تھا یا نہیں، حضرت مولانا علی میاں ندویؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے معاشرہ کو ڈاکٹروں، انجینئروں اور پروفیسروں کی ضرورت ہے، مگر ڈاکٹر بنانا، انجینئر بنانا یہ سب چیزیں فرض نہیں ہیں، سب سے پہلے اولاد کو دین دار بنانا فرض ہے۔

اپنی اولاد کو انگریزی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم بھی دلائیں، کل قیامت کے دن خدائے تعالیٰ کی پکڑ سے بچ سکیں گے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان بچوں سے جو اسکولوں اور کالجوں میں

پڑھتے ہیں سے پوچھ لیا کہ تم نے دینی تعلیم کیوں نہیں سیکھا تو وہی اولاد جن کے لئے آپ دنیا میں جان نچھاور کرتے تھے وہی اولاد تمہارے لئے گلے کی ہڈی بن جائے گی اور آپ کا گریباں پکڑ کر عرش والے کے سامنے یہ کہیں گے :

رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۔ (احزاب:٦٧)

یا اللہ ہم نے بڑوں کی اطاعت کی تھی یا اللہ ان بڑوں نے ہمیں سیدھے راستہ سے گمراہ کیا۔

اس وقت آپ کی شرمندگی اور ندامت کا کیا عالم ہوگا، اسلام نے جس علم کی ترغیب دی ہے وہ دین اسلام ہے اور یہی علم جس پر آپ اور آپ کی اولاد کے مسلمان ہونے اور مسلمان رہنے کا انحصار ہے، گاؤں اور قصبوں میں بسنے والے غریب ہی نہیں اہل ثروت بھی دین کی بنیادی تعلیمات سے نا آشنا ہیں، جو کفر اور شرک میں پل کر بڑے ہورہے ہیں اور ایسے لوگ زیادہ تر ارتداد کا شکار ہورہے ہیں۔

آج ایسا ماحول بنا دیا گیا کہ بچے دینی تعلیم سے منھ موڑ کر عصری تعلیم میں دلچسپی لے رہے ہیں، ہر ایک کا مقصد دنیاداری ہے اور مومن کا یہ نظریہ اُمت مسلمہ کی نئی نسل کے لئے تباہی اور بربادی کا باعث ہوسکتا ہے، اسی کو اکبر الٰہ آبادی نے یوں کہا :

تم شوق سے کالج میں پھلو پارک میں جھولو
جائز ہے غباروں میں اُڑو چرخ پر جھولو
بس اِک سخن بندۂ عاجز کی رہے یاد
اللہ کو اور اس کی حقیقت کو نہ بھولو

● ● ●

بچوں کی تعلیم وتربیت — اہم دینی فریضہ

والدین پر بچوں کی صحیح تعلیم وتربیت ایک اہم دینی فریضہ ہے اس کی عدم ادائیگی پر سخت گرفت کا سامنا ہوگا، تعلیم کا تعلق ربانی تعلیمات سے ہونا چاہئے، اقراء باسم ربک اپنے رب کے نام سے پڑھئے، اس میں اس بات کا اعلان ہے کہ رب سے تعلق کے بغیر پڑھنا پڑھانا کافی نہیں ہے۔

تعلیم وتربیت کا اولین مقصد اولاد کو نیک اور صالح بندہ بنانا ہے، دین اسلام بچوں کے حقوق پر نہ صرف بہت زیادہ زور دیتا ہے؛ بلکہ ان کی بہترین تربیت کا طریقہ بھی سکھاتا ہے، حدیث میں ہے کہ بچے کی پیدائش کے فوراً بعد دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت دی جائے؛ تاکہ وہ تمام عمر خرافات سے محفوظ رہے اور کوئی میٹھی چیز اس کے منھ میں ڈال دی جائے؛ تاکہ یہ اخلاق اور شیریں زبان کے لئے معاون ہوسکے، ساتویں دن اس کا عقیقہ کرے اور بچوں کے اچھے نام رکھے جائیں؛ کیوں کہ نام کا اثر شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہے۔

امام غزالیؒ فرماتے کہ بچوں کی تربیت کے لئے موثر طریقہ اختیار کرنا نہایت ہی اہم اور ضروری ہے، بچے والدین کے پاس اللہ کی امانت ہیں، وہ ہر طرح کے نقش واثر کو قبول کرکی استعداد اپنے اندر رکھتے ہیں، جس چیز کی طرف چاہو مائل کیا جاسکتا ہے، والدین اپنے بچوں کی فکر کریں، جھوٹے قصہ کہانیوں سے اپنے بچوں کے ذہن مسموم نہ کئے جائیں اور انھیں نوکروں چاکروں اور تربیت بچگانہ کے اداروں کے سپرد نہ کئے جائیں، بچے اکثر برائیاں نوکروں چاکروں سے سیکھتے ہیں اور والدین اس انتظار میں نہ رہیں کہ تربیت گاہیں ان کی اولاد کو تربیت دیں گے۔

بچوں کو بچپن ہی سے اسلامی تعلیم و تربیت کرنی چاہئے ، اگر بچے غیر مسلم اداروں میں تعلیم حاصل کرتے ہوں تو بہت زیادہ ہوش مندی کی ضرورت ہے، غیر مسلم اداروں میں تعلیم کے دوران غیر اسلامی عقائد و کلچر فروغ ہونے لگتا ہے ، بچے غیر اسلامی ماحول کے عادی ہوجاتے ہیں، ایک تعلیم یافتہ دولت مند کی بیٹی اپنی ماں سے کہتی ہے روزانہ پانچ نمازوں کی کیا ضرورت، دن میں ایک مرتبہ پوجا کرلیں تو کافی ہے اور جب وہ غیر مسلم لڑکے سے شادی کرتی ہے تو تب پتہ چلتا ہے کہ بہت دنوں سے وہ مشرکانہ اعمال سے قریب ہوچکی تھی۔

اس وقت ماحول اتنا خطرناک چل رہا ہے کہ اولاد تیزی کے ساتھ ماں باپ کے ہاتھ سے نکل رہی ہے، ایسے زبردست بگاڑ کی وجہ ٹکنالوجی ہے، موبائل، انٹرنیٹ، فیس بک سے جو سالوں میں بگاڑ پیدا ہوتا تھا اب سالوں میں نہیں دنوں میں اور گھنٹوں میں پیدا ہورہا ہے، بچے والدین کے قابو سے باہر ہوتے جارہے ہیں۔

ذرائع ابلاغ کی وسعت سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقیات پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ پھیلائے جانے والے بے حیائی اور فحش لٹریچر نے اخلاقی طور پر معاشرہ کو تباہی اور بربادی کے دہانے پر کھڑا کردیا ہے، لوگ باطل کو حق ، بدعت کو سنت اور جھوٹ کو سچ سمجھانے لگے ہیں، جب بچے سات برس کے ہوجائیں تو نماز حکم دیں، توحید کے بعد سب سے بڑا درجہ نماز کا ہے، جو ماں باپ اپنے بچوں کو دینی تربیت و دینی ذہن نہ بنائیں، اگر وہ قارون کا خزانہ بھی وراثت میں چھوڑ جائیں گے، بے کار ہے۔

ایک حدیث میں یوں آیا ہے کہ علم اُٹھالیا جائے گا، جہالت عام ہوجائے گی ، زنا پھیل جائے گا، شرابیں پی جائیں گی ، عورتوں کی کثرت ہوگی ، مرد کم ہوجائیں گے ، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا ایک ہی نگران ہوگا۔ (ترمذی:۲۲۰۵)

احادیث سے معلوم ہوا کہ فتنوں کا دور جہالت کا دور ہوگا ، علماء فقہاء کی قلت ہوگی ، ایسے جہالت کے اندھیروں سے مقابلہ کرنے کے لئے علم دین کا حصول بہت ضروری ہے اور حق کی پہچان کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، لوگ باطل کو حق بدعت کو سنت اور جھوٹ کو سچ سمجھانے لگے ہیں، اس وقت علم دین ہی فتنوں سے بچنے میں مددگار ثابت ہوگا۔

اس مسئلہ میں ہم لوگوں کا معاملہ بڑا عجیب وغریب ہے، دنیاوی تعلیم کے سلسلہ میں ہمارا طرزِ عمل کیا ہے اور دینی تعلیم کے سلسلہ میں ہمارا طرزِ عمل کیا ہے، آج پوری دنیا اس پر محنت کررہی ہے کہ مسلمانوں کے بچے اسلام سے نکل جائیں، ایمان سے محروم ہوجائیں اس زمانے کے جتنے ذرائع ابلاغ ہیں پرنٹ میڈیا ہو یا الیکٹرانک میڈیا، پوری قوت کے ساتھ استعمال کی جارہی ہیں، ایسے زمانے میں ہمیں اپنی اولاد کے ایمان کی کتنی زیادہ فکر کرنی چاہئے، آپ اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں، اللہ کرے کہ ہمیں اپنی کمزوریوں کا احساس ہو اور اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کی طرف توجہ دینے والے بنیں۔

● ● ●

اسمارٹ فون کا فتنہ اور معصوم بچے

یوں تو بچوں کے بگڑنے کے بہت سارے اسباب ہیں، من جملہ ان کے آج اسمارٹ فون بچوں کے بگڑنے کا ایک بڑا سبب ہے، والدین اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے ہاتھ میں موبائل فون دے کر ان کی تربیت سے جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں، اس لئے کہ ان کو بھی موبائل پر ڈرامے، فلمیں، گیم کھیلنے سے فرصت نہیں ملتی۔

جرمنی میں بچوں نے اس بات پر احتجاجی مارچ کیا کہ ان کے والدین اسمارٹ فون سے چپکے رہتے ہیں اور انھیں وقت نہیں دیتے، ایک بچے نے امتحان کے جوابی بیاض میں اپنی خواہش کا اظہار یوں کیا کہ کاش میں اسمارٹ فون بن جاؤں کیوں کہ میرے والدین اسمارٹ فون کو بہت پیار کرتے ہیں، پاپا آفس سے آتے تو ان کے پاس اسمارٹ فون کے لئے تو وقت ہوتا ہے؛ لیکن میرے لئے نہیں، وہ موبائل پر گیم کھیلتے ہیں، میرے ساتھ نہیں کھیلتے، اس لئے میری خواہش ہے کہ میں ایک اسمارٹ فون بن جاؤں، گھر میں آتے ہی فون کھاتے وقت سوتے وقت سو کر اُٹھتے ہی فون، بڑوں کو دیکھ کر معصوم بچے بھی فون کے دیوانے ہیں، بچوں کے ہاتھ میں موبائل فون نہ ہو تو وہ کھانا کھاتے نہیں، وہ ہر کام سے پہلے موبائل فون کی رشوت مانگ رہے ہیں، موبائل کی وجہ سے ننھے پاؤں پر کھیلتا بچپن ہم سے کوسوں دور ہوتا جا رہا ہے۔

ماہر نفسیات لکھتے ہیں کہ بچہ سنتا کم ہے دیکھتا زیادہ ہے اور نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے، اگر آپ بچوں کے ساتھ گاڑی میں سوار ہو کر کہیں جا رہے ہوں، ریڈ سگنل آجائے، اگر آپ ریڈ سگنل توڑتے ہوئے نکل جاتے ہیں تو آپ کا بچہ کیا سیکھتا ہے کہ یہ جائز ہے کہ ریڈ سگنل میں گاڑی گذاری جاسکتی ہے، اس طرح بچوں میں اخلاقی گراوٹ کے جراثیم جنم لینا شروع کر دیتے ہیں، چھوٹے بچے ہمیشہ اپنے بڑوں سے سیکھتے ہیں عبادتیں بھی، محبتیں بھی اور نفرتیں بھی اگر ماں باپ کے افکار اچھے نہیں تو کیا اولاد کے افکار بھی اچھے ہوں گے۔

میٹرو میں سفر کے دوران ایک عورت کتاب پڑھ رہی تھی سامنے بیٹھا اس کا چھوٹا بچہ بھی کتاب پڑھ رہا تھا تبھی بازو میں کھڑے ایک شریف آدمی نے عورت سے پوچھا آپ نے اسمارٹ فون کی جگہ بچے کے ہاتھ کتاب کیسے دے دی، جب کہ اس وقت بچوں کو اسمارٹ فون کی ضرورت ہوتی ہے، اس خاتون کا جواب تھا کہ بچے ہماری کہاں سنتے ہیں وہ تو بس ہماری نقل کرتے ہیں۔

کتابیں پڑھنے کا ذوق کیوں نہیں؟

کتاب اور انسان کا رشتہ بہت پرانا ہے، جن کو اقراء کا حکم دیا گیا، آج وہی قوم تعلیم سے دُور ہے، پہلے کے لوگ کتابیں بڑھ پڑھ کر اپنی زندگی میں انقلاب لاتے تھے؛ لیکن آج کتابیں پڑھنے کا ذوق ہی ختم ہوتا جا رہا ہے، آج بچوں سے لے کر بوڑھوں تک ہر کسی کے ہاتھ میں اسمارٹ فون موجود ہے، موزیکل، ٹک ٹاک جیسے کئی ایک اپلی کیشن ہیں جنھوں نے فحاشی کے لاکھوں دروازے کھول رکھے ہیں، فیس بک واٹسپ، چیاٹنگ، ٹی وی اور مووی سے گذار رہے ہیں، کتابیں پڑھنے کا ذوق ہی ختم ہو گیا ہے۔

اور پھر یہ قوم ماتم کرتی ہے کہ ہم پوری دنیا میں ذلیل پذیر کیوں ہیں؟ والدین پریشان ہیں کہ ان کے بچوں کا زیادہ وقت اسمارٹ فون کے ساتھ گذر رہا ہے، ایک دور تھا بچے کتاب کے کیڑے بن جاتے تھے، لائبریریاں کتابیں پڑھنے والوں سے بھری رہتی تھیں، بعض حلقوق میں تو کسی لائبریری کی رکنیت حاصل کرنا ہی اس کی علمی قابلیت کی دلیل سمجھی جاتی تھی، یہ الگ بات ہے کہ اس نے وہاں جا کر کوئی کتاب کھول کر بھی نہ دیکھی ہو، آج لائبریروں میں خموشی چھائی ہوئی ہے، کتابیں گرد آلود ہیں، دیمک ان کو چاٹ رہی ہیں، اگرچہ کمپیوٹر آنے کے بعد بڑی بڑی لائبریریوں نے کتابوں کو کمپیوٹر میں محفوظ کر لیا ہے، پھر بھی کمپیوٹر کے مقابلہ میں کتابیں پڑھنے کی افادیت کو انکار نہیں کیا جا سکتا۔

● ● ●

بچے خطرات کی زد میں

2018ء کی ایک سروے رپورٹ کے مطابق ہندوستان کے شہروں میں 21 فیصد بچوں میں فون میں انٹرنیٹ دیکھنے کی لت ہے، ہفتہ میں سولہ گھنٹہ بچے ہوم ورک کرتے ہیں اور بائیس گھنٹے انٹرنیٹ پر رہتے ہیں، ایک گھنٹہ سے زیادہ انٹرنیٹ دیکھنے والوں بچوں میں موٹاپہ شوگر، تناؤ، ڈپریشن جیسی بیماریوں کے خطرات 80 فیصد بڑھ جاتے ہیں، سائنس دانوں کے تحقیق کے مطابق اگر بچے روزانہ تیس منٹ سے زیادہ وقت انٹرنیٹ پر گذارتے ہیں تو ان کی طبیعت خراب ہونے لگتی ہے، دل و دماغ اور گردے کی بیماریوں کے عارضہ لاحق ہونے کے شدید خطرات ہیں، دنیا بھر کے ماہرین سر جوڑ کر بیٹھ گئے ہیں کہ بچوں کو انٹرنیٹ کے خطرات اور نقصانات سے کیسے روکا جائے۔

بچوں کے معصوم دماغ اور چھوٹے ذہن یوٹیوب کے جنگل میں بھٹکنے لگے ہیں، یوٹیوب کے صارفین میں بچوں کی تعداد میں خطرناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے، مکی ماوس ڈونل ڈک کے کردار تو بچوں کو یاد ہیں، مگر اپنے نبی ﷺ کی سیرت اور صحابہ کی قربانیاں اللہ والوں کی دین داری اذکار نماز روزہ اس میں سے کچھ بھی یاد نہیں، اس لئے اس کے لئے والدین ذمہ دار ہیں، وہ بچے پر نظر رکھیں کہ بچہ یوٹیوب میں جو کچھ بھی دیکھ رہا ہے اس سے بچے کی خیال سازی ہو رہی ہے، خیال سازی سے ذہن سازی ہوتی ہے اور ذہن سازی سے کردار سازی ہوتی ہے۔

اس لئے ماں باپ بچوں کے سامنے موبائل فون پر ڈرامے، فلمیں، گیم وغیرہ نہ خود دیکھیں اور نہ بچوں کو دیکھنے دیں خاص طور پر کھانا کھلاتے وقت بچوں کو فون ہرگز نہ دیں، فون دیکھتے ہوئے بچہ کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کتنا کھا رہا ہے اور کھانے کا مزہ کیا ہے؟ اگر بچہ کھانا نہیں

کھاتا تو چھوڑ دیں، آج تک کوئی اپنی مرضی سے بھوک سے نہیں مرا، دنیا میں دو طریقہ سے کسی نے خودکشی نہیں کی، ایک کسی نے بھی اپنی سانس روک کر خودکشی نہیں کی اور کسی نے اپنے سامنے کھانا ہوتے ہوئے اپنے آپ کو روکا نہیں۔

فیس بک اور یوٹیوب سے بچہ دنیا بھر کی چیزیں جان لیتا ہے، جوان کی عمر کے لحاظ سے ضروری نہیں ہوتیں، بچے جانتے نہیں کہ ان کے لئے کیا ضروری ہے اور کیا نہیں۔

بڑی تیزی کے ساتھ حالات ہمارے بچوں کے لئے خطرناک بنتے جارہے ہیں، اگر ہم ادھر توجہ نہ دیں تو ارتداد اور الحاد کا فتنہ ہماری نسلوں کو تباہ کردے گا، جس کے آثار شروع ہوچکے ہیں، یہ وہ نازک وقت ہے کہ خواب غفلت سے باہر نکل کر نسلوں کی حفاظت کے لئے کام کریں کہ بچے غلط سوسائٹی، قابل نفرت صحبتیں اور گندے ماحول میں وقت گذار رہے ہیں، جس کا نتیجہ سوائے تباہی اور بربادی کے کچھ نہیں۔

● ● ●

کارٹون کے ذریعہ نوخیز بچوں کے عقائد پر حملے

بچوں کی تربیت کے حوالے سے بڑی غفلت ہے، بچے آہستہ آہستہ ماحول کی آلودگی کا اثر لے کر بُرے راستہ پر چل پڑتے ہیں، تو پھر وہ چھوٹے بڑے گناہ اور جرم کرنے سے دریغ نہیں کرتے، اللہ کی نافرمانی، والدین کی نافرمانی، رشتہ داروں اور مخلوق کی ایذا رسانی، جھوٹ دھوکہ امانت میں خیانت، چغل خوری، ڈاکہ زنی، زنا، قتل ورشوت حرام خوری، ان کا شیوہ بن جاتا ہے اور پھر بعض مرتبہ انسان ارتداد کا شکار بھی ہوجاتا ہے، حدیث پاک میں ہے کہ: ''المرء علی دین خلیلہ'' (کہ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے) مسلمان دنیا میں جس سے محبت کرے گا، آخرت میں اسی کے ساتھ رہے گا، تو وہ بغور جائزہ لے کہ وہ کس کے ساتھ دوستی کررہا ہے، انٹرنیٹ اور موبائل وقت بڑا دجال ہے، ایک حدیث میں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کسی باپ نے اپنے بیٹے کو اچھی تربیت سے بہتر کوئی تحفہ نہیں دیا۔ (بخاری وترمذی)

دشمنانِ اسلام نے اسلام کو مٹانے کے لئے نئی نسل کو ہی نشانہ بنایا جس کے لئے انھوں نے میڈیا کا سہارا لیا، جس نے بے حیائی اور بے شرمی کے تمام دروازے کھول دیئے بدکرداری، فحاشی، عریانیت کو دلچسپ شکل میں پیش کیا گیا، اور کارٹون کے ذریعہ نوخیز نسل پر حملے کئے جارہے ہیں، کارٹون بچوں کے تفریح کا سامان نہیں وہ پس پردہ اپنے اندر فساد عظیم لیا ہوا ہے، کارٹون کے ذریعہ بچوں کے عقائد پر حملے ہورہے ہیں؛ کیوں کہ کارٹون میں باطل مذہب کی ترجمانی ہوتی ہے، جسے بتایا جاتا ہے کہ کسی بت کی پوجا کرنے سے وہ مشکل دور ہوگی، کسی میں صلیب وغیرہ کے ذریعہ قلبی طمانیت اور راحت ہوتے ہوئے دیکھایا جاتا ہے، بچے ان کو دیکھ کر اسلامی تعلیمات کے متعلق منفی رجحانات پیدا ہونے شروع ہوجاتے ہیں۔

بہت سے کارٹون میں لڑتے جھگڑتے مارپیٹ کرتے دیکھایا جاتا ہے اور ایسا لباس

پیش کیا جاتا ہے جو بالکل غیر اسلامی ہے، شرم حیاء سے عاری نازیبا حرکات دیکھائے جاتے ہیں، جنھیں دیکھ کر بچہ بھی ان کی نقالی کرنے لگتا ہے اور بہت سے کارٹون میں جرائم کرتے اور ان کے بُرے انجام سے بچنے کو جھوٹ بولنے کے مناظر دیکھائے جاتے ہیں۔

بعض کارٹون ایسے ہوتے ہیں جس میں بڑوں کی اور والدین کی توہین اور ان کا مذاق دیکھایا جاتا ہے، اس لئے والدین اپنے بچوں کی تربیت اور ان کی شخصیت سازی کی فکر کریں، انھیں احکام الٰہی سنت نبوی اور صحابہ کے قصے سنائیں، بچوں کو ٹی وی کے سپرد کرکے بریٔ الذمہ نہ ہوں، ہم جدید دور کی ایجادات کو شکست تو نہیں دے سکتے، ہاں ہم بچوں کی ذہنی خطوط پر تربیت تو کر سکتے ہیں :

میرے اللہ برائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو اس رہ پر چلانا مجھ کو

والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کے سامنے اچھے اخلاق و اعمال کے نمونے پیش کریں، ان کے ذہن و دماغ میں اسلامی عقائد و اعمال کو بسائیں مروجہ کارٹون سے ان کو دُور رکھیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ گیم کھلنے کے نام پر اپنے دین و ایمان سے بدظن ہوجائیں اور دشمنانِ اسلام اپنی مہم میں کامیاب ہوجائیں، ان کی یہی کوشش ہے کہ نئی نسل کو ایسی چیزیں دکھلائی جائیں جو غیر اسلامی نظریات کو قبول کرسکیں اور وہ ایمان اور کفر کے درمیان تمیز نہ کرسکیں، ہمیں ان سے ہوشیار رہنا چاہئے۔

● ● ●

اسمارٹ فون اور نوخیز نوجوان

آج موبائل فون کا استعمال دن بدن بڑھتا ہی جارہا ہے، نوجوان زیادہ تر وقت موبائل کو دے رہے ہیں، پہلے اس طرح کا ماحول دیکھنے کو نہیں ملتا تھا۔

آج کے والدین کو بچوں کی پرورش کے سلسلہ میں کل کے والدین سے زیادہ پریشانیوں اور اُلجھنوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، آج دنیا مختلف ہوگئی ہے، نوجوان سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کے جال میں پھنس کر باہر کے اثرات قبول کر رہے ہیں، مسلمان والدین اپنی اولاد کو اس طرح کھلی آزادی دے کر مستقبل کی پرواہ کئے بغیر ہمت افزائی کر رہے ہیں، کیا ان کے والدین کو ان لڑکیوں کی شادی کے بعد لڑکی کی بے حیائی اور بے دینی کی وجہ سے طلاق دینے کی دھمکیاں نہیں ملیں گی، آج ضرورت اس بات کی ہے کہ گھر کے ذمہ دار خواتین اپنے لڑکے اور لڑکیوں کی سرگرمی پر نظر رکھیں؛ تاکہ وہ اپنی دنیا وآخرت تباہ کرنے سے بچ سکیں نوجوانوں میں جرائم کا بڑھتا ہوا رجحان احکام الٰہی سے بغاوت نوجوانوں کے ہاتھوں میں قرآن پاک کی جگہ فحش لٹریچر، موبائل میں فحش تصاویر، ننگے ناچ، خواتین کے کسے ہوئے کپڑے، مساجد ویران سینما گھر آباد، بداخلاقی اور خودغرضی جس کی وجہ سے انسان کی ذاتی زندگی چین وسکون سے محروم ہوتی جارہی ہے، باپ کی نگرانی اور تربیت سے محروم آلات جدیدہ کا آزادانہ استعمال، فحاشی اور بے حیائی کا ماحول بنتا جارہا ہے۔

یہ درست ہے کہ انٹرنیٹ، فیس بک، ٹیوٹر نے لوگوں کے لئے بہت سی آسانیاں پیدا کردی ہیں، اس لحاظ سے انسانیت کی بڑی عظیم خدمت انجام دے رہا ہے، اس طرح سوشل میڈیا نے بھی بنی نوع انسان کو فاصلوں کے باوجود ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے رکھنے میں بہت مدد دی ہے؛ لیکن بات صرف اتنی سادہ نہیں جس طرح ہر سکہ کے دو رُخ ہوتے ہیں اسی طرح انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے بھی دو رُخ ہیں، ایک روشن، دوسرا تاریک۔

آج کل موبائل کا نشہ ایسا چڑ گیا ہے کہ کسی دن اس کے استعمال کے بغیر سکون نہیں ملتا ذرا فرصت ملی موبائل ہاتھ میں سوتے ہوئے موبائل سوکر اُٹھتے ہی موبائل یہ شیطان کا کھلواڑ نہیں تو کیا ہے، اس سے اخلاق وکردار، ایمان جذبات وخیالات کے بگاڑ کا اندازہ لگانا مشکل ہے، تصاویر سے شریعت نے جو نفرت پیدا کی تھی وہ کہاں گئی، عورتوں کی تصویر دیکھنا پہلے بھی گناہ تھا اور آج بھی گناہ ہے، شرم وحیا پر کس نے جھاڑو پھیر دیا، اللہ تعالیٰ اس اُمت کو موبائل کے شر ورو فن سے محفوظ رکھے۔

یہ مانا کہ کوئی بھی چیز بذات خود اچھی یا بری نہیں ہوتی ؛ بلکہ اس کا استعمال اسے اچھا یا برا ثابت کرتا ہے، خنجر اگر قاتل کے ہاتھ میں ہو تو زندگی سے محروم کرسکتا ہے اور اگر نشتر کی صورت میں کسی جراح یا سرجن کے ہاتھ میں ہو تو زندگی بچا سکتا ہے، آگ سے کتنے ہی مفید کام لیئے جاسکتے ہیں اور یہی آگ کسی کو جلا کر خاکستر بھی کرسکتی ہے۔

ماہر نفسیاتی کا کہنا ہے کہ انٹرنیٹ کے ذریعہ فحاشی اور جنسی رجحان کے فروغ سے نئی نسل بے حیائی کے سبب اخلاقی قدروں سے دور ہوتی جارہی ہیں، گھریلو خواتین ہوں یا عام آدمی جنس زدہ ہوکر بے راہ روی کا شکار ہورہے ہیں، اسمارٹ فون پر ناجائز دوستی، معاشقے اور ننگی فلمیں دیکھنے کا سلسلہ تیزی سے بڑھ رہا ہے، اکثر والدین اس سے لاعلم ہوتے ہیں کہ ان کی اولاد بند کمرے میں پڑھائی میں مصروف ہے یا موبائل کے ساتھ لگی ہوئی ہیں، یہ ایجادات زندگی کو آسان بنانے کے لئے ہیں، انسان کو اس کا غلام نہیں بنانا چاہیئے ؛ لیکن آج موبائل کے بغیر زندگی گزارنا مشکل ہے، ایسے والدین کے بچے اکثر اسلامی تعلیمات کے نہ ہونے کی وجہ سے مذہب بیزار اور ارتداد کا شکار ہوتے ہیں۔

جہاں دیکھو عشق کے بیمار بیٹھے ہیں
ہزاروں مر گئے لاکھوں تیار بیٹھے ہیں

برباد کر کے اپنی زندگی کو موبائل پر، پھر کہتے ہیں: ’’مولوی صاحب دُعا کرو ہم بے روزگار بیٹھے ہیں‘‘۔

• • •

نئی نسل کی ایمان کی حفاظت ـــ وقت کا اہم فریضہ

ہمارے اس زمانے میں جب کہ ایمان اور اسلام سے برگشتہ کرنے والی ایمان اور اسلام سے نکالنے والی چیزوں کی بے انتہا کثرت ہوگئی ہے، پوری دنیا اس پر محنت کررہی ہے کہ مسلمانوں کے بچے اسلام سے نکل جائیں ایمان سے محروم ہوجائیں، اس زمانے میں جتنے بھی ذرائع ابلاغ ہیں پوری قوت کے ساتھ اس پر محنت کررہے ہیں۔

بچے آپ ہی نہیں قوم کا سرمایہ بھی ہیں، اگر آپ نے صرف اسکولوں پر چھوڑ دیا تو وہاں سے وہ نسل آپ کو کبھی بھی نہیں ملے گی، جو آپ چاہتے ہیں یہ ذمہ داری والدین کو خود اپنے کندھوں پر لینی پڑے گی۔

نئی نسل ایسے ماحول میں پرورش پارہی ہے جو غیر دین دارانہ وملحدانہ ہے، تعلیم وتربیت کا نظام ایسی درسگاہوں میں ہے جو بالکلیہ غیر اسلامی بلکہ اسلام دشمن ہیں، مشنری اسکول وکالج، عقیدہ تثلیث، بعض ریاستوں میں دیوی دیوتاؤں کی پرستش کرائی جاتی ہے، مذہبی اشلوک بھی پڑھائے جاتے ہیں، وندے ماترم جیسا شرکیہ ترانہ، بھارت ماتا کی جئے جیسے شرکیہ نعرہ لگانے پر مجبور کیا جاتا ہے، گھریلو دینی تربیت و دینی شعور کے فقدان کی وجہ کچھ مسلم لڑکے لڑکیاں غیر دینی فکر میں ڈھل رہے ہیں، موجودہ دور کا المیہ یہ ہے کہ گھروں سے دین داری رُخصت ہے، ماں باپ کے اندر غلط باتوں پر بچوں کو ٹوکنے کا رواج ختم ہوگیا ہے، ماں باپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ نادان ہیں، ان کو روک ٹوک کی ضرورت نہیں، اگر بچے نادان ہیں تو والدین تو نادان نہیں، اگر بچہ بدتمیزی کرے تو اس کا وبال ماں باپ پر ہوگا، بچے کو جو رُخ ماں باپ دیں گے بچہ اس پر چلتا رہے گا، جس ماں باپ کے افکار اچھے نہیں اس کی اولاد کے افکار بھی اچھے نہیں ہوسکتے، ممکن

ہے کہ وہ باہر کے بُرے حالات اور گندے ماحول سے متاثر ہوکر ارتداد تک پہنچے اس کی کوئی گیارنٹی نہیں کہ بچوں کے بچے ایمان و دین اسلام پر باقی رہیں گے۔

ہم سیکولر ملک میں رہتے ہیں، مکتب سے لے کر کالج تک مسلم مینجمنٹ نہ ہوتو ہماری نسلیں یوں ہی مرتد ہوتی رہیں گی، حضرت مولانا ابوالحسن علی ندویؒ فرمایا کرتے تھے کہ آپ مدرسہ کے مہتمم بننے کے ساتھ پرنسپل بھی بننے کی کوشش کریں، عصری تعلیم سے روکنا اس مسئلہ کا حل نہیں ہے، برس ہابرس سے ٹی وی کی برائی پر تقریر ہورہی ہے، ٹی وی کم ہوئی نہیں۔

حضرت مولانا ابوالحسن علی ندویؒ کی ایک یادگار تحریر جس میں مولانا معیاری اسکول کی ضرورت کے عنوان سے ایک مضمون نظر سے گذری، آپ نے فرمایا کہ ہم مسلمانوں کو توجہ دلائیں کہ اب صرف کنویں کھدوانہ اور مسجد کے مقابلہ میں ایک اور مسجد تعمیر کرنا یہی نیکی کے کام نہیں؛ بلکہ بڑی نیکی یہ ہے کہ آپ آنے والی نسل کو بچائیں اور ایسے معیاری اسکول قائم کریں جس میں اساتذہ ڈسپلین رکھ رکھاؤ، صاف ستھرا ہو، ایسے لوگ جن کا معیار زندگی بلند ہے وہ اپنے بچے کو وہاں بھیجنے میں ذرا بھی تامل نہ کریں، جہاں بچے بقدر ضرورت دینیات سے واقف ہوجائیں، نماز روزہ کے پابند ہوجائیں، اسلام کی خوبی کا نقش ان کے دل پر قائم ہوجائے اور اپنے مسلمان ہونے پر فخر کریں۔

ایسا کیوں ہورہا ہے کہ تعلیم حاصل کرنے والوں میں ۹۷ فیصد طلبہ اسکول اور کالج سے تعلیم حاصل کرتے ہیں اور صرف تین فیصد طلبہ مدرسہ میں تعلیم حاصل کرتے ہیں، معلوم ہوا کہ ارتداد کا اصل عصری تعلیم میں دینیات کا نہ ہونا اور مخلوط تعلیم ہے۔

● ● ●

ٹک ٹاک بے حیائی کا سمندر

ٹک ٹاک بے حیائی پھلانے والی مقبول ترین اپلیکیشن ہے، جو دنیا میں 500 ملین افراد اس کو استعمال کررہے ہیں، ستمبر 2016ء کو لانچ کیا گیا یا دو سال میں ٹک ٹاک کو اتنی شہرت حاصل ہوئی جتنی پچاس سالوں میں فیس بک اور یوٹیوب کو حاصل نہیں ہوئی۔

اس ایپ کو لانچ کرنے کا مقصد صرف اور صرف اسلام کو نشانہ بنانا تھا، لوگ اس کے بے حیائی کے سمندر میں غرق ہوکر اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے مذہب کا مذاق اڑا رہے ہیں، اس ایپ کو زیادہ تر مسلم خواتین استعمال کررہی ہیں۔

اسلام نے عورت کو ایک پاکیزہ نظام دیا ہے، جس میں اس کی بھلائی چھپی ہوئی ہے، اسلام نے عورت کی حفاظت کے خاطر مسجد میں جانے سے روک دیا، حج کے دوران اونچی آواز سے تلبیہ پڑھنے سے روک دیا، اسی مذہب کی نوجوان لڑکیاں ٹک ٹاک پر ناچ رہی ہیں، ہماری قوم کو نبی پاک ﷺ کی سیرت پسند نہیں، ہماری قوم کی بچیوں کو پردہ پسند نہیں، مسلم لڑکوں کو چہرے پر داڑھی رکھنا پسند نہیں، پھر ہم کس منہ سے کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں، ہم کس منہ سے کہتے ہیں کہ کنیز فاطمہ ہیں۔

ہم نے اپنی بچیوں کے ہاتھوں میں موبائل تھما دیا، جس سے وہ اپنی خواہشات کو بند کمرے میں مٹا رہی ہیں، بچے ابھی بالغ نہیں ہوئے، سیکس کرتے نظر آتے ہیں، مشت زنا، اغلام بازی، کتوں بکریوں اور جانوروں کے ساتھ اپنی پیاس بجھاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

ان فتنوں کا انکشاف نبی کریم ﷺ نے پہلے کیا تھا، مسلمان والدین اپنی اولاد کو اس طرح کھلی آزادی دے کر مستقبل کی پرواہ کئے بغیر ہمت افزائی کررہے ہیں۔

کھلے عام جنسی تعلقات کو عام کیا جارہا ہے کہ نوجوانوں کی نظر میں کوئی چیز مقدس

نہ رہے، بالغوں کے لئے خاص طور پر فلمیں بنائی جارہی ہیں، جن میں خواتین کے جسم پر جو لباس تھا اسے نوچ پھینکا گیا، مادرزات ننگا کرکے زنا کاری کے مناظر پیش کئے جارہے ہیں، اس لعنت میں ایک بڑی تعداد نوجوانوں کی ہے جس کے گندے نتائج لکھنے سے بھی قلم شرمارہا ہے۔

نوجوانوں کے اخلاق کو بگاڑنے اور ان کو قابو میں کرنے کے لئے شہوت پرستی کے مناظر دیکھنا ان کے ذہنوں کو مسموم کیا جارہا ہے، مسلم نوجوانوں کو شہوت پرستی میں ایسا غرق کیا جارہا ہے، وہ اپنے مذہب کے تعلیمات کو تہہ و بالا کردیں اور ہم بہ چشم خود دیکھ رہے ہیں کہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں حیوانوں کی طرح شہوت پرستی کی طرف دوڑ رہے ہیں :

اک دن مرنا ہے آخر موت
کر جو کرنا ہے آخر موت ہے

اگرچہ ملکی عدالت نے ٹک ٹاک اپلی کش پر پابندی لگائی ہے، بتاریخ 17/اپریل 2019ء بروز چہارشنبہ رات دیر گئے گوگل نے ہندوستانی عدالت کے حکم کے بعد مرکزی حکومت کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے ٹک ٹاک کو پلے اسٹور سے ہٹا دیا گیا، مہذب تنظیموں اور ملک کے باحیا افراد، عدلیہ کے اس فیصلہ کو سراہتے ہوئے قابل تحسین اقدام قرار دیا۔

● ● ●

محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

قدیم زمانے میں لوگ دُور دُور سے ایک دوسرے کو ملنے کے لئے جایا کرتے تھے، آج پاس بیٹھ کر بھی اپنوں سے دور ہوتے جا رہے ہیں، فیس بک پر سینکڑوں دوست ہیں، مگر خاندان والوں سے بات چیت بند ہے، جھکی ہوئی گردن سے موبائل میں اجنبی لوگوں سے رشتہ جڑ سکتے ہیں تو حقیقی رشتوں کو بچانے کے لئے گردن جھکانے میں کیا حرج ہے، لائک کمنٹ پروفائل، فیس بک واٹسپ، ڈی پی اسٹیٹشن کی بوچھار نے رشتوں کی دیوار میں دراڑ ڈال دی ہے، اب صرف انگلیاں رشتے نبھا رہی ہیں، سب چَیٹ میں مصروف ہیں کوئی کسی کے چَیٹ میں نہیں ہے، موبائل سے حقوق العباد ادا نہیں ہوتے کوشش کریں کہ رشتہ داروں سے پرسنل ملاقات کریں، پرسنل ملاقات کرنا اپنا ایک اثر رکھتا ہے، موبائل فون نے ہمیں دنیا سے تو جوڑ دیا ہے؛ لیکن اس کے ساتھ ہی ہمیں اپنوں سے الگ کر دیا ہے، G5+4+3 یہ سب ہمارا سایہ بنتا جا رہا ہے اور یہ انسانی زندگی پر حد سے زیادہ اثر انداز ہو رہا ہے، جس سے نوجوان آہستہ آہستہ دین و مذہب سے بھی دور ہو رہے ہیں، یہاں کہنے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ آپ ٹکنالوجی میں آگے نہیں بڑھیں؛ لیکن اپنوں کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھیں۔

16/ دسمبر 2018ء کی ہفتہ وار اصلاحی مجلس میں حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی نے درد انگیز گفتگو فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو یہ بھروسہ نہ ہو کہ وہ اپنے آپ کو اس فتنہ سے محفوظ رکھ سکے گا تو اس کے لئے اسمارٹ فون استعمال کرنا جائز نہیں۔

سماجیات کا اُصول ہے کہ انسان ایک سماجی جانور ہے، یعنی ہمیں ایک دوسرے کے دُکھ درد اور خوشیاں بانٹنے کے لئے اس دنیا میں بھیجا گیا ہے، آج کے دور کا انسان اپنی ذات

اور اپنے گھر تک محدود ہے پڑوس میں کوئی بیمار ہو تو ہمیں علم نہیں ہوتا، حتیٰ کہ اکثر اوقات کسی کے انتقال کی خبر بھی نہیں ہوتی، پڑوسیوں سے رابطہ قائم رکھنا چاہئے یہی انسانیت کا تقاضہ ہے۔

اس وقت پورا معاشرہ مادہ پرستی کا شکار ہے ہر آدمی اپنی خواہش پر چلنا چاہتا ہے، خاندان کے اندر بڑوں کی بالا دستی ختم ہو چکی ہے، پہلے محلہ کے لوگ برائیوں کا تدارک کرتے تھے وہ نظام ختم ہو گیا ہے۔

جمعہ کے دن مساجد میں حالات حاضرہ کے تقاضہ کے مطابق تقاریر ہوا کرتی تھیں، آج مسلکوں کے جھگڑے ایک دوسرے کو نیچا دکھانے تقریریں ہوا کرتی ہیں، مساجد کے خطبہ بے اثر ہو گئے، مخلوط تعلیم و آزادی نسواں کے نتیجہ میں نوجوانوں کے دماغ میں سیکس بھرا ہوا ہے، انٹرنیٹ، موبائل نے نوجوانوں کو اپنے جال میں پھانس لیا ہے، بند کمرے میں چھپ کر گناہ ہو رہا ہے، کوئی بھی قانون اس کو روک نہیں رہا ہے، اپنے پیدا کرنے والے خالق و مالک کا ڈر اور خوف دل سے نکل چکا ہے، معاشرہ جانوروں سے بدتر ہوتا جا رہا ہے، انسانوں کو انسانوں سے ڈر اور خوف لگ رہا ہے، بے حیائی کو فروغ مل رہا ہے، جنسی بے راہ روی کا شکار ہو رہے ہیں، جس گھر میں کنواری لڑکی کے ہاتھ میں موبائل فون ہو اس کے گھر کے دروازہ پر پردہ ڈالنے سے یا دیواریں اونچی کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ (منقول)

آج کے نوجوان کی سوچ گندی خیالات گندے، اس کی تلاش گندی، جنسی فاتح بننے کی کوشش میں لگا ہوا ہے؛ جب کہ رسول اللہ ﷺ نے گندگی کے وہ تمام راستے بند کر دیئے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’جو گناہ علانیہ کرتے ہو اور جو گناہ چھپ کر کرتے ہو، ان سب سے بچو‘‘۔

● ● ●

مخلوط نظام تعلیم

تعلیم کے تیزاب میں ڈال اس کی خودی کو
ہوجائے ملائم تو جدھر چاہے اسے پھیر

اسکولوں اور کالجوں میں رائج مخلوط نظام تعلیم ایک ایسا سم قاتل ہے جس نے ملت اسلامیہ کے نوجوان نسل کے اندر غیرت ایمانی حیاء اور شرافت کا جنازہ نکال کر رکھ دیا ہے، اسلام میں نہ تو کسی مشترک کلچرل پروگرام کی گنجائش ہے نہ مخلوط تعلیم کی، دراصل مغرب نے اسلام اور اسلامی تعلیمات کو مٹانے کے بجائے تعلیم کے نام پر وہ ایسی نسل تیار کرنا چاہتا ہے کہ جو رنگ و نسل کے اعتبار سے اگرچہ مسلمان ہو، مگر افکار و نظریات مزاج اور مذاق کے اعتبار سے پوری طرح مغرب کی فکر و نظر سے ہم آہنگ ہو۔

حضرت مولانا ابوالحسن علی ندویؒ فرماتے ہیں کہ یہ مغربی نظام تعلیم درحقیقت ایک گہرے قسم کی خاموش نسل کشی کے مترادف ہے اور اس کے جابجا مراکز قائم کئے گئے ہیں، جن کو تعلیم گاہوں اور کالجوں کے نام سے موسوم کیا گیا ہے :

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کے فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

اکبرؔ الہ آبادی کہتے ہیں کہ فرعون بچوں کو قتل کر کے زمانے بھر کی بدنامی اور رسوائی مول نہ لیتا، اگر فرعون کو کالج کی سوجھتی تو وہ ایسا نظام تعلیم رائج کر دیتا جس کے ذریعہ وہ فکری موت مر جائے اور اس طرح فرعون کی حکومت کو کوئی خطرہ نہ ہوتا۔

چنانچہ انگریزوں نے جو نظام تعلیم رائج کیا ہے اس کی تمام تر بنیادیں خودغرضی اور قوم پرستی پر رکھی گئی ہیں اور جہاں کہیں یہ نظام تعلیم نافذ کیا گیا، نتیجتاً وہاں مذہب بیزاری شہوت

رانی کی شکل میں نتائج برآمد ہوئے ہیں، اسی وجہ سے اسلامی تعلیمات میں مخلوط نظام تعلیم کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے، دین اسلام تعلیم نسواں کا مخالف نہیں ہے؛ بلکہ وہ اجنبی مرد اور اجنبی عورت کے مخلوط معاشرت سے منع کرتا ہے اور وہ مخلوط معاشرہ کو نہ عبادات میں پسند کرتا ہے اور نہ معاملات میں اسلام تعلیم نسواں کو کتنی اہمیت دیتا ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ خود رسالت مآب ﷺ نے خواتین کی تعلیم اور تربیت کے لئے ایک مخصوص دن مقرر فرمایا تھا، جس میں آپ ﷺ ان کو وعظ ونصیحت فرمایا کرتے تھے، اسلام عورت کو اجنبی مردوں کے ساتھ اختلاط کو منع کرتا ہے، اور پردے کے پورے اہتمام کے ساتھ تعلیم کی اجازت دیتا ہے، صرف حصول تعلیم کے ان طریقوں سے منع کرتا ہے، جس کے ذریعہ سے نسوانیت کا تقدس یا اس کی عزت وعصمت کے داغدار ہونے کا خدشہ ہو اور موجودہ نظام تعلیم طلباء وطالبات کو آوارگی اور گمراہی پر اُبھارتا ہے، بقول جنید بغدادیؒ کے اگر پڑھانے والا اللہ کا ولی حسن بصریؒ ہو اور پڑھنے والی رابعہ بصری اور یہ دونوں تنہا بیت اللہ میں کلام پاک پڑھیں گے تو تیسرا شیطان ہوگا۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ میں اپنی بیٹی کو، کوایجوکیشن میں شریک کروایا ہے، لڑکے اس کے پیچھے پڑے رہتے ہیں، تنگ کرتے ہیں، میں کیا کروں، فرمایا کہ مرغی کو مرغوں میں چھوڑ دیا تو اب کہہ رہے ہو کہ ماحول خراب ہوگیا، جو نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اعلیٰ تعلیم یا پیشہ ورانہ تعلیم یا ٹیکنیکل تعلیم کے لئے اپنے گھروں کو خیر باد کہہ کر ہاسٹل میں یا پھر کرایہ کا کمرہ لے کر ایسے ساتھیوں کے ساتھ جو اکثر غیر مسلم ہوتے ہیں، جن کی شب وروز فاسقانہ ماحول میں گذرتے ہیں، لڑکوں اور لڑکیوں کے ایک ساتھ رہنے کی وجہ ان کی عفت اور عزت لٹ جانے کا بڑا خطرہ رہتا ہے، اسی خطرہ کے پیش نظر اسلام مردوزن کے اختلاط پر روک لگاتا ہے۔

● ● ●

مخلوط ملازمتیں

خواتین میں ملازمت کرنے کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے، عام طور پر دوا خانوں میں، سوپر مارکیٹ میں، میڈیکل میں یا پھر مختلف دفاتر میں مسلم لڑکیاں بھی ملازمت کرتی نظر آرہی ہیں، مخلوط ملازمت کے درمیان غیروں کے ساتھ اختلاط میل جول اور کئی گھنٹوں تک ان کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا رہتا ہے، حتیٰ کہ اجنبی مردوں کے ساتھ تنہائی کی نوبت بھی آتی ہے، ایسے ماحول میں بیمار ذہن واخلاق کے لوگ آسانی سے انھیں اپنا شکار بنا لیتے ہیں، سب خواتین ایسی نہیں ہیں، زیادہ تر عورتوں کی ملازت سے مرد حضرات بے روزگار بھی ہو رہے ہیں اور یہ کہا جا رہا ہے کہ عورت نوکری اس لئے کرے کہ وہ مرد کی دسترس سے آزاد ہو تو اس میں مرد کا نقصان نہیں عورت ہی کا نقصان ہے۔

خواتین میں ملازمت سے دلچسپی کے رجحان سے مرد حضرات رفتہ رفتہ اپاہج اور سست ہو جائیں گے، عورت کی آمدنی کا مزہ لگ جائے گا؛ چنانچہ اب لڑکے یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں ایسی بیوی چاہے جو جاب کرنے والی ہو، ایک تنخواہ میں گذارہ نہیں ہوسکتا، فلپائن میں ایسا ہی ہوتا ہے کہ عورتیں ملازمت کرتی ہیں اور مرد حضرات گھر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔

اکثر دفاتر فیکٹریوں اور کارخانوں میں کاروباری سرکاری دفاتر میں مرد وعورت کے اختلاطی ماحول ہوتا ہے، پہلے خواتین کو نائٹ ڈیوٹی سے مستثنیٰ رکھا جاتا تھا، اب یہ پابندی نہیں رہی، رات دیر گئے تک کال سنٹر میں لڑکے اور لڑکیوں کی مشترکہ ڈیوٹی ہوتی ہے، اس صورت حال کو برقرار رکھتے ہوئے پاکیزہ ماحول کی اُمید رکھنا فطرت کے خلاف ہے۔

• • •

مخلوط نظام کے نقصانات

حصول تعلیم کے لئے کامل توجہ اور یکسوئی بہت ضروری ہے، جب کہ مخلوط نظام تعلیم کے اداروں میں زیر تعلیم طلباء میں ذہنی سکون کا سب سے بڑا فقدان ہوتا ہے، صنف مخالف کی توجہ حاصل کرنے کے لئے ہمہ وقت اپنے لب ورُخسار، لباس واطوار اور اپنی چال ڈھال کو خوشنما بنانے کے لئے ہمہ وقت مگن رہتے ہیں جس کی وجہ سے انھیں ذہنی سکون اور یکسوئی بالکل حاصل نہیں ہوتی، خوب سے خوب تر نظر آنے کی خواہش ایک فطری بات ہے اگر کسی مرد یا عورت کو یہ پتہ چل جائے کہ کوئی غیر محرم صنف مخالف اس کو دیکھ رہا ہے یا اس کی باتیں سن رہا ہے تو عموماً وہ شخص اس صنف مخالف کو لبھانے اور اپنی طرف راغب کرنے کے لئے خود کو خوب سے خوب تر بنا کر پیش کرنے میں لگ جاتا ہے، یہی صورت حال مخلوط نظام تعلیم میں طلباء اور طالبات کی ہوتی ہے کہ وہ تعلیم کے اوقات میں اپنے ہم جماعت ساتھیوں کی نظر میں اپنے آپ کو منفرد بنا کر پیش کرنے میں لگے رہتے ہیں، اس سے وہ اپنا وقت، پیسہ اور صلاحیت کو ضائع کر دیتے ہیں۔

لذت اجتماع اور حلاوت شہوت کے نتیجہ میں جو آبروؤں کی بربادی نیتوں کی خباثت، دلوں کا فساد، گھروں کی ویرانی، خاندانوں کی تباہی یہ سب نتائج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، اختلاط کے یہ تمام بُرے نتائج ان کی متوقع فوائد سے ہزار درجہ بڑھ کر ہیں۔

ایک قدیم مثال ہے کہ کھانا بھوک کی خواہش کو اور بڑھاتا جاتا ہے جو عورتیں مردوں سے اختلاط رکھتی ہیں وہ قسم قسم کے آرائش زیبائش کی نمائش میں نئے نئے انداز اختیار کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتی ہیں، کہ کس طرح مردوں کی نگاہ میں پسندیدہ قرار پائیں۔

اسلام ان چیزوں کو مقدمات زنا کہتا ہے، زمانہ خراب ہے اور جوانی منہ زور ہوتی ہے؛ چنانچہ لندن کے ایک سماجی کارکن نے اپنی مطالعاتی رپورٹ میں وہاں کی مخلوط تعلیم گاہوں کی صنفی آوارگی اور جنسی بے راہ روی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے، اسکولوں میں آج کل چودہ برس کے لڑکے اور لڑکیاں عام طور پر حمل روکنے والی چیزیں اور دوائیاں اپنے اپنے بیگ میں لئے پھرتے ہیں نہ جانے کب اور کہاں ضرورت پڑ جائے۔

مخلوط نظام تعلیم میں نگاہیں چہروں پر پڑتی ہیں، غیر محرم سے بات کرنے کی جھجک ختم ہوجاتی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ جہاں نگاہیں چار ہوئیں اور آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارے ہوگئے :

آنکھوں آنکھوں میں اشارے ہوگئے
ہم تمہارے ہوگئے تم ہمارے ہوگئے

جہاں لڑکے اور لڑکیاں مخلوط تعلیم حاصل کرتے ہیں وہاں آئے دن نئے افسانے جنم لیتے ہیں، لڑکوں کی توجہ پڑھائی کی طرف ہوتی ہے، مگر بے چاروں کا حال کچھ اس طرح ہوتا ہے :

کتاب کھول کر بیٹھوں تو آنکھ روتی ہے
ورق ورق تیرا چہرہ دیکھاتی دیتا ہے

تجربات سے یہ بھی ثابت ہو رہی ہے کہ ''**واثمھا اکبر من نفعھما**'' کے منافع سے اس کے نقصانات بہت زیادہ ہیں، جب دونوں میں جوانی کی باتیں شروع ہوجاتی ہیں تو صورت حال وہی بنتی ہے کہ دونوں طرف سے ہے آگ برابر گئی ہوئی، اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہمارے بچے معیاری تعلیم حاصل کریں تو پھر یاد رہے کہ اس کا بہترین حل یہی ہے کہ لڑکیوں کے تعلیمی ادارہ الگ ہوں اور لڑکوں کے تعلیمی ادارہ الگ ہوں، اسی طرح بے پردگی مخلوط محفلوں سے دُور رکھیں تو ان شاء اللہ ہمارے بچے اور رسوا کن تباہیوں سے بچے رہیں گے۔

● ● ●

اللہ سے کرے دُور تو تعلیم بھی فتنہ

لڑکیوں کی زندگی تعلیم کے بغیر ادھوری ہے، ان کو عصری تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم سے واقف کرانا ضروری ہے، عصری تعلیم حاصل کرنے والی یہ نئی نسل ملت کا بہت بڑا سرمایہ ہیں اور یہ بغیر تربیت کردار سازی و ذہن سازی کے ملت کا سرمایہ نہیں بن سکتے، اسلام کی نظر میں علم کا سب سے بڑا مقصد انسان کو اپنے پیدا کرنے والے خالق و مالک کی معرفت حاصل کرنا ہے، علم اللہ سے قریب ہونے کا ذریعہ ہوتا ہے، اگر کوئی علم اللہ سے دُور کرنے لگے، ایسا علم فائدہ مند ہونے کے بجائے نقصان دہ ہے اور جو علم اللہ سے دُور کرے وہ فتنہ ہے اور ایسا ماحول ایسے دوست ایسی کتابیں سب فتنہ ہیں، ایک بچہ جاہل رہے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ تعلیم یافتہ ہو اور کفر اختیار کرے، علامہ اقبال کے نزدیک ایسی تعلیم سراسر موت ہے جس کی وجہ سے عورت اپنی نسوانیت کے جوہر کھودے، تعلیم کے نام بچیوں کا گھر سے نکلنا، ہم عمر ساتھیوں کے ساتھ پارکوں میں گھومنا، گرل فرینڈ اور بوائے فرینڈ کے ناجائز تعلقات قائم کرنا، پھر ناجائز اولاد کو مارڈالنا، غیروں کے ساتھ راہ فرار اختیار کرنا یا پھر ان کو رفیق حیات بنانا، پھر کچھ عرصہ بعد فریقین میں سے کسی ایک خودسوزی کرنا یا خودکشی کی نوبت تک پہنچ جانا عام بات ہوتی جارہی ہے، بچوں میں اخلاقی گراوٹ، جھوٹ، چوری، گالی گلوج، بدزبانی، موسیقی، فحش گانے، سگریٹ نوشی، نشہ آور چیزوں کا استعمال، بُرے ساتھی، سنیما ہال کی لت نے اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات سے دور ہورہے ہیں۔

مخلوط نظام تعلیم کی اس پراگندہ فضا میں جہاں طلبہ و طالبات دوستی، گپ شپ، ہنسی مذاق یاری دل لگی اور دوستیاں و تعلقات پیدا کرنے میں لگے رہتے ہیں، دل و نگاہ کی پاکیزگی اور حیا و جھجک کا جنازہ نکل جاتا ہے، اس کی جگہ بے حیائی اور بے شرمی ان کی رگ و پے میں سرایت کرجاتی ہے :

دھیرے دھیرے آپ میرے دل کے مہماں ہو گئے
پہلے جان ، پھر جانِ جاں ، پھر جانِ جاناں ہو گئے

مغرب و یورپ جہاں سب سے پہلے مخلوط نظام تعلیم نافذ کیا گیا، وہاں کی نوجوان نسل کا اسکول اور کالج میں زیر تعلیم ۸۰ سے ۹۰ فیصد طالبات تعلیمی سال کے اختتام پر اپنے ہم درس لڑکوں کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کر چکی ہوتی ہیں اور شاید یہی وجہ ہے جس نے علامہ اقبالؒ سے شعر کہلوائے :

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن
کہتے ہیں اسی علم کو اربابِ نظر موت
بیگانہ رہے دین سے اگر مدرسہ زن
ہے عشق و محبت کے لئے علم وہنر موت

جو طلبہ کالج اور یونیورسٹی کے ماحول میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں، ان پر نظر رکھیں کہ کہیں عصری تعلیم ان کے ذہن کو علمی اور عملی ارتداد کے سمندر میں بہا کر نہ لے جائے۔

● ● ●

دوستی وناجائز تعلقات

ملک میں لڑکیوں کی عصمت دری کا مسئلہ اخبارات کی سرخیوں کا موضوع بنا ہوا ہے، معصوم بچیاں بھی محفوظ نہیں ہیں، گذشتہ اخبار ''روزنامہ منصف'' کے صفحہ جرائم وحادثات پر پولیس کا ایک پریس نوٹ ایک برقع پوش لڑکی اور ایک خوبصورت نوجوان کی تصویر شائع ہوئی، خلاصہ کچھ اس طرح تھا، ذی شان نامی نوجوان ثانیہ نامی لڑکی سے تعلقات ومعاشقے حد تک پہنچے تھے اور ایک لڑکی حسنیٰ جو شادی شدہ اور دو بچوں کی ماں تھی، وہ بھی ذیشان سے محبت کرتی تھی، حسنیٰ کو ثانیہ کی موجودگی گوارا نہیں ہوتی، حسنیٰ نے ثانیہ کو راستہ سے ہٹانے کی ٹھان لی اور ایک منصوبہ کے تحت ثانیہ کو کار میں لے کر مار ڈالا اور پھر اس کی لاش کو پٹرول چھڑک آگ لگادی، آج معاشرے میں یہ سب کچھ ہو رہا ہے، اخبارات میں تو ایک آدھ واقعہ آجاتا ہے ورنہ یہ روز کے قصے ہیں۔

اسلام اور اس کی تعلیمات میں اجنبی مرد وعورت یا لڑکے اور لڑکیوں کے درمیان دوستی کا کوئی تصور ہی نہیں ہے، دین اسلام زنا اور حرام کاری کے اس چور دروازے کو حرام قرار دیتا ہے اور صورت حال یہ ہے کہ نوخیز اور کم سن طلبہ وطالبات کے درمیان گرل فرینڈ اور بوائے فرینڈ کی ملعون روایت فیشن زدہ روشن خیال اور مہذب ہونے کی علامت بن چکا ہے، اس ماحول میں سب سے پہلے دل ونگاہ کی پاکیزگی، حیا وجھجک ختم ہوجاتی ہے، اس کی جگہ بے غیرتی اور بے باکی، بے شرمی وبے حیائی ان میں سرایت کرجاتی ہے، دھیرے دھیرے گفت وشنید، بوس وکنار اور ہم آغوش ہوتے ہوئے نوبت وہاں تک پہنچ جاتی ہے جس کو بیان نہیں کیا جاسکتا، جنسی تسکین حاصل کئے بغیر انھیں قرار نہیں ملتا، آخر کار وہ وقت آتا ہے کہ شرم وحیا اور غیرت کو چاک کرکے لڑکیاں خود اپنے والدین کو اپنی پسند سے آگاہ کرتی ہیں اور انھیں سمجھانے کی کوشش

کرتے ہیں، اگر وہ ماں جائیں تو ٹھیک ورنہ یہ لڑکیاں گھروں سے بھاگ کر یا مرتد ہو کر اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ کورٹ میریج کر کے اپنے والدین اور پورے خاندان کی عزت کو داغدار بنا دیتی ہے۔

ڈاکٹر اسلم پرویز وائس چانسلر مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ نوجوان جہیز کے ساتھ شادی کرتے ہیں تو آپ کا ذہن قید ہے، قرآن میں خمر و میسر سے بچنے کا حکم ہے خمر شراب اور میسر کا ترجمہ جوا سے کرتے ہیں، جس زمانے میں قرآن اُترا اس زمانے میں مفت پیسہ کمانے کا ذریعہ صرف جوا ہوتا تھا، اس لئے اس کا ترجمہ جوا کیا گیا میسر کا اصل مفہوم ایزی منی (Fsy Mony) یعنی ہر وہ پیسہ جو بنا محنت کے ملے وہ میسر ہے، آج کے زمانے میں جہیز سرفرست ہے؛ لٰہذا حرام ہے، افسوس کی بات ہے کہ ہم اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتے ہیں اور مفت کا پیسہ لینے کی چکر میں لگے رہتے ہیں۔

دوسری چیز لڑکی اپنے ماں باپ سے بہت محبت کرتی ہے، بچی کبھی نہیں بھولتی کہ اس کے رشتہ کے لئے اس کے ماں باپ نے کتنی تکلیف اُٹھائی ہے، اور جو لڑکی اس دُکھ کے ساتھ آپ کے گھر میں آرہی ہے وہ آپ سے اور آپ کے گھر والوں سے سچی محبت نہیں کرسکتی، رشتوں کی بنیاد محبت وعقیدت پر ہوتی ہے، آپ ان سب کے بدلے میں چند ٹکے لے لیتے ہیں، نہ آپ کو اپنی قوت بازو پر بھروسہ ہے اور نہ اللہ کے رزاق ہونے پر، جہیز کے نام پر کتنی لڑکیاں جلا دی گئیں، کتنی لڑکیاں بغیر شادی کے بیٹھی ہیں، حسن و جمال بے مثال مگر دولت سے محروم غربت کی سزا شادی رُکی ہوئی ہے، بدکاریوں اور ارتداد کو فروغ مل رہا ہے۔

مال کے خاطر رشتہ کرنا بہت ساری خرابیاں لاتا ہے، دونوں خاندانوں میں مقدمہ بازی، پولیس کارروائی شروع ہوجاتی ہے، لڑکا ہو یا لڑکی سب کے رشتوں میں دین داری اور اخلاقیات کو پیش نظر رکھیں۔

● ● ●

گرل فرینڈ یا جدید دور کی لونڈی

رسول اللہ ﷺ سے قبل زمانے قدیم میں عورت کے دو اسٹیٹس چلے آرہے تھے، ایک باعزت خاندانی خاتون جس کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرنے کے لئے باقاعدہ نکاح کیا جاتا تھا۔

دوسری منڈیوں میں بکنے والی قابل خرید وفروخت عورت جس کو لونڈی کہا جاتا تھا، ''لونڈی'' کا اسٹیٹس یہ تھا کہ جو بھی اس کا ریٹ لگا کر خرید لیتا وہ اسی کی ہوتی اور اس کے ساتھ اس کا مالک بغیر نکاح کے جنسی تعلقات قائم کرسکتا تھا، اسے تقریباً قانونی حیثیت حاصل تھی، اسلام نے غلامی کے تصور کی حوصلہ شکنی کی اور غلاموں اور لونڈیوں کو آزاد کروادیا؛ لیکن آج پھر کچھ لڑکیاں اپنے آپ کو باعزت خاندانی اور نکاح کے ذریعہ گھر کی مالکن کے مرتبہ سے گرا کر وہی لونڈی کے درجہ پر لے آئیں ہیں اور اس دور جدید کی لونڈی کا نام گرل فرینڈ، جس کے بارے میں ابن آدم کا دعویٰ ہے کہ وہ اس کو گھٹیا سے گفٹ اور چند یار کی شاپنگ کے عوض خرید لیتا ہے۔

سوچنا عورت کو چاہئے کہ وہ نکاح کر کے گھر بسانا چاہتی ہے یا گرل فرینڈ بن کر کسی کے لئے ٹائم پاس، گرل فرینڈ اور بوائے فرینڈ کی اسلام میں کوئی حیثیت ہی نہیں ہے، گرل فرینڈ میں نہ کوئی سالہ ہوتا ہے نہ ساس نہ خسر نہ بیوی نہ نانی نہ دادی، جب چاہے چھوڑ دو، اگر لوگ گرل فرینڈ سے شادیاں نہیں کرتے، اگر ہوتی بھی ہیں تو چند روز کے بعد جدائی ہوجاتی ہے، یورپ میں پتہ نہیں چلتا کہ بچوں کا باپ کون ہے؟ ڈی این اے سے پکڑا جاتا ہے کہ یہ باپ ہے۔ (منقول)

• • •

بچیوں کے گھر سے بھاگنے کے پس پردہ عوامل

گھر پورے خاندان کے لئے امن وامان کی قرارگاہ ہوتا ہے، اس کے حصار میں بسنے والوں کی آبرو، عزت نفس جان ومال سب کچھ محفوظ ہوتی ہے، ان دنوں ملت اسلامیہ جن سنگین اور تشویش ناک مسائل سے دوچار ہے ان میں سب سے بڑا مسئلہ نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کا غیروں کے ساتھ راہ فرار اختیار کرنا ہے، ہم اس تشویش ناک صورت حال پر سوائے افسوس کرنے کے کچھ نہیں کر پارہے ہیں۔

نوجوانوں کے اس طرح اپنے گھر سے فرار ہونے کے کئی وجوہات ہو سکتے ہیں، خاص کر مخلوط نظام تعلیم، دوستی اور ناجائز تعلقات، اسمارٹ فون کا غلط استعمال، جہیز، مصرفانہ شادیاں، شادی بیاہ میں تاخیر، ماں باپ کے درمیان لڑائی جھگڑے، مئے نوشی، بے روزگاری، بچوں میں تذلیل کا احساس، بات بات میں ڈانٹ ڈپٹ وغیرہ، یہ چند وجوہات ہیں جو ممکن ہیں کہ نوجوانوں میں گھر والوں سے بغاوت کا جذبہ پیدا ہو رہا ہو اور وہ اپنے ہی گھر کو نفرت کی وجہ سے خیر باد کہہ دیتے ہیں۔

ہائے افسوس جو آنکھوں کا نور کلیجہ کی ٹھنڈک، باپ کا غرور، جو بھائیوں کا مان تھی وہ سب سے دور چلی گئی کوئی ہے جو اسے میرے گھر کا دروازہ دِکھادے، یہ کسی ایک گھر کی سدا نہیں، کئی گھروں کی آواز ہے، بعض دفعہ انٹر کاسٹ میرج کا انجام بہت بھیانک ہوتا ہے، جو لڑکی اپنے گھر سے بھاگ کر کسی غیر مسلم لڑکے سے شادی کرلیتی ہے، چار چھ مہینے کے بعد اس کو طلاق دی جاتی ہے یا اس کے ساتھ اذیت ناک سلوک کیا جاتا ہے، یا اس کو اپنا جسم بیچنے پر مجبور کیا جاتا ہے؛ چوں کہ اس کے ماں باپ کا دروازہ اس کے لئے بند ہو چکا ہوتا ہے، اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ لڑکی غیر مسلم گھرانے میں رہے اور وہ اسے جیسا چاہیں استعمال کریں

اور یہ سب کچھ ایک منتظم سازش کے تحت ہورہا ہے، اس کو محسوس کرنے اور دُور کرنے کی ضرورت ہے۔(ماخوذ از: اسلام کی بیٹیاں)

پہلے چاہت ، پھر نگاہوں سے اُتاری جاؤ گی
آبرو بھی جائے گی اور تم بھی ماری جاؤ گی
جس گھڑی دل بھر گیا کوٹھے پہ بیچیں گے تمہیں
زخمی عزت کرکے چھوڑیں گے کنواری جاؤ گی
عزت و عظمت گنوا کر منھ دیکھاؤ گی کیسے
آہ ! دوزخ کو خریدا تم نے ایمان بیچ کر
آہ ! اب روز جزا تم بن کے ناری جاؤ گی

والدین اور سرپرست حضرات سے گذارش ہے کہ وہ ان چند باتوں پر دھیان دیں، لڑکیوں کو اسمارٹ فون ہرگز نہ دیں اور اگر ہے تو موبائل چک کرتے رہیں کہ اس میں غیر مسلم لڑکا یا لڑکی کا نمبر تو نہیں ہے ـــ اپنی لڑکیوں کو غیر مسلموں کے ساتھ کالج کو نہ بھیجیں، دنیا کی تعلیم حاصل کرنا فرض نہیں ہے؛ لیکن ایمان اور عزت کی حفاظت کرنا فرض عین ہے، لڑکیوں کے اکیلے آنے جانے پر پابندیاں لگائیں۔

نوجوان لڑکیوں کو پکنک پر جانے کی اجازت نہ دیں، غیر مسلموں کے ذریعہ چلائی جانے والی ٹیوشن کلاس یا کمپیوٹر کلاس جن میں ٹیچر مرد ہوتے ہیں، مسلمان لڑکیوں کو بالکل نہ بھیجیں، غیر مسلموں کے آفس میں ملازمت کرنے سے منع کریں، نامحرم لوگوں کے سامنے بے پردگی کے گناہ اور سزا کے متعلق بتائیں ـــ موبائل سم کارڈ لڑکیوں کے نام پر نہ خریدیں، گھر میں استعمال کی جانے والی اشیاء مثلاً واشنگ مشین، ٹی وی، فریج، اے سی وغیرہ خراب ہوجانے پر غیر مسلم حضرات کو گھر میں نہ بلائیں۔(ماخوذ)

• • •

جوانی کی حد پار کرتی لڑکیاں — ذمہ دار کون؟

تعلیم کے نام پر ملازمتوں کے نام پر، بے روزگاری کے نام پر، اپنے پیروں پہ آپ کھڑے ہونے کے نام پر، لین دین، جہیز کی لمبی چوڑی مانگ کے نام پر، مسلم لڑکیاں بن بیاہی گھروں میں بیٹھی ہیں، ان کی عمریں جوانی کی حد سے پار کررہی ہیں، بالآخران میں کچھ لڑکیاں ارتداد کا شکار ہورہی ہیں، مؤرخہ: ۲۱/نومبر ۲۰۱۸ء کو یہ خبر صحافیٔ دکن میں چھپی تھی کہ ایک مسلم لڑکی غیر مسلم لڑکے کے ساتھ کوٹ میرتج کے لئے درخواست داخل کرچکی ہیں، اس کی عمر ۳۸ سال بتائی گئی تھی، ۳۸ سال کی عمر کو اگر خاتون پہنچ رہی ہے، ہوسکتا ہے وہ مطلقہ ہو یا بیوہ ہو یا کنواری ہو، بہرصورت یہ امر مسلمانوں کے لئے باعث تشویش ہے کہ ہماری ایک بہن ۳۸ سال کی عمر کو پہنچنے کے باوجود اس کے جانب کسی نے بھی التفات نہیں کیا، ذمہ دار کون؟ ماں باپ، سماج، تعلیمی ادارے، یا ماحول؟

جو والدین شادی کی عمر کو پہنچنے کے بعد شادی نہ کریں تو ان کے بچے جو گناہ کریں گے تو اس کی سزا باپ کو ملے گی، بلوغت کے بعد نکاح بھی ہر نوجوان مرد اور عورت کی بنیادی ضرورت ہے، نکاح میں بے وجہ تاخیر کے بجائے عجلت سے کام لیا جائے تو ممکن ہے ایسے سانحات کا سد باب ہوسکتا ہے اور ہمارے نوجوانوں کو شادی کے نام پر گھوڑے جوڑے کی رقم کے علاوہ گاڑی بھی چاہے اور وہ سارا سامان چاہے جو اس کی زندگی میں آسانی فراہم کرے، ایک غریب متوسط باپ اپنے لڑکیوں کو اتنا جہیز نہیں دے سکتا، اس لئے مسلم لڑکیاں ان کے ماں باپ پریشانیاں دیکھ کر غیر مسلم لڑکوں سے منادر میں شادیاں کرنے لگیں ہیں، یا پھر لڑکیاں ماں باپ کی دہلیز پر بال سفید کر کے بیٹھی ہیں، جہیز مانگنے والے نوجوانو! آپ ہی کے مذہب سے

تعلق رکھنے والی لڑکیاں مرتد ہو رہی ہیں؛ کیوں کہ وہ جہیز کے نام پر کچھ دے نہیں سکتے اور آپ اسے بغیر جہیز کے اپناتے ہوئے پال نہیں سکتے، نوجوانو کو تو بیوی کے سہارے کی ضرورت ہے۔

حضرت مولانا عبید الرحمٰن اطہر نے جمعہ کے خطبہ کے دوران یہ واقعہ سنایا کہ ایک لڑکی اکثر غیروں کے ساتھ تفریحی مقام پر نظر آ رہی تھی، کچھ غیرت مندوں نے اس کے والد سے جا کر کہا کہ آپ کی بچی بار بار تفریحی مقامات پر غیروں کے ساتھ نظر آ رہی ہے، دیکھ کر ہم لوگوں کو تکلیف ہو رہی ہے، یہ سن کر اس لڑکی کے باپ نے جو کہا ہم سب کے لئے قابل غور ہے، اس لڑکی کے باپ نے کہا کہ دیکھو بھائی! میری بچی کی عمر بہت بڑھ گئی ہے، میں نے اس وقت تک اس کو بہت کنٹرول کیا میں تو رشتہ کرنا چاہتا ہوں مگر جو آتا ہے اتنا بڑا منھ کھول کے آتا ہے اور میں اس کا منھ بھر نہیں سکتا میں مجبور ہو گیا ہوں اور بوڑھا ہو گیا ہوں، اب میں کچھ نہیں کر سکتا، جو والدین ١٨ سال تک لڑکی کو زمانے کی نگاہوں سے بچا بچا کر نگہداشت کرتے ہیں اور وہی لڑکی ماں باپ کی ١٨ سال کی محنت کو ١٨ منٹ میں ملیا میٹ کر دیتی ہے۔

ہمارے کئی نوجوان کو کوئی مسلم لڑکی غیر مسلم لڑکے کے ساتھ نظر آ جائے تو ان کا خون کھولتا ہے، بہادر نوجوان اپنے بہادری کے جوہر دکھاتے ہیں، یہی نوجوان جو خود کی شادی کرنے کا موقع آتا ہے تو حریص اور لالچی بن جاتا ہے، وہاں تو بہادری کے جوہر دکھا دیا تھا اور یہاں کہتا ہے کہ ماں باپ، بھائی بہن نہیں مان رہے ہیں کہہ کر انکار کر دیتا ہے اور بغیر جہیز کے شادی کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا، لڑکے اگر واقعی بہادر ہیں تو شادی کے موقع پر اپنی بہادری دِکھائیں، ہمارے نوجوان کا صرف جذبہ غیرت دِکھانا کافی نہیں ہے۔

لڑکیوں کو مرتد ہونے پر مجبور کرنے والا خود مسلم معاشرہ بھی ہے، لڑکی والوں سے شادی بیاہ کے موقع پر جو مانگ والدین کرتے ہیں، ہندو گھرانے والے بھی یہی سوال کرتے ہیں، ان دونوں میں کتنا کم فرق رہ گیا ہے۔

● ● ●

کیا اعلیٰ تعلیم کیلئے شادی مؤخر کرنا درست ہے؟

اسلام کی نظر میں نکاح کا اولین مقصد عصمت اور عفت کی حفاظت ہے، قرآن حکیم نے اسے زوجین کے لئے سکون قلب اور مودت ورحمت کا ذریعہ قرار دیا ہے اور نجی زندگی میں بھی راحت وسکون کا ذریعہ ہے۔

مناسب عمر میں لڑکے اور لڑکیوں کا نکاح پسندیدہ بھی اور مہذب سماج کا تقاضہ بھی، بیشتر والدین اور سرپرست یہی چاہتے ہیں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں سے جلد از جلد سبکدوش ہوں؛ لیکن مناسب رشتوں کا فقدان اور لڑکیوں کی بڑھتی ہوئی عمر نے انھیں بے چین کر رکھا ہے، لڑکیوں کی شادی میں تاخیر کا ایک سبب لڑکیوں کا اعلیٰ تعلیم ہونا اور ان کے ہم پلہ لڑکوں کا نہ ملنا بھی ہے، جہاں لڑکیوں نے لڑکوں کے مقابلہ میں زیادہ تعلیم حاصل کی ہے، اِدھر لڑکے عدم دلچسپی اور تساہل کے باعث غیر تعلیم یافتہ یا کم تعلیم یافتہ رہ جاتے ہیں، اور لڑکیاں پروفیشنل تعلیم کے میدان میں روز بروز آگے بڑھ رہی ہیں اور سرپرست یہ چاہتے ہیں کہ ان کی اعلیٰ تعلیم یافتہ لڑکیوں کا رشتہ ان سے بھی زیادہ ڈگریاں رکھنے والے یا کم از کم ان کے مماثل تعلیم یافتہ لڑکوں سے ہو جائے، یقیناً لڑکے کو لڑکی کا (کفو) یعنی ہم پلہ ہونا چاہئے؛ لیکن اگر لڑکا نیک دیندار برسر روزگار ہو تو ایک پوسٹ گریجویٹ لڑکی کا اس سے کم تعلیم یافتہ لڑکے سے شادی کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔

لڑکے اور لڑکیوں کا اعلیٰ تعلیم کے لئے شادی کو مؤخر کرنا درست نہیں ہے، کوئی مجبوری ہو تو اور بات ہے، آج کتنی لڑکیاں ایسی ہیں جو اعلیٰ تعلیم کے شوق میں حد عمر سے تجاوز کر گئی ہیں، اب کوئی ان کو لینے تیار نہیں، جب لڑکیاں زیر تعلیم ہوں کوئی عمدہ رشتہ آجائے تو اس کو قبول کر لینا

چاہئے ،لڑکیاں سن بلوغ کی حدکو پار کر کے دس پندرہ سال گذار دیتی ہیں، یا پھر غیروں کا لقمہ تر بن کر مرتد ہورہی ہیں، اس دور میں سینکڑوں انسانوں کی بدکاری اور گناہ گاری ارتداد کا سبب، شادی میں تاخیر ہے، والدین کو بیٹی کے عزت کا دامن تار تار ہو چکا ہوتا ہے تب عقل آتی ہے، آج کل نہ جانے جنسی خواہشات کا ایسا کونسا بھوت سوار ہے، بقول علامہ سید سلیمان ندوی کے اس زمین پر شیطان کا تخت بچھ چکا ہے۔

شادی رشتہ از دواج میں بندھنے کا نام ہے، آپ بچوں کی بروقت شادی کیجئے ،طلاقوں کا ریٹ زمین سے لگ جائے گا، آپ مانیں یا نہ مانیں طلاقوں کی سب اہم وجہ لیٹ میارج ہے، شادی جو کسی زمانے میں مسرت کا سب سے بڑا سبب ہوا کرتی تھی ، اب ایک عذاب کا درجہ حاصل کر چکی ہے۔

جب لڑکے اور لڑکیاں تعلیم پوری کر لیتے ہیں تو انھیں کہا جا تا ہے جا بیٹا اپنی شادی کے لئے پیسہ کمانا شروع کر، یہ بچے اور بچیاں لاکھوں روپیہ جمع کرنے کی مشن پر لگ جاتے ہیں، جوانی بے قابو ہونے لگتی ہے تو ان بچوں سے سنگین غلطیاں بھی سرزد ہو جاتی ہیں۔

تیس تیس سال کی عمر میں شادیوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سانحات رونما ہوتے ہیں؛ اس لئے کہ زمانہ خراب ہے اور جوانی منھ زور ہوتی ہے، آپ بروقت پر شادیاں شروع تو کیجئے، آپ کے بچے آپ کے شکر گزار رہیں گے اور طلاقیں نہیں ہوں گی۔

● ● ●

مصرفانہ شادیاں

غریب اور اوسط گھرانوں کی بچیوں کی شادی میں تاخیر اور ارتداد کا کا ایک سبب مصرفانہ شادیاں بھی ہیں، شادی بیاہ میں اسراف اور فضول خرچی، جھوٹی شان وشوکت کی خاطر مسلم معاشرہ روپیہ پیسہ پانی کی طرح بہا رہا ہے، خاص کر شادی، ولیمہ، عقیقہ، بسم اللہ وغیرہ، رواجوں پر کافی پیسہ خرچ کر رہے ہیں، جس کی وجہ سے غریب اور اوسط گھرانوں کی لڑکیوں کی شادی نہیں ہو رہی ہیں، ان کے والدین کی راتوں کی نینداور دن کا چین وسکون حرام ہو گیا ہے اور جھوٹی شان کے خاطر کتنے گھر برباد ہو رہے ہیں۔

گھوڑے جوڑے، قیمتی سامان، جہیز، اعلیٰ شادی خانے کا نظم، لوازمات سے بھرپور طعام کا مطالبہ نے بچیوں کے گناہ میں ملوث ہونے کا ذریعہ بن رہا ہے، یہاں تک کہ جائز اور ناجائز کی پرواہ کئے بغیر باطل مذہبوں کے نوجوانوں سے رشتہ استوار کر رہے ہیں۔

ہمارے دلوں میں ان جوان بچیوں کے لئے کچھ احساس نہیں جو اپنے والدین کے غربت کے سبب ازدواجی رشتہ سے محروم ہیں، کیا ایسے واقعات نہیں ہیں کہ مسلم لڑکیاں غیر مسلموں کے ساتھ شادی کر کے ان کے مذہب کے مطابق زندگی گذار رہی ہیں اور کتنی مسلم عورتیں مندروں میں جا کر اپنی مرادیں طلب کر رہی ہیں، ان تک علم کی روشنی پہنچانا اور ان کو مذہب اسلام پر باقی رکھنے کی کوشش کرنا ہر باشعور فرد کی ذمہ داری ہے۔

● ● ●

خواتین کی بڑھتی ہوئی آزادی اور ارتداد

اس وقت مسلم خواتین کی دینی خطوط پر تعلیم و تربیت ایک چیلنج کی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہے، پہلے عورتیں گھروں سے حجاب میں نکلتی تھیں، آہستہ آہستہ حجاب گیا صرف دوپٹہ رہا، پھر آہستہ آہستہ سر سے اُتر کر گلے میں آ گیا، پھر دوپٹہ گلے سے اُتر کر الماری کی زینت بن گیا۔

بعض ملکوں میں تو اسلام اور مسلم دشمنی میں اپنے یہاں حجاب پر پابندی عائد کر رہے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ اسلام کی بہو بیٹیاں تمام شرعی حدود کو پار کر جائیں اور کنواری ماؤں کی تعداد میں اضافہ ہوجائے، خواتین کی آزادی نے کئی ایک ملکوں میں ناجائز بچوں کا ایک گروہ ملک کے لئے ایک عظیم مسئلہ بن کر اُبھرا ہے، آزادیٔ نسواں سے ہر طرف گرل فرینڈ اور بوائے فرینڈ کو فروغ حاصل ہوا ہے، اگر کوئی پسند آجائے تو شادی کر لینا چاہئے، مگر شادی سے پہلے اپنے جسم تک رسائی نہ دیں، ایسی آزادی سے موت بہتر ہے جس میں عورت اپنی عزت و عصمت لٹ رہی ہو یا مرتد ہو رہی ہو۔

آج کل اخباروں میں اور سوشل میڈیا پر لڑکیوں کے مرتد ہونے اور گھر سے بھاگ کر غیر مسلم لڑکوں سے شادی کرنے کی خبریں بکثرت آرہے ہیں اور ملک کے مختلف گوشوں سے آرہی ہیں، اس کے مختلف اسباب ہو سکتے ہیں ان میں سے ایک بڑا سبب آزادیٔ نسواں ہے، تعلیم نسواں اور آزادیٔ نسواں کے نام پر اسلام دشمن عناصر نے بہت ہی ہوشیاری سے عورتوں کو گھروں سے باہر نکالا، جب کہ اسلامی تہذیب میں پردہ کی ایک خاص اہمیت ہے، اسلام کا ماننا ہے کہ عورت کی عصمت دنیا کی سب سے قیمتی سرمایہ ہے، یونیورسٹی اور کالج کے مخلوط نظام تعلیم نے پردہ کو ایک بوجھ گردانا، بالآخر ہماری مسلمان بہنیں پردے سے آزاد ہوگئیں، اسلام

دشمن عناصر بڑی چالاکی سے ان کے ذہنوں میں اسلام مخالف عقائد چپکا دیتے ہیں، ذرائع ابلاغ کے ذریعہ مخلوط محفلوں کی خبریں کہانیاں، الیکٹرانک میڈیا سے پیش کئے جانے والے پروگراموں، جنسی آزادی، خواتین میں آزادخیال فتنہ ارتداد کا سبب بن رہی ہیں، مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس پُرفتن دور میں عورتوں کے تعلیم کے لئے وہی طریقہ اختیار کریں جو عہد نبوی میں اپنائے گئے تھے۔

بحیثیت مسلمان لڑکیوں کی عفت کے وقار اور عظمت سے واقف کرانا ہوگا؛ تاکہ مذہب انھیں قید نہ لگے؛ بلکہ وہ اپنے مذہب اسلام سے محبت اور فخر کرنے والیاں بنیں، اسلام نے عورت کو قید نہیں کیا؛ بلکہ عورت کو ہوس پرستوں کی نگاہوں سے محفوظ کیا ہے، بچیوں کے والدین یہ یاد رکھیں کہ ان کی بہتر تعلیم و تربیت پر یوں ہی جنت کی بشارت نہیں دی گئی، بیٹیاں ایک ہوں یا دس انھیں محبت دیجئے، بے جا سختی اور تشدد کے ذریعہ انھیں ارتداد کی طرف مت ڈھکیلئے، بیٹی کا راہ سے بھٹکنا اس بات کی ضمانت ہے کہ باپ نے اس کی تربیت اس طریقے پر نہیں جیسے اسلام چاہتا ہے اور یہی چیز باپ کے پکڑ کا ذریعہ بنے گی۔

انسان کو اپنے جان و مال سے زیادہ اپنی آبرو عزیز ہوتی ہے، عفت و عصمت انسان کا سب سے قیمتی جوہر ہے، سورہ نور میں خصوصیت سے زندگی کے ان مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے، جن کا تعلق انسان کی عزت و آبرو کی حفاظت سے ہے، اسلام نے معاشرہ کے ہر فرد کی آبرو محفوظ قرار دیا ہے؛ اس لئے نہ مسلمان عورت کی عزت و آبرو کو پامال کیا جاسکتا ہے اور نہ غیر مسلم خواتین کو داغ دار کرنے کی گنجائش ہے اس وقت مسلم خواتین کی دینی خطوط پر تربیت ایک چیلنج کی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہے۔

مذہب سے آزاد اور بیزار دنیا انسانوں کو کہاں لے جائے گی اس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا، مغرب کے مرد و زن کو جو آزادی حاصل ہے اس کے نتیجہ میں خاندان خلفشار، جنسی آسودگی کی بھوک مٹانے اور اپنی ہوس کی آگ بجھانے کے لئے ہر وقت تیار، شرط صرف صنف نازک کی رضامندی ہے۔

آج مغرب کا یہ حال ہے کہ وہاں خاندانی نظام تباہ ہو چکا ہے، ماں بھائی بہن باپ کے رشتوں کا تقدس فنا ہو چکا ہے، آج یورپ امریکہ میں دیکھیں ذلیل ترین کام عورتوں کے سپرد ہے، سڑکوں پر جھاڑو، ہوٹلوں میں ویٹرز، بازاروں میں سیلس گرل، ہوٹلوں میں پیڈ شیٹ کی تبدیلی، جہازوں میں مسافروں کی خدمت، عورتوں کی ذمہ داری میں دیا گیا، وہ عورت جو گھروں میں بچوں اور شوہر کو کھانا دے رہی تھی، اب وہی عورت بازاروں میں ہوٹلوں میں لاکھوں انسانوں کو کھانا پروس رہی ہیں۔

اب تو قدم قدم پر عورت کو حاضر کیا گیا ہے اور ساتھ ہی یہ قانون بھی تیار کیا گیا اگر مرد عورت آپس میں رضامندی سے جنسی تسکین کرنا چاہیں تو ان پر کوئی رکاوٹ نہیں ہے، نہ قانون نہ اخلاق، اب عورت ہر جگہ ہر وقت موجود ہے، بغیر اس کی ذمہ داری اُٹھائے اس سے فائدہ اُٹھانے کے چوپٹ دروازے کھلے ہوئے ہیں؛ بلکہ عورت سے یہ بھی کہا گیا کماؤ بھی اور مردوں کی راحت کا سامان بھی بنو اور اس کو تحریک آزادی نسواں کا نام دیا گیا۔

اس کے نتیجہ میں یورپ کی معاشرتی زندگی ٹوٹ پھوٹ چکی ہے، اس ضمن میں کویت یونین کے آخری صدر میخائل گوریا چوز کا یہ اعتراف جرم جس میں انھوں نے کہا تھا کہ ہم نے عورتوں کو گھر سے نکال کر بہت بڑی غلطی کی کہ ہم معاشرتی ابتری کا شکار ہو گئے:

مجھے تہذیب حاضر نے عطا کی ہے وہ آزادی
کہ ظاہر میں تو آزادی، باطن میں گرفتاری

• • •

انٹر کاسٹ میرج

ایک مصور دیوار پر تصویریں بنا رہا تھا، جس کا منظر یہ تھا کہ ایک انسان کے ہاتھوں میں شیر کی گردن ہے اور وہ اس کا گلا گھونٹ رہا ہے، اتنے میں ایک شیر کا وہاں سے گذر ہوا تو وہ رُک کر تصویر کو غور سے دیکھنے لگا، مصور نے شیر سے پوچھا میاں تصویر کشی کیسی لگی؟ شیر نے جواب دیا بھائی برش تمہارے ہاتھ میں ہے جیسے چاہو منظر کشی کرلو، ہاں اگر میرے ہاتھ میں برش ہوتا تو تصویر کا منظر اس سے یقیناً مختلف ہوتا، کچھ اس قسم کی صورت حال اسلام کو میڈیا کے ہاتھوں اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں ہے، میڈیا اپنی مرضی سے شارٹ فلموں اور ویڈیو کلپ کے ذریعہ یہ بات نوجوانوں کے ذہن میں راسخ کی جا رہی ہے کہ انٹر کاسٹ میرج انسانی نظام اور انسانی رشتوں کی ایک خوبصورت شکلیں ہیں، محبت کا کوئی مذہب نہیں ہوتا، ہر ایک کے جسم میں بہنے والا لہو ایک جیسا ہوتا ہے، آنکھوں سے بہنے والے آنسو ایک جیسے ہوتے ہیں، پھر دو محبت کرنے واکے درمیان یہ مذہب کی دیوار کیوں، ایسی فلمیں نوجوانوں میں دکھائی جاتی ہیں۔

ان حالات میں ہمیں اس زہر کے تریاق کا دریافت کرنا ہوگا، اسی طرح اصلاحی وتعمیری جوابی ویڈیوز کلپ تیار کرنے ہوں گے، ان کے نقصانات کو واضح کرنا ہوگا، جیسے دشمنانِ اسلام نے منفعت کی صورت میں پیش کیا ہے، بچیوں کے قدم بھکنے کی وجہ سے جو قیامت گھر والوں پر آتی ہے اس کی عکاسی کرنی ہوگی؛ کیوں کہ جذبات کو جذبات ہی سے موڑا جا سکتا ہے۔

والدین اور سرپرست ہی نہیں ہمیں ہر اس بچی کی فکر کرنی ہے جو ہمارے قریب ہیں، والدین بے چاروں کو تو بعد میں پتہ چلتا ہے کہ ان کے ساتھ کیا قیامت گذر گئی، باقی پوری دنیا بچوں کے کارناموں سے محظوظ ہوتی رہتی ہے۔

• • •

مشرک مرد اور مشرک عورتوں سے نکاح کی کوئی گنجائش نہیں

وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۔ (البقرۃ:۲۲۱)

اور (مسلمانو!) مشرک عورتیں جب تک ایمان نہ لائیں ان سے نکاح نہ کرو، اور مشرک عورت خواہ تم کو (کیسی ہی) اچھی معلوم ہو اس سے مسلمان لونڈی بہتر ہے، اور مشرک مرد جب تک مسلمان نہ ہوجائیں (اپنی مسلمان) عورتوں کو ان کے نکاح میں نہ دو، اور مسلمان غلام بہتر ہے مشرک مرد سے، اگرچہ وہ تم کو بہت اچھا معلوم ہو، یہ (لوگوں کو) دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنی عنایت سے بہشت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے اور اپنے احکام لوگوں کو بیان فرمادیتا ہے؛ تاکہ وہ نصیحت پر عمل کریں۔

اس آیت میں ایک اہم مسئلہ بیان کیا گیا کہ کسی مسلمان مرد کا مشرک عورت سے اور کسی مسلمان خاتون کا مشرک مرد سے نکاح نہیں ہوسکتا؛ اس لئے کہ مرد وعورت کے درمیان ایک شہوانی تعلق نہیں اخلاقی وقلبی تعلق ہے، اس کے لئے میاں بیوی کا ہم عقیدہ اور ہم خیال ہونا ضروری ہے: ''وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ''

یعنی تم اپنی لڑکیوں کا نکاح مشرک مردوں سے نہ کراؤ جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں، ایک حقیر غلام، مشرک مرد سے بہتر ہے۔

ممکن ہے کہ ایمان والا مشرکوں کے عقائد سے متاثر ہو جائے اور اپنی ایمان کی نعمت کھو بیٹھے اور آئندہ کی نسل کو اپنی اولاد کی حفاظت بھی دشوار ہو جائے، کفار و مشرکین گمراہی کی طرف دعوت دیں گے وہ اپنے ساتھ جہنم کا مستحق بنا دیں گے، خلاصہ کلام یہ ہے کہ مشرکوں سے ازدواجی تعلقات نہ رکھو، وہ تمہیں جنت کی راہ سے ہٹا دیں گے، کافر اور مشرک تو ایک طرف حتیٰ کہ مسلمانوں میں بھی دین دار رشتہ کو اختیار کرنے ترغیب اور حکم ہے اور ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس کسی شخص کا پیغام آئے جس کے دین و اخلاق پسند ہوں تو اس سے نکاح کر دو، اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین میں فتنہ و فساد ہوگا، مگر افسوس کہ آج بعض مسلمان انجام کی پرواہ کئے بغیر غیر مسلموں سے نکاح کر رہے ہیں، خاص طور پر لڑکیاں ایک گہری سازش کا شکار ہیں، دیکھتے دیکھتے پورے ہندوستان میں مسلمان لڑکیوں کے غیر مسلموں کے ساتھ بھاگنے اور شادی رچانے کے واقعات کثرت سے سامنے آتے ہیں، اس طرح آئندہ نسلوں کی دینی شناخت باقی رکھنا دشوار ہو جائے گی، ایک مسلمان کے لئے سب سے بڑی دولت ایمان ہے، جس کی قربانی کسی بڑے سے بڑے مفاد کے لئے نہیں دی جا سکتی :

ایمان مجھے روکے ہے جو کھینچے ہے مجھے کفر
کعبہ میرے پیچھے ہے کلیسا میرے آگے

● ● ●

زنا کا عام ہو جانا فتنہ ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''لا تقربوا الزنا'' (زنا کے قریب بھی مت جاؤ)، قرآن مجید نے نہ صرف زنا کو حرام بتلایا، وہیں پر مفسرین نے یہ لکھا کہ زنا کے قریب سے مراد مبادیات زنا سے بچنے کی تاکید ہے۔

مبادیات زنا : اولاد کی تربیت نہ کرنا، بچوں کا باپ کی نگرانی اور تربیت سے محروم ہونا، آلات جدیدہ کا آزادانہ استعمال گھروں میں اسلامی آداب کا ختم ہو جانا، بدنظری، مخلوط نظام تعلیم، گانا بجانا، فلمیں، ڈرامے دیکھنا، فحش ناول اور میگزین پڑھنا، غیر محرم عورت کے ساتھ لوچےدار باتیں کرنا، غیر محرم کے ساتھ سفر کرنا، خاندانی منصوبہ بندی، بے پردگی، شادی بیاہ میں تاخیر نتیجہ زنا۔

زنا بہت بڑا گناہ ہے، اس سے توبہ کرلو، اللہ کی رحمت ہمارے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے، نہ ہی زنا کرو اور نہ ہی زنا دیکھو۔

اے نوجوانو! اگر تمہارا دل زنا کرنا چاہے تو پیچھے مڑکر اپنے گھر میں نظر دوڑنا کہ کوئی آپ کی سگی، رشتہ دار عورتوں سے زنا کرے تو کیا آپ کو برداشت ہوگا۔

اگر تم کسی کے بہن بیٹی سے زنا کروگے تو یاد رکھو! تمہاری بہن بیٹی کی بھی عزت محفوظ نہیں رہے گی۔

بزرگ فرماتے ہیں: پاک دامن رہو، تمہاری عورتیں بھی پاک دامن رہیں گی، بے شک ''زنا قرض'' ہے اگر تو نے اسے لیا تو ادائیگی تیرے گھر والوں سے ہوگی، اور جب مرد عورتوں کے پاک دامنی کو داغدار کریں گے تو ان کے حصہ میں پاک دامن عورتیں کیسے آئیں گی، سورہ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ، بے شک یہ فحاشی ہے اور یہ

بُرا راستہ ہے، اگر زنا کرنے والے افراد شادی شدہ ہیں تو دونوں کو پتھر مار مار کر ہلاک کیا جائے، اگر کنوارے ہیں تو سو کوڑے مارے جائیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھے شرمگاہ کی حفاظت کی ضمانت دے (زنا نہ کرے) میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ (مشکوٰۃ)

شہوت پورا کرنے کا راستہ اللہ نے نکاح میں رکھا ہے، اللہ نے مرد کے لئے عورت بنایا اور عورت کے لئے مرد بنایا، اس سے ہٹ کر خواہش نفسانی پوری کرنے کے لئے کوئی دوسرا جائز راستہ ہے ہی نہیں، اس کے علاوہ جتنے راستہ ہیں وہ سب حرام اور ناجائز ہیں، اللہ نے سورہ نور میں نظروں کی حفاظت کا حکم دیا اور اس کے اگلی آیت میں نکاح کا حکم دیا ہے۔

نکاح کرنا پیغمبروں کی سنت ہے اور نکاح کے علاوہ دوسرا راستہ اختیار کرنا جہنمیوں کا طریقہ ہے، نکاح مقصد نان ونفقہ ہی نہیں بلکہ زنا سے بچنے کے لئے بھی ہے۔

جن کو شادی سے پہلے گناہ کی عادت پڑ جاتی ہے، ایسے لوگ شادی کے بعد وہ گناہ نہیں چھوڑتے، حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ یہ عورتوں سے نکاح کیوں نہیں کر رہے ہو، قوم نے جواب دیا کہ: ''مالنا'' ہمیں عورت میں دلچسپی نہیں ہے، اس سے پتہ چلا کہ جب گناہوں میں پڑوگے تو حلال کی لذت بھی ختم ہوجائے گی اور یہی ہو رہا ہے، معاشرہ میں ہو یا گھر میں موجود ہوں اور باہر جا کے منھ کالے کر رہے ہیں یا پھر گرل فرینڈ سے منھ کالے کئے ہوتے ہیں، شادی کے بعد پتہ چلتا ہے کہ میرے میاں کی پہلے سے اتنے فرینڈس ہیں، عورت سب کچھ برداشت کرے گی، مگر مرد کی یہ بدکرداری برداشت نہیں کرتی، لڑکیوں سے دوستی کرنا ان کو پارکوں میں لے کر گھومنا یہ ہمارا کلچر نہیں ہے، یہ اس قوم کا کلچر ہے جو خنزیر کھاتے ہیں۔

رنگ رلیوں پر زمانے کی نہ جا اے دل
یہ خزاں جو بہ انداز بہار آئی ہے

• • •

زنا سے بچنے کی عمدہ نصیحت

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نوجوان نے آنحضرت ﷺ کے پاس آکر عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے زنا کی اجازت دے سکتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے پوچھا کیا تم یہ کام اپنی ماں کے ساتھ اچھا سمجھتے ہو؟ تو اس نے کہا نہیں، پھر آپ ﷺ نے پوچھا اگر کوئی تمہاری بیٹی کے ساتھ ایسا کرے تو کیا تمہیں اچھا لگے گا؟ اس کے کہا ہرگز نہیں یا رسول اللہ! پھر آپ ﷺ نے اس کی بہن، پھوپھی، خالہ وغیرہ کا ذکر کرکے اس طرح سمجھایا تو اس کی سمجھ میں آگیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے دُعا فرمائیے، تو حضور ﷺ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ دُعا فرمایا کہ اے اللہ اس کے گناہ معاف فرما اس کے دل کو پاک فرما اور اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما۔ (شعب الایمان: ۴/ ۳۶۲)

اس واقعہ سے نبی کریم ﷺ نے بدکاری سے بچنے کی ایک ایسی عمدہ تدبیر اُمت کو بتلائی ہے کہ جو بھی برائی کرنے والا ایک لمحہ کے لئے اس بارے میں سوچ لے تو وہ اپنے غلط ارادے سے باز آسکتا ہے؛ کیوں کہ وہ جس عورت سے بھی بدکاری کا ارادہ ہوگا وہ کسی کی بہن بیٹی یا ماں ضرور ہوگی، جس طرح آدمی اپنی ماں بہنوں کے ساتھ یہ جرم گوارا نہیں کرتا تو اسے سوچنا چاہئے کہ دوسرے لوگ اسے کیوں کر گوارا کریں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو کامل عفت مآبی سے سرفراز فرمائے اور اُمت کے ہر فرد کو بدکاری کے قریب جانے سے محفوظ فرمائے، آمین۔

• • •

یہ جال محبت کے......

مسلم لڑکیوں کو محبت کے جال میں پھنسا کر ان کی عزت اور زندگی سے کھلواڑ کرنے کے لئے پچھلے کچھ وقت سے شدت پسند تنظیموں نے مہم چلا رکھی ہے، اس مہم کا مقصد مسلم قوم کو ذہنی طور پر رسوا کرنا اور مسلم لڑکیوں کو زبردستی مرتد بنانا ہے، اس مہم کے تحت کالج اور یونیورسٹی جانے والی لڑکیوں کی غیر مسلم لڑکوں سے دوستی کرائی جاتی ہے اور اس دوستی کی آڑ میں محبت کا جال پھیلا کر اس لڑکی کو گھر والوں کی بغاوت پر آمادہ کر کے گھر سے فرار کرایا جاتا ہے، بعد میں اس کا مذہب تبدیل کر کے اپنی جنسی خواہشات کی تکمیل کرنے کے بعد انھیں بے سہارا چھوڑ دیا جاتا ہے اور اسے شدت پسندوں نے بیٹی بچاؤ، بہو لاؤ کا نام دیا ہے۔

پچھلے کچھ وقت سے شدت پسند تنظیمیں مسلمانوں پر لو جہاد کی مہم چلانے کا جھوٹا پروپیگنڈے کے تحت غیر مسلم لڑکیوں کو محبت کے جال میں پھنسا کر مذہب تبدیل کرنے کا جھوٹا الزام لگایا جارہا تھا، جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں، جس وقت لو جہاد کا جھوٹا پروپیگنڈہ شروع ہوا، اس کے جواب میں بیٹی بچاؤ، بہو لاؤ کا نعرہ دے کر مسلم لڑکیوں کا اغوا، جنسی استحصال اور جبری ارتداد کا منصوبہ بنایا گیا اور اب اس مہم کے تحت مسلم لڑکیوں کے اغوا اور جبری ارتداد کے بڑھتے ہوئے واقعات سامنے آنے لگے ہیں۔

کہنی ہے مجھے ایک بات اس زمانے میں سمجھ داروں سے
سنبھل کر رہنا صاجو گھر میں چھپے غداروں سے

شر پسندوں کا سب سے پہلا اور آسان نشانہ کالج اور یونیورسٹی جانے والی لڑکیاں ہوتی ہیں، ان لڑکیوں کو اسباق اور لکچر کے نوٹ دے کر جان پہچان پیدا کی جاتی ہے، اسی طرح دیگر اُمور میں ایک دوسرے کی مدد کر کے دوستیاں کی جاتی ہیں۔

کچھ مسلم تہواروں پر مثلاً عید وغیرہ پر تحفہ تحائف دے کر مسلم تہذیب کی تعریف وتوصیف کر کے خود کو اسلامی تعلیمات سے متاثر بتایا جاتا ہے، مختلف خاص مواقع مثلاً برتھ ڈے جیسے موقع پر مہنگے گفٹ، موبائل، کپڑے، جوتے، پرس وغیرہ دے کر (امپرس) متاثر کیا جاتا ہے، پکنک وغیرہ کے بہانے اچھے ہوٹلوں میں جا کر کھانا کھلانا اور واپسی پر گفٹ دینا بھی اسی معمول کا حصہ ہے۔

کالج کے بعد ٹیوشن کے بہانے مختلف کوچنگ سنٹر میں آنے پر آمادہ کیا جاتا ہے، اس وقت تک لڑکی اتنا متاثر ہوتی ہے کہ وہ مختلف بہانے بنا کر والدین کو ٹیوشن پر بھیجنے کے راضی کرلیتی ہے، یہ بھی وہاں ہوتا ہے جہاں والدین کچھ ذمہ دار ہوتے ہیں، ورنہ غیر ذمہ دار والدین تو لڑکی کو مکمل چھوٹ دیتے ہیں۔

رکھشا بندھن جیسے تہواروں کے موقع پر بھائی بہن کے رشتہ کے نام پر مسلم لڑکیوں کو گھر بلایا جاتا ہے اور والدین، بھائی، بہن کے نام پر اجازت بھی دے دیتے ہیں، اس تقریب کے بہانے مسلم لڑکی کی گھر لے جا کر اچھی خاطر تواضع کی جاتی ہے، واپس آ کر وہ لڑکی اپنے گھر میں غیر مسلم گھرانوں کی مہمان نوازی کی قصیدہ خوانی کرتی ہے، اس سے آئندہ کے لئے غیر مسلم کے گھر بھیجنے کے لئے والدین کا رویہ بھی نرم ہو جاتا ہے۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایسی ہی کسی تقریب کے موقع پر لڑکی کی ماں یا بہن کے لئے کوئی تحفہ بھیج دیا جاتا ہے، جس سے ماں بہن بھی متاثر ہو جاتی ہے اور غیر مسلم علاقوں کی ترقی دنیوی شان وشوکت اور ظاہری قدردانی کی بنیاد ہر لڑکی حد درجہ متاثر ہو چکی ہوتی ہے اور یہی وہ موقع ہوتا ہے جب ان پر محبت کا جال پھینکا جاتا ہے اور کسی آسان شکار کے مانند اس جال میں پھنس جاتی ہیں اور اسی جال میں پھنس کر اپنی عزت وآبرو لٹا بیٹھتی ہیں، بعد میں انھیں گھر سے بھگا کر مرتد بنایا جاتا ہے اور شادیاں کی جاتی ہیں، کچھ وقت بعد انھیں کلبوں میں ناچ گانے پر مجبور کیا جاتا ہے یا پھر انھیں طوائف خانوں میں بیچ دیا جاتا ہے اور یہ سارے کام منظم منصوبے کے تحت ہوتے ہیں، بلیک میل کرنے کے لئے ویڈیوز بنائے جاتے ہیں اور انکار پر ویڈیوز وائرل

کرنے کی دھمکی دی جاتی ہے، ان سارے کاموں کی تکمیل میں غیر مسلم لڑکیوں کا بھی استعمال کیا جاتا ہے، وہ سہیلیاں بنا کر اپنے بھائیوں وغیرہ سے ملواتی ہیں اور آگے کا کام لڑکے دیکھتے ہیں، مسلم لڑکیوں کی جان ومال عزت وآبرو اور ایمان وزندگی برباد کرنے والے ایسے گھناؤنی منصوبوں کو ناکام بنانا آج مسلم سماج کی اہم ذمہ داری ہے۔ (اقتباس: سواداعظم، دہلی)

اسلام دشمن عناصر مختلف حیلہ اور بہانے سے انھیں ورغلا کر گناہوں کے دلدل میں ڈھکیل رہے ہیں اور بڑی چالاکی سے ان کے ذہنوں کو اسلام مخالف عقائد چپکا رہے ہیں اور نتیجتاً لڑکیاں مرتد ہو رہی ہیں۔

کچھ لڑکیاں فلمی ایکٹرس اور سریلوں کے مناظر دیکھ کر بھی ان کی تقلید کر رہی ہیں، ان کو اپنا ماڈل اور نمونہ سمجھتی ہیں؛ جب کہ فلمی ایکٹروں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا، رسول اللہ ﷺ کی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہؓ تمام عورتوں سے افضل و بہتر نمونہ ہیں، عورتیں ان کی پیروی کریں، تو ان شاء اللہ دین اسلام سے برگشتہ کرنے والوں کا مقابلہ کر سکتی ہیں۔

• • •

اے محبت تیرے انجام پہ رونا آیا

دل کا نہیں قصور آنکھیں ہی خطا کار ☆ یہ جا کے نہ لڑتیں وہ مارا نہ جاتا

قومی اخبارات میں شائع ہونے والے چند منتخب سرخیاں :

(۱) عشق کا بھوت نفرت میں بدل گیا۔

(۲) ویلنٹائن کے دن عاشق جوڑے کی خودکشی۔

(۳) آشنا کی مدد سے شوہر کا قتل۔

(۴) محبت نے پورے خاندان کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔

(۵) بچی کا اغوا، بچی نے اپنی عزت وآبرو بچانے میں جان دے دی۔

(۶) خاوند کے ہاتھوں محبوبہ کا قتل۔

(۷) عشق کی خاطر بہن بھائی کا قتل۔

(۸) محبوب اور محبوبہ دونوں حوالات میں بند۔

(۹) محبت کی ناکامی پر دو بھائیوں نے کی خودکشی۔

(۱۰) محبت کی ناکامی، نوجوان ٹرین کے آگے کود گیا، جسم کے ٹکڑے۔

(۱۱) عشق کی خاطر بہن نے بھائی کا قتل کر دیا۔

(۱۲) شادی سے انکار کرنے پر گرل فرینڈ، بوائے فرینڈ کے ٹکڑے۔

(۱۳) میاں بیوی کے جھگڑے اور ان میں کسی ایک کے پھانسی لینے کی خبریں۔

اس جیسی اخبار کی سرخیاں جو نام نہاد محبت کی ہر روز اخبار کی زینت بنتی جا رہی ہیں، گھناؤنے جرم کہ پولیس سکتہ میں ہے، عوام پریشان ہیں، جن کا عبرت ناک انجام نصیحت حاصل کرنے کے لئے یہ کافی ہے۔

چار لفظوں کی محبت کا عجیب ہے سلسلہ ☆ ابتدا اس کی ہے لیکن انتہا نہیں ہے

آہ! شادی شدہ بھی......

کسی بھی شادی شدہ مرد کا یا کسی شادی شدہ عورت کو یہ زیب نہیں دیتا ہے کہ اپنے رفیق حیات کو دھوکہ دیں، غیر محرم سے ہر روز بات چیت، اسکائپ، واٹسپ یا فیس بک پر چیاٹنگ تباہی تک لے جائے گی؛ کیوں کہ بات شروع میں سلام سے ہوتی ہے اور بعد میں زنا تک لے جاتی ہے، شادی شدہ عورتیں بھی غیر مسلموں کے ساتھ بھاگ جانے کے واقعات بھی سامنے آرہے ہیں، اپنے ساتھی پر سب سے بڑا ظلم کسی غیر محرم سے تعلقات استوار کرنا، غیر مرد و زن کا اختلاط کسی طور پر جائز نہیں اور ایسے مغربی افکار کی اسلام میں کوئی جگہ نہیں، اگر شوہر کو یا بیوی کو کسی دوسرے کے ساتھ تعلقات کا علم ہوجائے تو اس پر کیا گذرے گی، بیوی گھر کی چہار دیواری میں مقید اپنے ذہن میں شوہر کی محبت بسائے کام کاج، دیکھ بھال میں مصروف رہتی ہے، وہ اپنے شوہر کو سکون اور آرام پہنچانے کی کوشش کرتی ہے، بیوی کی ان بے لوث خدمات کے بعد اگر شوہر غیر محرم عورت سے تعلقات بڑھاتا ہے تو وہ اپنی بیوی کی پیٹھ میں چھرا گھونپتا ہے، اسی طرح شوہر سارا دن رزق کے لئے بھاگ دوڑ میں لگا رہتا ہے؛ تاکہ اپنی بیوی بچوں کو زیادہ سے زیادہ سہولیات مہیا کرسکے، اتنی محنت کے بعد اگر بیوی ایسے کام کرے کہ مرتد ہوجائے یا پھر راہ فرار اختیار کرے، نہ بیوی کو زیب دیتی ہیں اور نہ شوہر کو۔ (بہ شکریہ بنات عائشہؓ ممبئی)

لوٹے ہیں تمام عمر راحت کے مزے
حاصل کئے عیش و عشرت کے مزے
ان کو جنت میں کیا ملے گی لذت
دنیا میں ملے ہوں جن کو جنت کے مزے

• • •

زلیخا تو بہت ہیں، تم یوسف بنو

والدصاحب نے فرمایا: بیٹا کبھی کسی کی عزت سے مت کھیلنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی کی بیٹی تمہارے احساسات کے لئے رف کاپی نہ ہو جائے۔

ایک روز میں نے اپنے والد کی ان تمام نصیحتوں کا جواب اس طرح دیا کہ ان باتوں کا دور گذر گیا بابا! آج کے دور کی لڑکیاں خود چل کر آتی ہیں اور وہ تو ایسا چاہتی ہیں، میرے والد نے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا: بیٹا زلیخا بہت زیادہ ہیں، تو ''یوسف'' بن۔

جیسے ہی میں نے یہ جملہ سنا میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے، میری زبان بند ہوگئی، میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا، واقعی وہ حق اور سچ کہہ رہے تھے، ہمیشہ زلیخا زیادہ رہی ہیں اور ہیں، مجھے چاہئے کہ میں ''یوسف'' بنوں، تیرے یوسف بننے سے زلیخا بھی ہوش وحواس میں آجائے گی۔

یوسف علیہ السلام جانتے تھے کہ سارے دروازے بند ہیں، پھر بھی بند دروازے کی طرف دوڑ پڑے تھے اور اللہ نے ایک ایک کر کے سارے دروازے کھول دیئے، کبھی اگر لگے کہ تمہارے دروازے بند ہیں تو جان لو کہ تمہارا اور یوسف کا خدا ایک ہی ہے۔

حلیۃ الاولیا اور کنز العمال میں حدیث شریف بعض صحابہ کرام سے مروی ہے، زنا سے بچو! اس میں چھ مصیبتیں ہیں جن میں سے تین کا تعلق دنیا سے ہے، تین کا آخرت سے :

(۱) دنیا میں رزق کم ہو جاتا ہے۔
(۲) زندگی مختصر ہو جاتی ہے۔
(۳) چہرہ مسخ ہو جاتا ہے۔
(۴) آخرت میں اللہ کی ناراضگی۔
(۵) سخت پُرسش۔
(۶) جہنم میں داخل ہونا۔

حدیث ترمذی اور ابوداؤد میں ارشاد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جب بندہ زنا کرتا ہے تو اس کا ایمان نکل کر اس کے سر پر چھتری کی طرح متعلق رہتا ہے اور جب وہ اس گناہ سے فارغ ہوجاتا ہے تو اس کا ایمان لوٹ آتا ہے، کنز العمال میں فرمان حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک نطفہ کو حرام کاری میں صرف کرنے سے بڑا کوئی گناہ نہیں'' روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زانی کی سزا کے بارے میں پوچھا تو رب تعالیٰ نے فرمایا میں اسے آگ کی زرہ پہناؤں گا، وہ اتنی وزنی ہے کہ اگر بہت بڑے پہاڑ پر رکھ دی جائے تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہوجائے، آج آزادی کے نام پر فحاشی، فلم و ٹی وی چینل پر کم لباس، نیم برہنہ عورتیں ہوشربا رقص و مغربی موسیقی عام ہیں، اخبارات و جرائد میں ترقی پسندی کے نام پر نیم برہنہ عورتوں کے تصاویر کی روزانہ اشاعت ہورہی ہے جس سے نفسانی خواہشات پیدا ہوجاتی ہیں، آج کی نوجوان نسل کو یہی ماحول مل رہا ہے، جس کی وجہ سے نوجوان بے قابو ہوکر جہاں بھی عورت لڑکی یا کمسن بچی ملی دبوچ لیا جارہا ہے اور جذبات ٹھنڈے ہونے پر اپنے تحفظ کے لئے اس معصوم کو قتل کردیا جارہا ہے، یہ سب ٹی وی اور موبائل پر ننگی فلمیں دیکھنے کا نتیجہ ہے شرم و حیا کا جنازہ نکل گیا ہے۔

حیا یہ بتاتی ہے کہ یہ تیری بیٹی ہے اور یہ تیری بہن ہے، یہ تیری ماں ہے اور یہ تیری بہو ہے؛ چنانچہ جنسی نوعیت کے جتنے گناہ ہیں ان سب میں حیا ایک پردہ اور رُکاوٹ بن جاتی ہے اور یہ حیا ہی دراصل باپ اور بیٹی کے درمیان، بھائی اور بہن کے درمیان، سسر اور بہو کے درمیان پردہ ہے، خدانخواستہ اگر کسی جگہ یا کسی وقت حیا کا خاتمہ ہوگیا تو پھر بیٹی اور اجنبی عورت برابر ہے۔

● ● ●

وہ عرشی سے آروشی کیوں بن گئی؟

یکم اکتوبر 2018ء کو یوپی کے ایک شہر باغپت کے قریب ایک دیہات کا پورا خاندان مرتد ہوگیا اور اس نے قانونی کارروائی کرتے ہوئے تبدیلی مذہب کا باقاعدہ اعلان بھی کر دیا، ان کا یہ قدم اسلام میں کوئی کمی کی وجہ سے نہ تھا، مرتد ہونے والوں کو یہ شکایت نہیں تھی کہ مذہب اسلام میں کوئی کمی یا خامی پائی جاتی ہے، اس لئے وہ مذہب تبدیل کر رہے ہیں؛ بلکہ ان کے مسلمانوں کے ساتھ آپسی مخاصمت کی وجہ سے تھا اور مرتد ہونے والوں کو یہ شکایت تھی کہ مسلم سماج نے ان کی ایک اہم مسئلے میں مدد نہیں کی تھی، یہاں غلطی مسلمانوں سے ہوئی تھیں اور اس کا بدلہ اسلام سے لیا گیا، مسلمانوں کا اخلاقی فریضہ بھی تھا کہ وہ مظلوم کی مدد کرے، بصورت دیگر ایسے واقعات بھی پیش آسکتے ہیں، اس بارے میں تمام مسلمانوں کو فکر مند ہونے کی ضرورت ہے اور ایمان کی استقامت کی ذہن سازی کرنی ہوگی کہ ایمان کی دولت سب سے بڑی دولت ہے، کسی حال میں ایمان کا سودا نہیں کرنا چاہئے۔

12/اکتوبر 2018ء کو متھر یوپی کے رہنے والی عرشی خاں نے کھلے عام ہندو مذہب اختیار کر لیا اور وہ عرشی سے آروشی بن گئی، اس لڑکی کا کہنا تھا کہ مسلم سماج میں خواتین کی کوئی عزت نہیں ہے؛ جب کہ ہندو سماج میں درگا، لکشمی اور سیتا جیسی خواتین ہیں جن کی پوجا کی جاتی ہے۔

روزنامہ سیاست یکم مئی ۲۰۱۹ء کی خبر کے مطابق معراج نامی لڑکی اپنے عاشق راجو سے مندر میں شادی کر لی، اس کے والدین افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ وہ ہمارے حق میں مر چکی ہے، کس قدر شرم کی بات ہے کہ مسلم والدین کی گود میں پل کر جوان ہونے والی لڑکی غیر مسلم اولاد کو پیدا کرے گی، بی بی سی سے ایک مسلم لڑکی کا انٹرویو شائع کیا گیا، لڑکی کے کہنے کے مطابق جس نے ہندو لڑکے سے شادی کی تھی جو کالج میں میرا ہم جماعت تھا اور مجھ سے بہت

محبت کرتا تھا، میں نے اپنے ماں باپ کی مرضی کے خلاف اس سے شادی کر لی دو تین دن اچھے گذرے، چوتھے دن میرا شوہر اپنے ساتھ اپنے کچھ رشتہ دار لڑکوں کو لے کر میرے روم میں داخل ہوا اور سب نے میرے ساتھ زبردستی کی، میں اپنے شوہر کو پکارتی رہی کہ میری مدد کرے، مگر وہ صرف دیکھتا رہا اور مجھے ادھ مری حالت میں کچڑے کے ڈھیر پر ڈال دیا، بڑی مشکل سے میری جان بچی۔

ماں باپ بیٹی کو ڈاکٹر بنائے، بیٹی کے لئے ماں باپ ڈاکٹر کا رشتہ ڈھونڈ رہے تھے؛ لیکن بیٹی خود ہی رشتہ ڈھونڈ لیا، ڈاکٹر شوہر تو مل گیا پر افسوس کہ ایمان والا نہیں، پڑھا لکھا کر قابل تو بنا دیئے، مگر دین نہیں سکھایا، شادی سے پہلے مرتد ہوگئی، یہ حالت ہر جگہ ہے، پچھلے کچھ وقت سے مسلم خواتین میں ماتھے پر بندیا لگانا اور شوہر کے لئے گرواجوت (روزہ) رکھنے کا بھی بڑھا ہے :

بتوں سے تجھ کو اُمیدیں خدا سے نا اُمیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

پرنٹ میڈیا کے مطابق ارتداد کے واقعات بھارت کے مختلف صوبوں میں پیش آرہے ہیں، صوبہ مہاراشٹر لڑکیوں کے مرتد ہونے کی خبریں سر فہرست ہیں، اگر ملک سے اس قسم کے واقعات کا احاطہ کیا جائے تو پیروں تلے زمین نکل جائے، اس طرح کے واقعات ہم تمام کے لئے کافی سوالات اُٹھائے ہیں، ارتداد کا شکار ہونے والے دین کی بنیادی تعلیمات سے نا آشنا ہیں، کوشش کریں کہ پھر کوئی عرشی سے آورشی نہ بننے پائے، اس لئے عوام کو علماء ربانیین سے جوڑنے کی کوشش کرنا ہوگا اور اس بات کی محنت کرنی ہوگی کہ ہمارا معبود ہی برحق ہے، اسلام ہی سچا مذہب ہے۔

کفر اور شرک کے نقصانات بتانا ہوگا کہ کفر اور شرک کے نتیجہ میں آخرت میں سخت سزاؤں کا سامنا ہے، تعلیم بالغان کا نظم کرنا ہوگا، جگہ جگہ دینی مدارس و مکاتب قائم کرنے ہوں گے اور ان کو یہ بتانا ہوگا کہ اسلام سے پھرنے والے کا خود کا اپنا نقصان ہے، نہ تو وہ اسلام کو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی شان میں کوئی کمی آئے گی۔

بے پردگی، بے حیائی اور عریانیت کا فتنہ

عریانیت اور بے حیائی ، بے پردگی ، اس دور کا ایک عظیم فتنہ ہے، جس نے انسان کو شہوت اور ہوس کا دیوانہ بنا دیا ہے، موجودہ زمانے کا ایک تفصیلی جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ طالبات وخواتین فیشن اور بے پردگی کے دلدل میں پھنس کر خواہشات کے تابع اپنی زندگی گزار رہی ہیں، قرآن مجید میں سورہ نور میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

اے ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، بے حیائی اور بے پردگی سے پرہیز کریں۔(نور:۳۱)

اوپن مائینڈ اور بڑا ڈ مائینڈ ہونے کا سہارا لے کر لوگ بے شرم اور بے حیا ہوتے جارہے ہیں، عورتوں پر اس قدر مغربیت کا بھوت سوار ہوگیا ہے کہ بے پردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بے حیائی کی دعوت دے کر خود کو غیر مردوں کے لئے نمائش کا ذریعہ بن گئی ہیں ، مرد حضرات کو چاہئے کہ اپنے اپنے گھروں کا جائزہ لے کر اپنی ماؤں اور بہنوں کو شرعی پردہ کرانے کی تاکید کریں، جسم کو جتنا زیادہ چھپا کر رکھا جائے گا اچھا ہے، بری نظروں سے محفوظ رہیں گی، بے پردہ گھومنے والی عورتوں کے بارے میں احادیث کے اندر سخت وعیدیں آئی ہیں ، ایک حدیث میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں نے جہنم میں زیادہ تر عورتوں کو دیکھا ہے، پھر فرمایا کہ عورتوں کے جہنم میں کثرت سے جانے کی چار وجہ ہیں : ایک وجہ یہ کہ ان میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا مادہ بہت کم ہے، دوسری وجہ یہ کہ ان میں حضور ﷺ کی تابعداری کا جذبہ بہت کم ہے، تیسری وجہ یہ ہے کہ ان میں اپنے خاوند کی فرمانبرداری بہت کم ہے اور چوتھی وجہ یہ ہے کہ ان کے اندر میں بن سور کر بے پردہ گھر سے نکلنے کا جذبہ بہت زیادہ ہے۔

قرآن مجید جس پردے کا حکم دیتا ہے وہ تو مومن عورتوں کے زیب وزینت کو چھپانے کے

واسطہ ہے؛ تا کہ پہچان لی جائیں کہ یہ شریف اور باحیا عورتیں ہیں، آج اس کا اُلٹا نظر آتا ہے، بے حیائی اور عریانیت نے مردوں کو عورتوں کے قریب کر دیا ہے، مسلمانوں کو چاہئے کہ یورپ کے لباس کی نہیں ؛ بلکہ اسلامی تہذیب کے لباس کو اپنائیں :

زمانہ آیا ہے بے حجابی کا عام دیدار یار ہوگا
سکوت تھا پردہ راز جس کا وہ راز اب آشکار ہوگا

مغربی ممالک میں بے پردگی کی وجہ سے زنا عام ہوا، ایک سروے کے مطابق 46 سکنڈ میں ایک زنا بالجبر ہوتا ہے روزانہ کئی ایسے بچے پیدا ہوتے ہیں جن کا کوئی باپ ہی نہیں ہوتا۔

وطن عزیز ہندوستان میں بھی دن بدن کمسن بچیوں کو ہوس کا نشانہ بنانے کا عمل روز کا معمول بن گیا ہے، کچھ سالوں پہلے تک امن وامان کا ماحول تھا، بلاخوف وخطر ایک غیر مسلم پڑوسی اپنے مسلمان پڑوسی کے گھر اپنی بیٹی بہن بیوی کو چھوڑ جاتا تھا، مگر جوں جوں زمانہ ترقی کر رہا ہے برائیاں بھی اتنی کثرت سے وجود میں آرہی ہیں، فحاشی بے پردگی کا چلن اس قدر عام ہوتا جارہا ہے کہ جس کا کچھ دنوں پہلے تصور بھی نہیں تھا؛ لیکن آج سماج کا بڑا طبقہ معاشرہ میں رائج منکرات کا شکار ہے اور یہی سب چیزیں روشن خیالی، اعلیٰ معیار زندگی بن چکیں ہیں، یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ عورت جیسے جیسے ترقی کر رہی ہے، ویسے ویسے فحاشی پھیل رہی ہے، گھر کا مرد ظالم بنتا جارہا ہے اور باہر کا مرد ہمدرد بنتا جارہا ہے۔

● ● ●

مروجہ برقعہ — پردہ یا فتنہ

جو برقعہ عورت کے پردہ اور زیب و زینت کو چھپانے کے لئے تھا، آج وہی برقعہ بے حیائی کو دعوت دینے اور خود کو غیر مردوں کے لئے نمائش کا ذریعہ بنایا جارہا ہے، چمک دمک اور جسم کے نشیب وفراز کو ظاہر کرنے والا یہ برقعہ پردہ نہیں؛ بلکہ کھلی بے پردگی ہے جو اچھے سے اچھا انسان کو فتنے میں مبتلا کرنے کا ہنر رکھتی ہے۔

مرد حضرات کو چاہئے کہ وہ اپنے اپنے گھروں کا جائزہ لے کر اپنی ماؤں اور بہنوں کو شرعی پردہ کرانے کی کوشش کریں کہ برقعہ ڈھیلا ڈھالا ہو، بالکل سادہ ہو نہ اس میں کسی قسم کی چمک دمک ہو اور نہ ہی اس میں کوئی ڈیزائن ہو، حدیث میں ہے کہ تم میں سے ہر شخص نگراں ہے اور اس سے اپنے ماتحتوں کے بارے میں سوال ہوگا کہ تم نے اپنی بیٹیوں اور بیویوں کو گناہوں سے کیوں نہیں روکا۔

آج حجاب کے نام پر کیسے کیسے فیشن متعارف کرائے جارہے ہیں، بجائے عورت کو ڈھانپنے کے مزید عریاں کررہی ہیں سونچیں تو سہی کیا یہ وہی پردہ ہے قرآن نے جس کا حکم دیا ہے۔

پردہ عورت کو عزت وعظمت عطا کرتا ہے، نامحرم مردوں کی حریص نظروں سے بچاتا ہے، سادگی اپنائیں سادگی ایمان کا حصہ ہے، اسلام نے بگاڑ کے ہر راستہ کو بند کر کے اس پر روک لگائی، اس نے لازم کیا کہ حتی المقدور حجاب میں رہے، جسم کے اظہار اور کھلی آزادی سے گریز کرے، حقیقی رشتہ کے علاوہ تمام لوگوں سے پردہ کرنا ضروری قرار دیا، زینت کی جگہوں کو سوائے شوہر کے کسی اور کے سامنے کھولنے پر سخت بندش عائد کی کہ اخلاقی بگاڑ کا راستہ ہی بند ہوجائے، مردوں اور عورتوں کے میل جول کے حدود قائم کئے؛ تاکہ فتنہ کا سبب نہ بنے۔

• • •

بدنگاہی کا فتنہ

بدنظری تمام برائیوں اور فواحش کی جڑ ہے، یہ مرض بڑی تیزی کے ساتھ انسانی دل ودماغ کو متاثر کررہا ہے، اسی تاثر کے باعث قرآن مقدس کا اعلان ہے :

آپ ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں اس میں ان کے لئے پاکیزگی ہے، بے شک اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہے جو کچھ لوگ کرتے ہیں اور مومن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور زینت کے مواقع کو ظاہر نہ کریں۔(سورۂ نور: ۳۰-۳۱)

مذکورہ آیتوں میں فتنہ کا چشمہ جہاں سے اُبلتا تھا، اسلام نے ان سوراخوں کو بند کردیا؛ اس لئے کہ آنکھوں کی بے باکی نکاح کے بغیر آزاد شہوت رانی نفس پرستی، ازدواجی زندگیوں سے نفرت، خاندانی زندگی سے بیزاری کی عادت پڑجاتی ہے، موبائل میں نیم عریاں تصویریں ناجائز پیار ومحبت زنا، قتل اور معصوم بچیوں کی عصمت دری کے واقعات بڑھتے چلے جارہے ہیں، طلاق، تفریق کا زور ہے۔

پورا معاشرہ جنسی پاکیزگی اور اخلاقی قدروں سے دُور ہوتا جارہا ہے، انھیں برائیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو نگاہیں نیچی رکھنے اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنے کا حکم دیا۔

بے پردہ حسینوں سے ہوا تنگ زمانہ
آنکھوں نے شروع کردیا اب دل کو ستانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے، (معجم الکبیر: ۱۰/ ۱۷۳) اور حقیقت ہے کہ اگر نظر کا تیر پیوست ہوجائے تو آدمی اس وقت بے قابو ہوجاتا ہے، اسی فتنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آنکھوں کا زنا بدنظری ہے، کانوں کا زنا غلط بات سننا ہے اور زبان کا زنا غلط بات بولنا ہے اور ہاتھ کا زنا غلط چیز پکڑنا ہے اور پیر کا زنا بُرے ارادے سے چلنا ہے اور دل خواہش اور تمنا کرتا ہے اور پھر شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔ (بخاری: ۲/ ۹۲۲)

اور ایک حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی لعنت ہے اجنبی عورت کو دیکھنے والے پر اور اس عورت کو جس کو دیکھا جائے، اس لئے نظر کی حفاظت بہت ضروری ہے، ورنہ اس سے بڑے بڑے فتنہ پیدا ہوتے ہیں، قسم خدا کی بدنگاہی کی وجہ سے کئی ہنستے بستے گھر اُجڑ رہے ہیں، جوانی برباد ہورہی ہے، ازدواجی زندگی تباہ ہورہی ہے، لوگ دین اسلام سے مرتد ہورہے ہیں، یہ نگاہ بڑی قیمتی چیز ہے، اگر کوئی اپنے والدین کو محبت کی ایک نظر سے دیکھتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے ایک حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے، (ابوداؤد) اور ایک حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی آنکھیں جہنم کی آگ نہیں دیکھیں گی:

(۱) وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں بیدار رہی ہو۔

(۲) وہ آنکھ جس نے اللہ کے خوف سے رو کر آنسو بہایا ہو۔

(۳) وہ آنکھ جو حرام اور نامحرم کو دیکھنے سے رُک گئی ہو۔ (معجم الکبیر: ۱۹/ ۴۱۶)

اس حدیث کی روشنی میں ہم سمجھ سکتے ہیں کہ موبائل اسکرین پر خوبصورت لڑکیوں کو گھنٹوں دیکھنا عورتوں کے جسموں کو دیکھ کر لطف اندوز ہونے سے بدنظری کی عادت پڑ جاتی ہے، اگر نگاہ کی حفاظت نہیں کریں گے تو شرمگاہ کی حفاظت کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔

دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

● ● ●

اوپن ریلیشن شپ کا فتنہ

فیس بک اکاؤنٹ بناتے وقت آدمی کو اپنی ازدواجی حیثیت لکھنی پڑتی ہے، جب کسی مسلم شخص یا خاتون کی ازدواجی حیثیت میں ''شادی شدہ، غیر شادی شدہ'' وغیرہ کی معروف اصطلاحات کے بجائے ان اوپن ریلیشن شپ لکھا دیکھتا ہوں بہت افسوس ہوتا ہے، یہ الفاظ لکھتے وقت شاید فرد کو معلوم نہیں ہوتا کہ 'اوپن ریلیشن شپ' کے کیا معنی ہوتے ہیں، بس ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی لکھتے چلے جارہے ہیں، یہ افسوس تب مزید گہرا ہوجاتا ہے جب یہی الفاظ کسی خاتون یا بچی کی جانب سے لکھے گئے ہوں۔

ذہن میں رہے کہ ان اوپن ریلیشن شپ کا مطلب لازماً شادی شدہ ہونا نہیں ہے؛ بلکہ یوں سمجھ لیں کہ وہ غیر شادی شدہ رہ کر بھی یہ ازدواجی ٹیگ اپنے اوپر لگا سکتا ہے، مغربی حیاباختہ معاشروں میں اکثر لوگ، انسانیت کی سطح سے گر کر حیوانوں کی سطح پر پہنچ گئے ہیں؛ اس لئے وہاں 'بوائے فرینڈ وگرل فرینڈ' کی اصطلاحات اسی طرح استعمال ہوتی ہیں، جیسے: ہمارے مشرقی معاشرے میں میاں اور بیوی کے الفاظ؛ لیکن اب معاملہ بیوی، شوہر، بوائے فرینڈ اور گرل فرینڈ سے بھی بہت آگے جاچکا ہے اور ایک شریف آدمی کو ان جنسی تعلقات کی نوعیت جان کر ہی گھن آتی ہے۔

وہاں مردوں کی آپس میں اور عورتوں کی آپس میں شادیاں عام بات بن چکی ہے؛ لیکن میاں اور بیوی اپنی رضا خوشی سے اس بات پر متفق ہوکر زندگی گزاریں کہ وہ صرف ایک دوسرے کے لئے نہیں ہوں گے؛ بلکہ اِدھر اُدھر منھ مارنے میں بھی آزاد رہیں گے، تو یہ بات ایک انسان کو انسانیت کے درجہ سے گرا کر گلیوں میں پھرنے والے ان آوارہ کتوں کی سطح پر لا کھڑا کرتی ہے، جو جنسی تعلق قائم کرتے وقت کسی قانونی واخلاقی ضابطہ کے پابند نہیں رہتے، پچھلے

دنوں ترکی میں درجنوں ایسے جوڑے پکڑے گئے ہیں، جو ''ادلی بدلی'' (Swap Parties) میں باقاعدگی سے شریک ہوتے تھے، یعنی میاں بیوی اپنی رضا وخوشی سے پارٹی میں شریک ہوکر، عارضی طور پر کسی دوسرے فرد کے ساتھ رشتہ ازدواج قائم کرلیتے تھے، ایسی پارٹیاں مغرب میں عام ہیں اوران معاشروں میں یہ کوئی معیوب چیز نہیں؛ لیکن مشرقی معاشروں میں اس کا تصور تک نہیں کیا جاسکتا، ان اوپن ریلیشن شپ کا مطلب بس کچھ اس طرح کا ہوتا ہے کہ ایسا ازدواجی تعلق جس میں ضروری نہیں کہ فریقین نے قانونی نکاح کررکھا ہو؛ بلکہ یہ تعلق بغیر نکاح والا بھی ہوسکتا ہے، جس میں وہ جب چاہیں الگ ہوکر اپنے لئے نیا پارٹنر تلاش کرلیں۔

آنکھ جو کچھ دیکھی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہوجائے گی

(مضمون نگار: ابومحمد مصعب، روزنامہ منصف حیدرآباد)

اگر شوہر کسی عورت کو اپنا معشوقہ بنالے، یا بیوی کسی کو عاشق بنالے تو بلا شک وشبہ خاندان تباہ اور برباد ہوجائیں گے، وہ شوہر اپنی معشوقہ کی چکر میں بیوی اور بچوں کے حقوق میں کوتاہی کرے گا اور بیوی اپنے عاشق کے چکر میں شوہر اور بچوں کی ذمہ داریوں سے بچے گی۔

اوپن ریلیشن شپ جو زنا ہی کہلاتا ہے، نہایت ہی برا موجب کفر عمل ہے، وہ شخص فاسق وفاجر زانی اور خائن کہلاتا ہے، زنا سے پیدا ہونے والا بچہ سماج پر ایک کلنک ہے، اللہ عزوجل نے قرآن میں فرمایا: زانیہ اور زانی کو سو سو کوڑے مارو، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شادی شدہ مرد اور عورت زنا کریں تو دونوں کو سنگسار کردو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑے گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنا، اللہ تعالیٰ اس غلیظ برائی سے اُمت مسلمہ کی حفاظت فرمائے، آمین۔

• • •

عورت راج — می ٹو کا فتنہ

می ٹو کا فتنہ باہر ممالک سے 2017ء کو یہ ہندوستان آیا ترانہ برگ نامی ایک خاتون نے اس کی ابتدا کی تھی، می ٹو کا مقصد ملازمت کے دوران یا اس کے علاوہ جنسی زیادتی کرنے والے افراد کے خلاف خواتین میں شعور بیدار کرنا تھا؛ چنانچہ می ٹو کے آنے کے بعد کئی خواتین نے اپنے اوپر ہونے والی جنسی زیادتی اور جنسی استحصال کے خلاف آواز اُٹھائی اور پانچ، دس، بیس سال پرانے کیس باہر آنے لگے۔

یہ الزامات کتنے صحیح ہیں اور کتنے غلط کسی کو پتہ نہیں اور کوئی اس پر ثبوت مانگنے کی جرأت بھی نہیں کرسکتا، عورت کا صرف اتنا کہہ دینا کافی سمجھا گیا ہے کہ فلاں شخص نے بیس سال پہلے میرے ساتھ جنسی زیادتی کی تھی، می ٹو کا مطلب یہ ہے کہ عورت جب چاہے مرد پر الزام لگائے اور مرد حضرات جیل جائیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت راج آرہا ہے، یہ بھی ممکن ہے کہ بعض دفعہ عورتیں پیسہ وصول کرنے یا ذاتی دشمنی نکالنے کے لئے می ٹو کے ذریعہ جھوٹے کیس دائر کر کے مردوں کو حیراں کیا جاسکتا ہے، می ٹو انتہائی خطرناک فتنہ ہے اس میں عورت کو مرد کے مدمقابل کھڑا کیا جارہا ہے کہ عورتیں مرد کے حصار سے آزاد ہونا چاہتی ہیں، مرد صبح سے شام تک محنت ومشقت کرتا ہے وہ پردیس جا کر دھکے کھاتا ہے، سڑکوں پر سوتا ہے، کما کر لاتا ہے کہ میری بیوی بچے خوش رہیں اور جب وہ گھر آتا ہے تو می ٹو کا ڈرامہ عورت کو تیار کرچکی ہوتی ہے کہ خاموشی توڑو اور مردوں کا مقابلہ کرو، می ٹو میں یہ بتایا جارہا ہے کہ اگر کوئی لڑکی بُرا کام کرتی ہے، وہ خود ذمہ دار ہوتی ہے، باپ بھائی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اسے روکے یا اس پر ہاتھ اُٹھائے، اگر مارے گا تو وہ جیل جائے گا، یہاں تک کہ قانوناً اجازت ہے کہ شادی شدہ عورت بھی زنا کرسکتی ہے کہ عورت مرد کی ملکیت نہیں ہے تو مرد اس پر پابندی نہیں لگا سکتا، عورت بدکاری

کرے جو مرضی ہے کرے اس کو حق حاصل ہے، اگر کسی کی بیوی غیر مرد کے ساتھ تعلقات قائم کرتی ہے تو مرد اسے کچھ نہیں کہہ سکتا، ایسے ڈرامے بتائے جارہے ہیں جس میں شوہر اپنی بیوی سے جسمانی تعلق قائم کرنے پر بیوی تھپڑ مارتی ہے، مرد کو محتاج بتادیا گیا کہ وہ اپنی جسمانی ضرورت تک اپنی مرضی سے پورا نہیں کرسکتا، اگر وہ زبردستی کرتا ہے تو جیل جائے گا اور یہ سکھایا جارہا ہے کہ میرا جسم میری مرضی، گھر کی عورتوں کو بغاوت پر آمادہ کیا جارہا ہے، لڑکیاں یا تو باغی بن رہی ہیں یا پھر ارتداد کا شکار ہورہی ہیں۔

6/ستمبر 2018ء کو سپریم کورٹ نے یہ بل پاس کیا کہ ہم جنس پرستی جائز ہے، یعنی مرد مرد کے ساتھ اور عورت عورت کے ساتھ شادی کرے گی اور یہ پوری دنیا کے اندر لیگل قرار دیا جانے والا ہے، دوسری طرف ڈراموں اور سیریل کے ذریعہ عورت کو عورت کی طرف اور مردوں کو مرد کی طرف لایا جارہا ہے اور ہم فتنوں میں گھرے ہوئے ہیں، فتنے ہمارے گھروں میں داخل ہورہے ہیں، قوم لوط بھی اسی لعنت میں گرفتار تھی کہ وہ عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پیچھے جاتے تھے۔

ہم جنس پرستی پر فلمیں پر موڈ کرنا شروع ہوچکا ہے اور ایسی فلمیں بنتی جارہی ہیں جس میں عورت عورت کے ساتھ اور مرد مرد کے ساتھ محبت کرتا دِکھائی دے گا اور یہ لوگ چاہتے بھی یہی ہیں کہ عورت اور مرد الگ ہوجائیں، نہ بچے پیدا ہوں اور نہ خاندانی نظام چلے۔

می ٹو کا دجالی فتنہ خاندانی نظام کو تباہ و برباد کردے گا، یہودیوں کا یہی ایجنڈا ہے کہ خاندانی نظام تباہ ہو، کھلے عام جنسی تعلقات کو عام کیا جارہا ہے کہ نوجوانوں کی نظر میں کوئی چیز مقدس نہ رہے، بالغوں کے لئے خاص طور پر فلمیں بنائی جارہی ہیں جن میں خواتین کے جسم پر جو لباس تھا اسے نوچ پھینکا گیا، مادر ذات ننگا کرکے زنا کاری کے مناظر پیش کئے جارہے ہیں، اس لعنت میں ایک بڑی تعداد نوجوانوں کی گرفتار ہے، جس کے گندے نتائج لکھنے سے بھی قلم شرمارہا ہے۔

● ● ●

ہم جنس پرستی کی لعنت

ہم جنس پرستی کا عمل عام ہوتا جا رہا ہے، کئی ممالک میں تو ہم جنس پرستی قانوناً جائز ہے کہ مرد مرد سے شادی اور عورت عورت سے شادی کرے اس میں کوئی حرج نہیں ہے، وطن عزیز ہندوستان ہمیشہ مذہبی اقدار کو ماننے والا بزرگوں، صوفیوں اور سَنتوں کی یہ سرزمین عزت وشرافت اور حیا اس ملک کا زیور ہے، ہم جنس پرستی کی اجازت افسوس ناک ہے، تمام مذاہب اس کی حرمت کے قائل ہیں، ہندو مذہب میں بھی کہیں نظر نہیں آتی۔

آج مغربی تہذیب اس قدر بے حیا ہو چکی ہے کہ ان کو برائی نظر نہیں آتی، مشہور محدث امام محمد بن سیرین فرماتے ہیں جانوروں میں بھی سوائے خنزیر اور گدھے کے کوئی جانور قوم لوط والا عمل نہیں کرتا۔ (تفسیر در منثور: ۳/ ۱۸۷)

شریعت مطہرہ و دیگر آسمانی کتابوں میں ہم جنسی کی جگہ ایک بہترین عمل مرد وعورت کو نکاح کی صورت میں دیا ہے، دین حنیف میں نکاح کا مقصد شہوت رانی اور جنسی خواہشات کے ذریعہ تسکین کرنا ہی نہیں؛ بلکہ بدکاری اور حرام کاری سے حفاظت بھی مقصود ہے۔

اسلام نے قضائے شہوت کے تمام غیر فطری راستوں کو بند کر دیا ہے، قرآن نے قوم لوط کے اعمال بد کا تذکرہ کیا ہے کہ قوم لوط کفر و شرک کے ساتھ ہم جنسی کے گندے اور خلاف فطرت عمل میں تھی، اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس قوم پر عذاب نازل ہوا، جو کہ آنکھوں کا اندھا ہو جانا، زلزلہ کا آنا، زمین میں دھنسنا اور پتھروں کی بارش کے ساتھ پانی میں ڈبونے کا عذاب بھی تھا، گویا یہ عمل تباہی و بربادی اور بدترین ذلت کا سبب ہے، اللہ تعالیٰ پوری اُمت کو اس سے محفوظ رکھے، آمین۔

● ● ●

بے حیائی کا عالمی دن — ویلنٹائن ڈے کا فتنہ

ویلنٹائن ڈے دوسرے مما لک کی طرح ہمارے ہندوستان میں بھی بڑے زور وشور سے منایا جارہا ہے، پہلے تو یہ بے حیائی کا کھیل ایک خاص طبقہ میں نظر آتا تھا، آہستہ آہستہ ہر طبقہ کے کچھ افراد یوم عاشقاں میں حصہ لینے لگے ہیں، مسلم ہو غیر مسلم سب اس کے شکنجہ میں ہیں، رقص وسرور میں محبت کا اظہار اخلاق سوز حیا سوز محفلیں، ایک طوفان بلا خیز کی طرح پھیل رہا ہے، ایسے محافل کے انعقاد کا واحد مقصد شعائر اسلام کی توہین ہے اور شعائر اسلام کی توہین عذابِ الٰہی کا موجب ہے، یوم عاشقاں کا مطلب رومی وعیسائی اور مشرک کی مشابہت اختیار کرنا ہے اور یوم عاشقاں کا ایک مقصد ایمان وکفر کی تمیز کئے بغیر تمام لوگوں کے درمیان محبت قائم کرنا ہے اور کفار سے دلی محبت ممنوع ہے؛ کیوں کہ کفار یہی چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلائی جائے، سورہ نور میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ اہل ایمان میں بے حیائی پھیلے، ان کے لئے دنیا وآخرت میں دردناک عذاب ہے'' (سورۂ نور: ۱۹) حیاء انسان کی فطری صفت ہے، مسلمان اگر اس صفت سے محروم ہوں تو وہ کامل ایمان کے تقاضوں پر عمل نہیں کر سکتے۔

۱۴ر فروری ویلنٹائن دے (یوم عاشقاں) کے دن اخلاق سوز، حیا سوز، ایمان سوز مناظر وجود میں آتے ہیں جو کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں، اس خبیث دن کو جس نے ایجاد کیا وہ خود اس وقت اپنے کئے پر نادم ہے، چند سال پہلے عیسائی پادریوں نے ویلنٹائن ڈے کی سخت مذمت کی اور اسے جنسی بے راہ روی کی تبلیغ قرار دیا۔

والدین اور قوم کے رہبروں کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ اس کو کالج اور یونیورسٹی میں

پڑھنے والی نئی نسل کی اخلاقی تربیت کریں، انھیں حیاباختہ تہواروں کے سلسلہ میں آگاہ کریں، مغربی تہذیب کی اتباع کرنے کے بجائے، اسلامی تہذیب کی اتباع کی دعوت دیں۔

یوم عاشقاں کی مناسبت سے ہونے والی تقاریب میں شمولیت گناہ ہے، یہ اخلاق سوز بھی اور ایمان سوز بھی ہے۔

سکھائے ہیں محبت کے نئے انداز مغرب نے
حیا سر پیٹتی ہے عصمتیں فریاد کرتے ہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

اور بے حیائی کے کاموں کے پاس بھی نہ پھٹکو چاہے وہ بے حیائی کھلی ہوئی ہو یا چھپی ہوئی۔ (الانعام:۱۵)

ویلنٹائن دے پوری دنیا میں تباہی مچا رکھی ہے، معاشرہ کو بے حیا بنانے اور نوجوانوں کو بے غیرت اور بے حیائی کو فروغ دینے میں اور بدکاری کو عام کرنے کی منصوبہ بند کوششیں ہورہی ہیں، ویلنٹائن ڈے نے پاکیزہ معاشرہ کو بڑی بے دردی کے ساتھ بدامن اور داغدار کیا ہے، اخلاقی قدروں کو تہس نہس کیا ہے، اس طرح کے بہت سے حربہ اسلام دشمن طاقتیں استعمال کررہی ہیں، مسلم نوجوانوں کو اس قسم کے واہیات سے بچنا ہوگا، اس طرح کی بے حیائی کو فروغ دینے والے دنوں کا بائیکاٹ کرنا ہوگا، یہ دنیا مکافات عمل سے خالی نہیں۔

آج کسی لڑکی کے دوست ہونے کے خواہش مند کل خود کسی لڑکی کے باپ بن جائیں گے، آج اپنی ماں کو دھوکہ دینے والی لڑکی کل خود ماں بن کر یہ دھوکا سہے گی، آج تم کسی خاندان کی عزت کا خیال نہیں رکھوگی تو کل تمہارے ساتھ بھی یہی ہوگا، آج کسی کی عزت تمہارے لئے ٹائم پاس ہے تو کل تمہاری بیٹی خودکسی کے لئے ٹائم پاس بن جائے گی۔

●●●

جنسی گڑیا اور گُڈّا عیاشی کا اڈہ

مصنوعی جسامت کے حامل جنسی گڑیا جیسے سلی کون سیکس ڈول بھی کہا جاتا ہے، یہ مغربی معاشرہ میں کافی مقبول عام ہوچکی ہے، برصغیر ایشیاء میں بھی اس کی مانگ بڑھتی جارہی ہے، نوجوان اس کے پیچھے پاگل ہیں، جنسی گڑیا میں وہ سب کچھ ہے جو ایک جوان عورت میں پائی جاتی ہیں، اسی طرح مردانہ گڈے بھی دستیب ہیں جن میں مرد کی ہر وہ چیز پائی جاتی ہے جو ایک جوان مرد کے اندر پائی جاتی ہیں، ان کے جسم کی چمڑی ہو بہو انسانی جسم جیسی بنائی گئی ہے، اس کے علاوہ مصنوعی اعضائے تناسل بھی بڑے بڑے شاپنگ مال میں کھلے عام فروخت ہورہی ہیں، آج تک کسی نے اس موضوع پر بات نہیں، شرم کے مارے خاموش رہے۔

آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ فحش فلمیں برصغیر ایشیاء میں زیادہ دیکھی جاتی ہیں، ان میں مسلمان سب سے آگے ہیں، نوجوانوں کو نہایت ہی آسانی کے ساتھ تباہ و برباد کیا جارہا ہے، اس کے استعمال سے نوجوان نسل نامردی اور زنانہ امراض کے شکار ہورہے ہیں، مغربی مما لک میں تو ان فحش گڑیا کے ذریعہ جنسی تسکین حاصل کرنا ایک عام سی بات ہے، وہاں کے نابالغ بچے بھی اس کے استعمال سے واقف ہوتے ہیں، ہم جنس پرستی اور جنسی بے راہ روی سے یورپ اور امریکہ میں ایڈس جیسی خطرناک بیماریاں لاحق ہورہی ہیں، ایڈس وہ بیماری ہے جس میں انسان آہستہ آہستہ سکڑتا جاتا ہے، آخر کار مر جاتا ہے یا پھر نامردی اور زنانہ بیماریوں میں مبتلا ہوجاتا ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کی اس سے حفاظت کرائے۔

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر جو کرنا ہے آخر موت ہے

● ● ●

فتنوں سے بچنے کیلئے نبوی تعلیمات کا خلاصہ

صبر کرنا، گناہوں سے توبہ کرنا، اپنی اصلاح کی فکر کرنا، فتنوں سے یکجا ہو کر عبادت میں لگنا کہ اس زمانے میں عبادت کا ثواب زیادہ ہے، اہل حق اور اہل باطل کی پہچان مشکل ہو تو تمام فرقوں سے علاحدگی اختیار کرنا، فتنوں سے بچنے کی پوری کوشش کرنا، مثلاً بلا ضرورت گھر سے باہر قدم نہ نکالنا۔ (ابوداؤد، کتاب الفتن: ۲/ ۲۲۸)

یہ فتنوں کا دور ہے دشمن ہر طرف سے اور ہر طرح کا وار کرتے نہیں کتراتا، ہم کو اپنی حفاظت خود کرنی ہے، اپنی عزت کا خیال خود رکھنا ہے، اعمالِ صالحہ کا اختیار کرنا نماز، روزہ، صدقہ، امر بالمعروف نہی عن المنکر، یہ سب فتنوں کے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں گے، برائیوں اور بے حیائی سے بچنے کے لئے قرآن نے جو تحفہ دیا ہے: ''اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ'' (بے شک نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے)، اس پر عمل کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے قریب قتل وقتال کا زمانہ ہوگا، میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ کو زیادہ سے زیادہ یاد کرو، ذکر کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی کے دشمن اس کا پیچھا کر رہے ہوں، یہاں تک کہ اس آدمی نے بھاگ کر ایک مضبوط قلعہ میں پناہ لی ہو اور دشمن کے زد سے بچ گیا ہو، اس طرح بندہ ہر شیطان سے نجات حاصل کر سکتا ہے مگر ذکر کے سہارے۔ (ترمذی)

ایک حدیث میں ہے کہ قیامت سے پہلے فتنہ تاریک رات کی طرح ہوں گے کہ آدمی صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہوگا اور صبح کو کافر ہوگا، بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور چلتا ہوا دوڑتے ہوئے سے بہتر ہوگا، پس اس وقت تم اپنی سختی سخت کرو اور اپنی کمانوں کی تانیں کاٹ ڈالو اور اپنی تلواروں کو پتھر پر دے مارو، پس تم میں سے جس نے یہ کام کیا وہ بنی آدم میں بہترین شخص ہوگا۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ)

5Th جنریشن وار ــــ نظریاتی جنگ

آج پوری دنیا میں یہ کوشش چل رہی ہے کہ مسلمانوں کو اسلام سے اور اسلامی تعلیمات سے کیسے برگشتہ کیا جائے ان کو اسلامی اقدار وروایات سے کیسے دُور کردیا جائے اس کو نظریاتی جنگ بھی کہا جاسکتا ہے کہ جو قوم دوسری قوم کی اقدار وروایات کو قبول کرتی ہے تو سمجھئے ایسی قوم شکست خوردہ ہے اور جو قوم اپنے نظریات اور اقدار کو دوسروں پر مسلط کرنے میں کامیاب ہوجاتی ہے تو وہ قوم فاتح قوم کہلاتی ہے۔

اور اس کے لئے جو ہتھیار استعمال کیا جارہا ہے وہ جدید ٹکنالوجی کا ہتھیار ہے، ٹکنالوجی بذات خود نہ اچھی ہے اور نہ بُری، ٹکنالوجی کے استعمال کرنے میں ہمیں اسلام سے مدد لینی ہوگی، ہمیں شریعت بتائے گی کہ ٹکنالوجی کا استعمال یہاں تک جائز ہے اور یہاں ناجائز، ہمیں ٹکنالوجی کا استعمال کرنا ہے، مگر شریعت کے دائرہ میں رہ کر۔

اگر ہم دل سے تسلیم کرتے ہیں کہ اسلام قیامت تک انسانوں کی رہنمائی کرنے کے لئے کافی ہے، اس کے باوجود ہم اس کے استعمال میں آزاد ہوگئے تو یہ ہوگا کہ ہم ذہنی طور پر دوسری قوم کے اقدار وروایات کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوگئے، اور یہی ہورہا ہے کہ ٹکنالوجی کے ذریعہ جو طریقے بتائے جارہے ہیں، ہم آنکھیں بند کرکے اس کو قبول کررہے ہیں، یاد رکھئے کہ مسلمان کا دشمن مسلمانوں کو کبھی بھی ترقی کی طرف نہیں لے جائے گا۔

موبائل میں ایسے بہت سارے اپلی کیشن آگئی ہے جو سراسر بے حیائی پر مشتمل ہیں، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

بے شک جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ بے حیائی پھیلے،
ایمان والے معاشرہ میں ایسے لوگوں کے لئے دنیا میں اور آخرت
میں دردناک عذاب ہے۔ (سورۂ نور: ۱۹)

آج ٹک ٹاک کے نام سے جو اپلی کیشن آئی ہے اس میں ہمارے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بیہودہ ویڈیو بنا بنا کر ڈال رہے ہیں اور اس کو شیئر کر رہے ہیں اور یہی ہے: ”5Th جنریشن کا وار“ یہ وہ جنگ ہے جس میں ہتھیار کی ضرورت نہیں ہوتی، وہ نوجوان کے ذہن کو ایسا تبدیل کر دیتے ہیں کہ اس کو وہاں سے پلٹنا مشکل ہو جاتا ہے اور اسی کا نام شکست ہے، اگر ہم نے نوجوانوں کو موبائل کا صحیح استعمال نہیں سکھایا تو آنے والی نسلیں ایسے گمراہ ہوں گی کہ وہاں سے واپس آنا مشکل ہوگا۔

فلموں میں بظاہر پیار و محبت کے مناظر، مار دھاڑ، قتل و غارت گری کی عکس بندی دِکھائی جاتی ہے، ایسی فلمیں بچوں کے اندر جرم کا رجحان پیدا کرتی ہیں، فلمیں دیکھ کر لوگ زنا بالجبر کے مرتکب ہو رہے ہیں یا پھر گھروں سے بھاگ رہے ہیں، فلموں سے متاثر ہو کر خودکشی اور ارتداد کے واقعات پیش آرہے ہیں اور سوشل میڈیا کے ذریعہ گھر گھر پہنچ رہی ہیں، نوجوانوں کا وہاں سے پلٹنا مشکل ہے، اسی کا نام شکست ہے۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دلوں پر فتنے ایسے پیش کئے جائیں گے، جیسے چٹائی کا ایک ایک تنکا ہوگا؟ جس نے اس تنکے کو قبول کر لیا تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے اور پھر سارا دل سیاہ ہوگا اور ایک دل وہ ہوگا جس پر فتنوں کا کوئی اثر نہیں ہوگا، جب تک قیامت قائم نہ ہوگی، اس دل کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور سیاہ دل والا اُلٹے کوزے کی طرح ہوگا کہ اس کو فتنوں سے کوئی نہیں بچا سکتا، یہاں تک کہ اس کو برائیاں اچھی لگنے لگیں گی۔ (مسلم)

● ● ●

اپنے متعلقین کو جہنم کی آگ سے بچانے کی فکر کریں

صحیح حدیث میں ہے کہ تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور ہر شخص سے اس کی ذمہ داری میں دی ہوئی چیز کے بارے میں باز پرس ہوگی اور امیر المومنین ذمہ دار ہے، اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، آدمی اپنے اہل وعیال کا ذمہ دار ہے اور اسے ان کے بارے میں جواب دہی کرنی ہوگی، عورت اپنے شوہر کے گھر کی ذمہ دار ہے اور اس سے اس کے بارے میں پوچھ ہوگی، نوکر اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس سلسلہ میں سوال ہوگا، غرض کہ تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور اسے اپنی ذمہ داری کی جواب دہی کرنی ہے۔(مسلم:۳۴۹۶)

حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی فرماتے ہیں یہ سمجھ لو اگر اپنے گھر والوں کو آگ سے بچانے کی فکر نہ ہو تو خود انسان کی اپنی ذات خطرہ میں ہے، اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس کی پابندی کریں، (سورہ بقرہ:۸۷) اس آیت میں اس طرف اشارہ فرمایا کہ تمہارے اپنے گھر والوں کو یا اولاد کو حکم دینا، اس وقت موثر ثابت ہوگا، جب تم خود اس کی پابندی نہ کروگے، زبان سے تو کہہ دیا، نماز پڑھو لیکن خود کے اندر نمازوں کا اہتمام نہیں تو اس صورت میں ان کو نماز کے لئے کہنا بے کار جائے گا، پہلے خود بھی پابندی کریں اور ان کے لئے ایک مثال بنیں، آج یہ منظر یہ بہ کثرت دیکھنے میں آتا ہے کہ آدمی اپنے ذات میں بڑا دین دار ہے؛ لیکن ان کے بیوی بچے ان کو دیکھو زمین وآسمان کا فرق ہے، یہ کہیں جارہا ہیں وہ کہیں جارہے ہیں، بیوی بچے گناہوں کے سیلاب میں بہہ رہے ہیں اور یہ صف اول میں حاضر ہوکر نماز ادا کررہے ہیں۔

آج ایمان اور اسلام سے برگشتہ کرنے والی چیزوں کی کثرت ہوگئی ہے، پوری دنیا اس پر محنت کررہی ہے کہ مسلمان قوم اسلام سے نکل جائیں اور جتنے ذرائع ابلاغ ہیں پوری قوت کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف استعمال کئے جارہے ہیں۔

ایسے حالات میں ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے ساتھ اپنی آل اولاد کی فکر کریں، اکثر مسلمان پابندی سے نماز ادا نہیں کرتے ہیں، ماں بہن بے پردہ آ رہی ہیں، غیرت کا جنازہ نکل گیا ہے، اللہ اور اس کے احکامات کو مسلمان بے باکی سے روندتے چلے جا رہے ہیں، بے حیائی کا دور دورہ ہو گیا ہے، سود رشوت خوری عام ہوتی جا رہی ہے، مسلمان بے باکی کے ساتھ داڑھی منڈوا رہے ہیں، ٹی وی پر بے حیائی کے مناظر ماں بہن کے ساتھ بیٹھ کر دیکھ رہے ہیں، غیر مسلموں کے انداز اور غیر مسلموں کے لباس پہن رہے ہیں۔

مسلمان کی بیٹی اور جنس کی پینٹ، بھائی کے سامنے بہن بوائے فرینڈ کے ساتھ گھومنے جا رہی ہے، سورہ تحریم آیت نمبر:٦ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ''یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا'' (التحریم:٦) ''اے ایمان والو اپنی جانوں اور گھر والوں کی جانوں کو اس آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں''۔

معاشرہ کے نوجوان کے ہاتھوں میں قرآن کے بجائے کرکٹ تھما دیا گیا ہے وہ اپنا وقت فحاشی اور بے حیائی میں گذار رہے ہیں، مخرب اخلاق ویب سائٹ کے عادی ہو چکے ہیں، عبادات کے بجائے لہو لعب ان کا پیشہ بن گیا ہے، فیشن کے لئے ترک سنت، نوجوان اپنے لباس و پوشاک میں غیروں کا طریقہ اپنائے ہوئے ہیں اور یہ سب عذاب الٰہی کو دعوت دینے والی چیزیں ہیں، غفلت بھری زندگی سے نکل کر شعور پیدا کریں، سچی اور پکی توبہ کریں اللہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔

اپنی ہی کرنی کا پھل ہے نیکیاں و رسوائیاں
آپ کے پیچھے چلیں گی آپ کی پرچھائیاں

• • •

گھریلو ماحول کا جائزہ لیتے رہیں

ڈاکٹر عبدالکریم بکار صاحب شامی شہری ہیں اور دنیا بھر میں اپنے منفرد مقالات کی بنیاد پر جانے پہچانے جاتے ہیں، چالیس کتابوں کے مؤلف ہیں، آپ کہتے ہیں کہ اس وقت ہر شخص کو اپنے گھریلو نظام کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنے بچوں کے ساتھ کیسا سلوک کررہے ہیں، ان کو کیسا ماحول فراہم کررہے ہیں، گھر کا ماحول صحیح نہ ہوگا تو اولاد بگڑے گی، عمدہ تعلیم اچھا ماحول فراہم کرنا دینی واخلاقی تربیت بچوں کا حق ہے۔

بچوں کے لئے گھروں میں کچھ ایسے قانون بنائیں جس پر عمل کر کے ان کے کردار میں پختگی آئے، پہلے گھر کا ہر فرد نماز باجماعت ادا کرے، بچوں کو قرآن کی تعلیم دیں، نماز وقت پر ادا کرنے کی عادت ڈالیں۔

عقائد اسلامیہ ضروری مسائل واذکار نماز سکھلائیں، گھر میں ہوں یا باہر سچ بولنے کی تاکید کریں، مہربانی اور جزاک اللہ کے کلمات گھر کے ہر شخص کو ادا کرنا ہوگا، گھر میں مار پیٹ گالی گلوج نہیں ہوگی، بچے اپنے خیالات کو ادب کے دائرے میں ہی بتلائیں گے، گھر کے بزرگ یا والدین کسی بات کا مشورہ یا حکم دیں تو اسے ماننا ضروری ہوگا، گھر میں داخل ہوتے ہوئے ہر شخص کو سلام کرنا ہوگا، رات کو دس بجے کے بعد کوئی بھی جاگے گا نہیں، فجر سے سب کی حاضری (شمولیت) ضروری ہوگی، اپنا کام خود کرے گا، دوسروں پر حکم نہیں جھاڑے گا؛ البتہ گھر کے سربراہان اپنا کام کسی کو کہہ سکتے ہیں۔

خاندان کی ضرورت کسی دوسری ضرورت پر مقدم ہوگی مہمان کے آنے کے بعد انھیں خوش آمدید کہا جائے گا، ان کے دلوں میں ایمان راسخ کرنے والے تمام طریقہ اختیار کئے جائیں، ایمان کی اہمیت اور عظمت ان کے دلوں میں اس طرح بٹھادی جائے کہ وہ شرک اور کفر وارتداد جیسی چیزوں سے دل سے نفرت کریں۔

اسلام کی بنیادی تعلیم کا اہتمام کیا جائے، اسلامی عفت مآب خواتین مثلاً سیدہ حضرت خدیجہؓ، سیدہ حضرت فاطمہؓ، سیدہ حضرت عائشہؓ، سیدہ حضرت زینبؓ اور اُمت کی مشہور خواتین کی سیرت لازمی پڑھائی جائیں، ان کی عظمت اور پاکدامنی کو بطور مثال بیان کیا جاتا رہے؛ تاکہ ذہن ان کی پیروی کی طرف مائل ہو، لڑکیوں کو پردہ کا پابند بنایا جائے اور عفت وعصمت کی اہمیت وحفاظت اور احکام کی پیروی کی تلقین کی جائے۔

گھروں میں ٹی وی دیکھنے پر سخت نگاہ رکھی جائے اور عشق ومحبت کے سیریل دیکھنے پر پابندی عائد کی جائے، اس کے بجائے اگر دیکھنا ہو تو اسلامی چینلز دیکھیں، اگر نظر کو غلط چیز دیکھنے سے نہ بچایا گیا تو دل بھی گندہ ہو جاتا ہے اور آدمی بے حیا بن جاتا ہے، کامیاب کردار کے لئے تربیت کے ساتھ بہتر ماحول بے حد ضروری ہے۔

مخلوط نظام تعلیم سے حتی المقدور بچیوں کو دُور رکھا جائے، جو لڑکیاں اسکول اور کالج جاتی ہیں ان کی دینی خطوط پر ذہن سازی کی جائے، ان کے عادات واخلاق پر نظر رکھی جائے، ٹیوشن کے نام پر اجنبی لڑکوں سے بات چیت کا موقع نہ دیا جائے۔

اسمارٹ فون کے استعمال پر مکمل پابندی عائد کی جائے، سب سے اہم بات یہ ہے کہ بچوں کو داعی بنائیں، اگر داعی نہیں بنایا تو وہ مدعویین بن جائیں۔

● ● ●

والدین کی خدمت میں کچھ گزارشات

وہ لوگ جو اپنے گھرانوں کے بچوں کے کردار کی بہترین تربیت چاہتے ہیں، ان کی خدمت میں کچھ گزارشات ہیں، جن سے انشاءاللہ بچوں میں پاکیزگی پیدا ہوگی :

(۱) آج کل بچوں کو الگ کمرہ، کمپیوٹر اور موبائل جیسی سہولیات دے کر سرپرست ان سے غافل ہوجاتے ہیں، یہ قطعاً غلط ہے، بچوں پر غیر محسوس طریقہ سے نظر رکھیں اور خاص طور پر انھیں اپنے کمرے کا دروازہ بند کر کے بیٹھنے نہ دیں؛ کیوں کہ تنہائی شیطانی خیالات کو جنم دیتی ہے اور وہ غلط سرگرمیوں کا شکار ہوجاتے ہیں۔

(۲) بچوں کے دوستوں اور بچیوں کے سہیلیوں پہ خاص نظر رکھیں؛ تاکہ آپ کے علم میں ہو کہ آپ کا بچہ یا بچی کا میل جول کس قسم کے لوگوں سے ہے۔

(۳) بچوں اور بچیوں کے دوستوں اور سہیلیوں کو بھی ان کے ساتھ کمرہ بند کر کے نہ بیٹھنے دیں، اگر آپ کا بچہ اپنے کمرے میں بیٹھنے پر اصرار کرے تو کسی نہ کسی بہانے سے گاہے بگاہے چیک کرتے رہیں۔

(۴) بچوں کو فارغ نہ رکھیں خالی دماغ شیطان کا کارخانہ ہوتا ہے، تھوڑی تھوڑی جوانی، تھوڑا تھوڑا بچپن وہ عمر کے اس دور میں اچھی یا بُری ہر قسم کے چیزوں کا فوراً اثر قبول کرتے ہیں، ٹی وی وقت گذاری کا مشغلہ نہیں؛ بلکہ سفلی خیالات جنم دینے کی مشین ہے اور ویڈیو گیم بچوں کو بے حس اور متشدد بناتی ہیں۔

(۵) یاد رکھیں والدین بننا فل ٹائم جواب ہے، اولاد کی ناقص تربیت کر کے ان کو جہنم کا ایندھن بننے کے لئے بے لگام چھوڑ دینا بھی ان کے قتل کے برابر ہے۔

(۶) بچوں کو نماز کی تاکید کریں اور ہر وقت پاکیزہ اور صاف ستھرا رہنے کی عادت ڈالیں؛ کیوں کہ جسم اور لباس کی پاکیزگی کا ذہن اور روح پر بھی مثبت اثرات مرتب کرتی ہے۔

(۷) واش روم میں معمول سے زیادہ دیر لگائیں تو کھٹک جائیں اور انھیں نرمی سے سمجھائیں، لڑکوں کو والد اور لڑکیوں کو والدہ سمجھائیں۔

(۸) بچوں کو بچپن ہی سے اپنے مخصوص اعضاء کو چھیڑنے نہ دیں، آگے چل کر بلوغت کے نزدیک یا بعد میں بچوں میں اخلاقی گراوٹ اور زنا کا باعث بن سکتی ہے۔

(۹) بچوں کا پانچ یا چھ سال کی عمر سے بستر اور ممکن ہو تو کمرہ بھی الگ کر دیں؛ تاکہ ان کی معصومیت تادیر قائم رہ سکے، بچوں کے کمرے اور چیزوں کو غیر محسوس طریقے پر چیک کرتے رہیں، آپ کے علم میں ہونا چاہئے کہ آپ کے بچوں کی الماری کس قسم کی چیزوں سے بھری ہوئی ہے، آج کے دور میں پرائیویسی کے نام کا عفریت میڈیا کے مدد سے ہم پر مسلط کر دیا گیا ہے، اس سے خود کو اور اپنے بچوں کو بچائیں؛ کیوں کہ نوعمر بچوں کی نگرانی بھی والدین کی ذمہ داری ہے۔

یاد رکھیں آپ بچوں کے ماں باپ ہیں، آج کے دور میں میڈیا والدین کا مقام بچوں کی نظروں میں کم کرنے کی سرتوڑ کوشش کر رہا ہے، اپنے بچوں کو مشفقانہ عمل سے خیر خواہی کا احساس دلانا چاہئے اور بلوغیت کے عرصہ میں ان میں رونما ہونے والی جسمانی تبدیلیوں کے متعلق رہنمائی کرتے رہنا چاہئے؛ تاکہ وہ گھر کے باہر سے حاصل ہونے والی غلط قسم کی معلومات پر عمل کر کے اپنی زندگی خراب نہ کریں۔

(۱۰) والدین بچوں کے سامنے ایک دوسرے سے جسمانی بے تکلفی سے پرہیز کریں اور والدین بچوں کو ان کی غلطیوں پر سرزنش کرتے ہوئے بھی باحیا اور مہذب الفاظ استعمال کریں، ورنہ بچوں میں وقت سے پہلے بے باکی آجاتی ہے۔

(۱۱) لڑکوں کو ان کے والد اور لڑکیوں کو والدہ سورۂ یوسف اور سورۂ نور کی تفسیر سمجھائیں کہ کس طرح حضرت یوسف علیہ السلام نے بے حد خوبصورت اور نوجوان ہوتے

ہوئے ایک بے مثال حسن کی مالک عورت کی ترغیب پر بھٹکے نہیں ، بدلے میں اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں میں شمار ہوئے ،اس طرح بچے یا بچیاں اپنی پاک دامنی کو معمولی چیز نہیں سمجھیں گے اور اپنی عفت اور پاکدامنی کی خوب حفاظت کریں گے، کہ شریعت اسلامیہ نے ہمیں پاک دامنی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے،جن کے ذریعہ پاک دامن معاشرہ وجود میں آئے۔

بچوں کو ابتدا ہی سے اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانا اسلامی عقائد کی طرف توجہ دلانا ، اسلام پر عمل کرنے سے دنیا وآخرت کی کامیابی کو ذہن میں بٹھانا ساتھ ساتھ شرک اور بت پرستی کی قباحت اس کے نقصانات کو واضح کرنے کی ضرورت ہے ،موبائل فون آج بنیادی ضرورت میں داخل ہے ؛لیکن اس کے بیجا استعمال سے بہت سے مفاسد پیدا ہوتے ہیں،سخت نگرانی کی ضرورت ہے۔

اگر ہم اپنے بچوں کھونا نہیں چاہتے ہیں اور اپنے بچوں کو دُور کرنا نہیں چاہتے ،اس کی دنیا وآخرت برباد ہونا نہیں دیکھ سکتے تو پھر سرپرستوں کو اس قسم کے اقدامات کرنے ضروری ہوں گے، اللہ تعالیٰ اُمت مسلمہ کے تمام بچوں کی عصمت کی حفاظت فرمائے اور ان کو شیطان اور اس کے حیلوں سے اپنی حفظ وامان میں رکھے، آمین۔

● ● ●

علماء کی خدمت میں
نہایت ہی ادب و احترام کے ساتھ

جہاں رہے گا روشنی وہیں لٹائے گا
کسی چراغ کا اپنا مکاں نہیں ہوتا

علماء کرام کو ایک عام آدمی کے مقابلہ میں ایک خصوصی حیثیت حاصل ہے، علماء انبیاء کے وارث ہیں، سلسلہ نبوت کے تکمیل کے بعد ساری ذمہ داریاں علماء کرام کے کندھوں پر ہے، ہر دور میں علماء کرام فتنوں کا مقابلہ کرتے آرہے ہیں، موجودہ اس پرفتن دور میں لڑکیوں کے ارتداد کا مسئلہ ایک چیلنج کی شکل میں ہمارے سامنے ہے، ہماری ایک بچی دین اسلام چھوڑ کر وحشیوں کے ہتھے چڑھتی ہے تو یہ بات جنگل کی آگ کی طرح پھیلائی جاتی ہے؛ تاکہ مسلمان ننگ و عار کے جذبوں میں جھلستے رہیں۔

یہ ایسا فتنہ ہے کہ اس کو ممبر و محراب سے بیان کیا جائے؛ کیوں کہ دین کے اولین مراکز مساجد ہیں، دوسرے نمبر پر دینی مدارس ہیں، اصلاح معاشرہ کے عنوان پر منعقد ہونے والے جلسوں اور مجلسوں میں اس موضوع پر گفتگو کریں نوجوانوں کو اپنی تربیت کے سلسلہ میں فکر مندی دلائیں، اخبارات میں مضامین لکھیں، خاندانوں کے سرپرست حضرات کی میٹنگ منعقد کریں، اسکولوں اور کالجوں میں اس موضوع پر خطاب کریں، مساجد کے بلیک بورڈ پر اس سلسلہ میں مختصر مضمون لکھیں، سچ تو یہ ہے کہ تمام خرابیاں بیک وقت دور نہیں ہوتیں؛ لیکن اگر اس کی فکر نہ کی جائے تو مزید اضافہ ہوگا؛ اس لئے ضروری ہے کہ مسلمان قوم کے دینی تعلیم کے لئے مکاتب و مدارس زیادہ سے زیادہ قائم کریں۔

●●●

مساجد اور مدارس — دین پہنچانے کے اہم پلیٹ فارم

ہمارے پاس دین پہنچانے کے لئے دو پلیٹ فارم بہت اہم ہیں، ایک مدارس کا پلیٹ فارم دوسرا مساجد کا پلیٹ فارم، جمعہ کے دن امیر غریب فاسق فاجر سب ہی نماز کے لئے آتے ہیں اور ان کو جمعہ کی جماعت ہونے تک بیٹھنا ہی بیٹھنا ہے، اس پلیٹ فارم سے علماء اگر چاہیں تو تبدیلی لا سکتے ہیں، اس وقت اُمت میں ارتداد کے جو واقعات چل رہے ہیں اس فتنے کو روکنا اور اس کی اصل وجہ دریافت کرنا ضروری ہے، وہ کیا چیز ہے جس کے ذریعہ مذہب اسلام کو چھوڑ کر جا رہے ہیں، اس وقت علماء دین کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس کا سد باب کے لئے کوشش کریں، مرد حضرات کے ساتھ ساتھ خواتین میں بھی اصلاح معاشرہ کے عنوان سے دین کی بات چلائی جائے۔

خواتین اکثر گھر کا کام کرتے ہوئے ڈراموں، سیریلوں کو بڑے توجہ سے دیکھتی ہیں، جس میں فحاشی، بُرائی، دیور بھابی کے ناجائز تعلقات، کرائم پٹرول، سنسنی جرائم کی دنیا جیسے سیریل کی وجہ جرائم کے واقعات دیکھ دیکھ کر وہ بھی جرائم کی دنیا میں قدم رکھ رہی ہیں؛ چنانچہ جیل خانے میں جو لوگ سزا کاٹ رہے ہیں ان میں ٨٠ فیصد لوگ ایسے ملیں گے جنھوں نے ٹی وی کے ذریعہ جرائم کرنا سیکھ لیا ہے، اس لئے خواتین تک دین پہنچانا ضروری ہے، ایک عالم کی اصل وراثت صرف علم حاصل کرنا نہیں؛ بلکہ سینے میں وہ درد اور تڑپ ہونا ضروری ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سینے میں درد اور تڑپ تھی، اصل درد اور تڑپ ہی ہمیں وراثت میں ملی ہے اور کسی کی ملامت کی پرواہ کئے بغیر یہ کام کرنا ہے۔

نقش ہیں سب ناتمام خونِ جگر کے بغیر
نغمہ ہے سوائے خام خونِ جگر کے بغیر

یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی

28؍نومبر 2018ء اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کے سہ روزہ بین الاقوامی سیمینار کے اختتام پر حضرت مولانا خالدسیف اللہ رحمانی صاحب (سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ) نے فرمایا کہ مدرسہ قائم کرنا مستحب ؛ لیکن مکاتب قائم کرنا فرض ہے ، اگر اپنے آپ کو اسلامی تعلیمات کے مطابق نہیں ڈھالیں گے اور گھر کا ماحول اسلامی نہیں ہوگا تو دنیا کا کوئی قانون آپ کی شرعی قوانین کی حفاظت نہیں کرسکتا، آپ نے فرمایا کہ اُمت مسلمہ بڑی نازک دور سے گذر رہی ہے، تعلیم ، یوگا، ورزش کے نام پر شرک اور کفر کی دعوت دی جارہی ہے، ذرائع ابلاغ کے ذریعہ اسلامی تہذیب اور ثقافت اور عقائد کو نشانہ بنانے کی کوشش کی جارہی ہے، معصوم نونہالوں کے ذہن و دماغ میں کفروشرک بسانے کی کوشش کی جارہی ہے، اس لئے ضرورت ہے کہ ہر آبادی پر محلہ میں مکاتب کا نظام قائم کیا جائے ، آپ نے فرمایا ، مدارس قائم کرنا مستحب ہے اور مکاتب قائم کرنا فرض ہے، جس طرح نماز ، روزے کے چھوڑنے پر ہمیں اللہ کے ہاں جواب دینے پڑے گا اسی طرح مکاتب کے چشم پوشی کے لئے بھی ہم عند اللہ مجرم ٹھہرائے جائیں گے۔

ملت کے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی بے راہ روی، بے دینی کی بگاڑ کی اصلاح کرنے کے لئے اپنے اپنے دائرے میں اسلامی کلاسس دینیات کا آغاز کریں، ہر محلہ میں اسلامک لکچر کے لئے اہل علم کو مدعو کرتے رہیں، انشاءاللہ اس کے اچھے اثرات نمایاں ہوگے، ان میں دینی شعور پیدا ہوگا، ہمارا کوئی محلہ جز وقتی مکاتب سے خالی نہ ہو اور مکاتب میں صرف ناظرہ قرآن پر اکتفانہ کیا جائے ؛ بلکہ ہفتہ میں دو باتیں ان ایمانیات اور فقہ اسلامی و سیرت نبوی کے اسباق کا بھی نظم کیا جائے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جاں گسل حالات کے باوجود آج اس ملک میں اس شان و بان کے ساتھ اسلام کا باقی رہنا، دینی مدارس ہی کی دین ہے اور آج ملک کے گوشہ گوشہ میں مخلص اور دین دار مسلمانوں کے تعاون سے ایسی درسگاہیں چل رہی ہیں۔

مسلمانوں کی حفاظت کا واحد ذریعہ

آج میں سیاسی حیثیت سے نہیں؛ بلکہ اس روشنی میں جو اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان کو عطا فرمائی ہے اس روشنی میں یہ کہہ رہا ہوں، اس ملک میں تمہارا رہنا مشکل ہو جائے گا، اگر تم نے دین کے لئے خلوص سے کام نہ کیا اور جب وہ حالت پیدا ہوگی تو اس وقت نہ تمہاری دُکانیں محفوظ رہیں گی اور نہ تمہارے کارخانے محفوظ رہیں گے۔

یاد رکھو! حفاظت کا سامان اوپر سے ہوتا ہے، کسی ملک میں مسلمانوں کی حفاظت کا ذریعہ صرف یہ کہ وہ دین کے لئے جد جہد کریں اور دین کو اتنا طاقتور بنائیں کہ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی حفاظت اپنی طرف سے فرمائے، پھر ان کا کوئی بگاڑ نہیں سکتا۔

جب علماء انبیاء کے وارث ہیں تو ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی سیرت کا آئینہ سامنے رکھ کر کام کرنا ضروری ہے؛ تاکہ ان سے وہ کام انجام پائے جن کو علماء ربانی انجام دیتے آئے ہیں، چراغ سے چراغ جلتا آیا ہے، کام بلاشبہ کٹھن اور مشکل ہے؛ لیکن اس کا انعام اور اس کی سرفرازیاں بھی بڑھ چڑھ کر ہیں۔

(اقتباس از: مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)

• • •

مومن فقط احکامِ الٰہی کا ہے پابند

زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جس میں مسلمان اللہ تعالیٰ کے احکام سے آزاد ہوں، مسلمان اللہ کا غلام ہے اور غلام وہ ہوتا ہے جو آقا کے سب احکام کی پابندی کرے، صرف اسی کی عبادت کرے اور صرف اسی کا حکم مانے۔

قرآن مجید میں صاف صاف یہ بات ارشاد فرمائی گئی ہے کہ جو لوگ سرکشی کریں گے اور دنیوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیں گے، ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے:

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ، فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۔ (النازعات:۴۰-۴۱)

اور جو انسان قیامت کے دن اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے گا اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔

زندگی گزارنے کے یہی دو طریقے ہیں، ایک نفس پرستی کا اس کا انجام جہنم ہے اور دوسرا خدا پرستی کا اس کا انجام جنت ہے۔

اگر ملک ہاتھوں سے جاتا ہے تو جائے
تو احکام حق سے نہ کر بے وفائی

اگر انسان اللہ تعالیٰ کا بندہ ہے تو اس کی بندگی اور اس کے احکام کی پابندیوں کے ساتھ جینا ہوگا، خواہش نفس کے پیچھے چلنے اور آزاد ہوکر زندگی گزارنے سے بچنا ہوگا، جب شرعی حدود اور پابندیاں ختم کردی جائیں گی تو اس کے بہت ہی سنگین نتائج سامنے آئیں گے، پابندیاں اس لئے لگائی گئیں کہ انسان اپنے آپ کو بے حیائی کے راستہ پر نہ ڈالے۔

بخاری شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے حیا کو ایمان کا خصوصہ حصہ قرار دیا ہے، یعنی مومن باحیا ہوگا، حیا اور شرم کے ذریعہ انسان ایمان کے اونچے درجہ تک پہنچتا ہے، جب کہ بے حیائی انسان کو اللہ کے نگاہ سے گرا دیتی ہے، بے حیائی انسان کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کاموں پر جرأت مند بنا دیتی ہے؛ اس لئے فرمایا گیا کہ حیا اور پاک دامنی ہاتھ سے نہ جانے دو؛ کیوں کہ بے حیائی اور ایمان دونوں ایک ساتھ جمع نہیں ہوسکے۔

آج معاشرہ میں بے حیائی کے عام ہونے سے اس کے سنگین نتائج بھی سامنے آرہے ہیں، مخلوط تعلیم سے ہماری بچیاں بے حیائی کے راستہ پر چل پڑیں ہیں اور ارتداد تک پہنچ رہی ہیں، آپ دیکھ رہے ہیں کہ کتنی تیزی سے بدکاری اور زناکاری کا سیلاب معاشرہ میں آ گیا ہے۔

مختلف ریاستوں سے برابر خبریں آرہی ہیں کہ مسلم لڑکیاں غیر مسلم کے ساتھ نکاح کر رہی ہیں اور حیرت کی بات تو یہ ہے کہ صرف غیر شادی شدہ لڑکیاں ہی نہیں؛ بلکہ شادی شدہ عورتیں بھی ایسے شوہروں کو چھوڑ کر غیر مسلموں کے ساتھ چلی گئیں ہیں۔ (اقتباس)

مسلماں برائے نام ہیں ہم
بغیر روح صرف اجسام ہیں ہم

● ● ●

احتیاط بہتر ہے علاج سے

● مخلوط نظام تعلیم سے بچیوں کو حتی الامکان بچایا جائے، جو لڑکیاں اسکولوں اور کالجوں میں پڑھ رہی ہیں ان کی دینی تعلیم اور تربیت اور ذہن سازی کی بھرپور کوشش کی جائے،ان کے عادات واخلاق پر پوری نظر رکھی جائے۔

● ٹیوشن کے نام پر اجنبی لڑکوں سے اختلاط کا موقع نہ دیا جائے،کسی کے گھر پر تعلیمی ضرورت کے نام سے بھی جانے کی اجازت نہ دی جائے، کالج لانے اور لے جانے کا خود انتظام کریں۔

● اینڈرائڈ موبائل اور بائک خرید کر نہ دی جائے، یہ دونوں چیزیں بے حیائی کے دروازے کھولنے والی عصمت وعفت کی تباہی کے دہانے تک پہنچانے والی ہیں۔

● موبائل ریچارج یا زیراکس کے لئے غیر مسلموں کی دکان پر جانے اجازت نہ دی جائے، اسی طرح کالج کے اندر یا اس سے قریب غیر مسلموں کے کنیٹین سے بچنے ہدایت دی جائے۔

● غیر مسلم لڑکیوں کی دوستی سے بھی روکا جائے کہ آئندہ یہ دوستی بھی کسی فتنہ کا دروازہ بن سکتی ہے۔

● بچیوں کے مسائل اور انھیں پیش آنے والی پریشانیوں پر توجہ دی جائے، یادرکھیں گھر میں توجہ کی کمی باہر کا رستہ دِکھاتی ہے۔

● اگر بچیاں کسی تعلیمی ضرورت سے انٹرنیٹ استعمال کررہی ہیں تو ان کی بھرپور نگرانی کی جائے، اس لئے کہ بھٹکنے اور بہکنے کے اکثر دروازے انٹرنیٹ کے ذریعہ کھلتے ہیں۔

اب درندوں سے نہ حیوانوں سے ڈر لگتا ہے
کیا زمانہ ہے کہ انسانوں کو انسانوں سے ڈر لگتا ہے

بچوں کو غلط سوسائٹی اور دوستی سے دور رہنے کی ہدایت دینی ہوگی، شوشل میڈیا کا غلط اور فحش ویب سائٹ پر نظر رکھنا ہوگا، رات دس بجے کے بعد کی تعلیمی سرگرمیوں کی اجازت نہ ہوگی، گھر میں قرآن وحدیث کی باتیں ہوں اصلاحی باتوں کا تذکرہ ہو والدین کو ہردم اپنے بچوں کی اصلاح کی فکر لاحق ہو، سارے گھر والوں کو جمع کر کے کوئی ایسی کتاب پڑھ کر سنا دیا کریں جس میں رسول اللہ ﷺ کی سیرت، حلال وحرام فرائض واجبات کی نشاندھی کی گئی ہو، پیغمبر اسلام کے اُسوہ حسنہ اور تعلیمات نبوی اور اسلاف کی پاکیزہ روایات سے بچوں کو روشناس کرایا جائے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ بلوغ کے بعد بچے اور بچی رضامندی معلوم کر کے مناسب رشتہ مل جانے پر نکاح کر دینا والدین کا اولین فریضہ ہے۔ (اقتباس از: مولانا عمرین محفوظ رحمانی)

مسلمان لڑکیاں ارتداد کے دہانے پر ہیں، مختصر یہ کہ ملت کے ہر فرد کو دختران ِملت کے ارتداد پر فکرمند ہونا چاہیے، وقت سے پہلے اگر فکر نہ کی جائے تو کل یہ فتنہ ہمارے گھروں کو دستک دے سکتا ہے۔

• • •

دین اسلام پر استقامت میں راہِ نجات

استقامت کے معنی ہیں کسی چیز کے سامنے ڈٹ جانا، اسلام میں استقامت کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھی صورت میں قرآن وسنت کی روشنی میں حاصل کردہ اپنے عقائد وخیالات ذکر واذکار عبادات ومعمولات کو ترک نہ کرنا، استقامت اللہ اور اس کے رسول کی احکام کی پیروی کا نام ہے، حالات موافق ہوں یا مخالف امیری ہو یا غریبی، بیمار ہوں یا تندرست، جہاں اور جس حال میں ہوں اللہ کا بندہ بن کر رہیں، کامیابی ثابت قدمی اور مستقل مزاجی کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے۔

اسلام ہی ایک واحد راستہ ہے جس میں راہ نجات ہے، اس پر مرنا اور جینا ہے، صحابہ کرام پر مخالفتوں کا طوفان برپا ہوا، فقر وفاقہ کی نوبت آئی، میدان کارزار میں جسم کے ٹکڑے ہوئے، جہاد کرتے ہوئے انھیں یہ خیال نہیں آیا کہ شہادت سے ہمارا گھر اُجڑ جائے گا، بچے یتیم اور عورتیں بیوہ ہو جائیں گی، تاریخ میں ایسی دین پر استقامت کی مثال نہیں ملتی۔

حضرت بلال، حضرت عمار، حضرت صہیب، حضرت خباب، حضرت سمیہ رضی اللہ عنہم پر کفار نے مکہ سے ایسے مظالم ڈھائے ہیں کہ آج اس کے تصور سے دل کانپ جاتا ہے۔

بھوک وپیاس انسان کی بڑی کمزوری ہے، فقر وافلاس کی وجہ سے آدمی اپنا ایمان بیچ ڈالتا ہے، اپنا مسلک اپنے افکار، وعقائد سے پھر جاتا ہے؛ لیکن صحابہ کرام نے کلمہ پڑھ لینے کے بعد کبھی بھی حالات سے سمجھوتہ نہیں کیا، ہجرت کے بعد بھی بہت دنوں تک مالی حالت بہتر نہیں ہوئی، مہینوں چولھا جلانے کی نوبت نہیں آتی، بھوک کی وجہ سے درخت پتے چبا کر دشمنوں سے ٹکراتے رہے اور پھر پچھلی اُمتوں کے ان مومنوں پر نظر ڈالئے جن کو ایک اللہ پر ایمان لانے کی وجہ سے اذیتوں سے دوچار ہونا پڑا تھا، وہ انبیاء کرام بھی دیکھائی دیں گے جو ناحق اپنی قوم کی

جانب سے قتل کئے گئے تھے، وہ آگ بھی دیکھائی دے گی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر گلزار ہوگئی تھی، فرعون کے دربار میں جادوگروں کا ایمان لانا بھی دیکھائی دے گا۔

اپنے ایمان کی حفاظت کرتے اصحابِ کہف بھی، ایمان انسان کے اندر اللہ کا خوف پیدا کرتا ہے اور اس کے بعد وہ پوری دنیا سے بے خوف ہوجاتا ہے، مکی زندگی میں اہل ایمان کو کتنی آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا؛ لیکن ایمان کی طاقت نے ان کو سنبھال کر رکھا اور کبھی بھی حالات کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکے، دشمنوں کے ہاتھوں ایمان کا سودا نہیں کیا، بوسنیا، چیچنیا، عراق، افغانستان، فلسطین و شام کے مسلمانوں کو دیکھئے کہ وہ کس طرح انسانیت سوز مظالم سہنے کے باوجود ایمان کو اپنے سینوں سے لگائے رکھا، کیا آج ہمارے اندر وہ جذبہ استقامت موجود ہے کہ اپنے ایمان کو بچانے کی خاطر ہم اپنی جان بھی قربان کرنے کے لئے تیار ہیں، ہمارا ایمان دشمنوں کے سامنے کمزور ہوجاتا ہے، مومنانہ صفات سے ہمارے دل خالی ہوچکے ہیں، ان تمام ترکوتاہیوں کا ازالہ کرنے کے لئے اپنے اندر ایمان کو مضبوط بنانا ہوگا؛ کیوں کہ ہمارے رب نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ تم ہی سربلند رہوگے اگر تم مومن ہو۔ (آل عمران:۱۳۹)

اس کی فکر کرنی ہے کہ کہیں موت آنے سے پہلے ہمارا ایمان نہ چلا جائے اور جیسے ایمان کی حلاوت نصیب ہوتی ہے وہ کبھی بھی ایمان کا سودا نہیں کرتا، امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ استقامت دوزخ کے پل صراط سے گذرنے کی طرح ہے۔ (احیاء العلوم)

فرعون کو اپنی بیوی آسیہؓ کے ایمان کا علم ہوگیا تو اس نے بہت ظلم ڈھایا، بعض روایتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فرعون آسیہؓ کے ہاتھ پاؤں میں میخیں گاڑ کر اوپر ایک پتھر پھینکنے کا اردہ کیا تھا، اس موقع پر حضرت بی بی آسیہؓ نے جو دُعا کی تھی اس کو اللہ نے قرآن مجید کا حصہ بنادیا:

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ، وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا

فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۔ (التحریم:۱۱-۱۲)

نوجوانو! ایمان بچاؤ اور ایمان بچانا فرعون کی باندی بی بی آسیہ سے سیکھو، اللہ تعالیٰ حضرت آسیہ اور حضرت مریم کی مثال دے کر اہل ایمان کو یہ بتانا چاہ رہے ہیں کہ حالات کیسے بھی ہوں بہر صورت اپنی ایمان کی حفاظت کرنی چاہئے، بی بی آسیہ نے سب کچھ گوارا کیا؛ لیکن اپنے ایمان کا دامن ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں چھوڑا یہاں تک کہ وہ شہید ہوگئیں۔

اور ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، حلاوت ایمانی ان تین لوگوں کو حاصل ہوگی: (۱) وہ جسے اللہ اور رسول سب سے زیادہ عزیز ہوں، (۲) وہ جو کسی بندہ مومن سے اللہ کی رضا کی خاطر محبت رکھے، (۳) وہ جسے اللہ نے کفر کی ضلالت سے بچالیا ہو، پھر وہ کفر کی طرف واپس لوٹنے کو ایسے ہی ناپسند کرے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔ (طبرانی)

مشکل ہے بہت صاحبِ ایمان ہونا
کچھ کھیل نہیں ہے حق پہ قربان ہونا
یاں مثل حسین سر قلم ہوتا ہے
امجد آساں نہیں مسلمان ہونا

ایمان اور عزیمت کے واقعات سے تاریخ کے صفحات بھرے پڑے ہیں، سب نے ہر طرح کی آزمائشوں کا مقابلہ کیا، جان جان آفریں کے حوالہ کردی اور یہ کہتے ہوئے راہ وفا سے گذر گئے :

بُت کدہ اچھا لگا نہ اَو صنم اچھا لگا
نہ دین حق کے ماسوا کوئی دھرم اچھا لگا

قرآن مجید میں اصحاب اُخدود کا ذکر ہے، کہ اس دور میں کچھ لوگ حقیقی عیسائیت پر

قائم تھے، مشرکوں نے ان کو تبدیلی مذہب کے لئے مجبور کرنے کی کوشش کی ان کے انکار کرنے پر انھیں آگ کے گڑھے میں پھینک دیا گیا اور یہ سب کچھ صرف ان کے مسلمان ہونے کی وجہ سے کیا گیا، (سورۂ بروج:۸) اس کے باوجود بھی وہ ثابت قدم رہے، انھوں نے آگ میں جلنا گوارا کرلیا؛ لیکن ایمان کی دولت سے محرومی قبول نہیں کیا۔

صحابہ کرام ایمان کے لئے کتنی قربانیاں دیں، حضرت بلالؓ کو دوپہر کے وقت سخت دھوپ میں گرم ریت پر لٹایا جاتا اور ان کے پیٹ پر ایک بڑا پتھر رکھ دیا جاتا کہ کروٹ بھی نہ بدل سکیں، ان کا آقا کہتا کہ اس سے نجات کی ایک ہی صورت ہے کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے کا انکار کرو اور ہمارے بتوں کی پوجا کرو، ایسے حالات میں حضرت بلالؓ کی زبان پر اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے کا کلمہ جاری تھا۔

صحابہ کرام کو دنیا کا ہر سودا منظور تھا؛ لیکن ایمان کا سودا کبھی منظور نہ کیا، جان گئی، مال گیا، دولت وثروت گئی، اپنے پرائے ہوگئے سب کچھ لٹ گیا، شہر بدر ہوگئے، مگر ایمان کا سودا نہیں کیا :

یا دولت لا یزال دے مجھ کو
استقلال بلال دے مجھ کو
اغیار کا خوف جسم و جان سے نکلے
مرکر بھی اَحد اَحد زبان سے نکلے

● ● ●

نوجوانو، اللہ سے ڈرو!

جو بھی لڑکا یا لڑکی ناجائز تعلقات قائم کرتے ہیں یا غیر شرعی دوستیاں یا محبتیں کرتے ہیں، وہ اپنے اس بُرے فعل کو چھپانے کی حتی الامکان کوشش کرتے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ والدین ان کے کاموں سے بے خبر رہیں؛ حالاں کہ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ اللہ ان کے ہر فعل سے باخبر ہے، پھر بھی ان کے دل میں اللہ کا خوف پیدا نہیں ہوتا، ایسا کیوں؟

کیوں کہ والدین نے بچپن سے ان کے دل و دماغ میں اللہ کے خوف کے بجائے اپنا ذاتی خوف، رُعب و دبدبہ، سزا کا ڈر بٹھایا ہے؛ اس لئے وہ آج اللہ سے بے پرواہ ہوکر والدین سے چھپ کر گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں، اسلام یہ سکھاتا ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے خالق اور مالک کا ڈر ہونا چاہئے کہ وہ ہم کو دیکھ رہا ہے :

جو کرتا ہے تو چھپ کر اہل جہاں سے
کوئی دیکھتا ہے تجھ کو آسماں سے

پولیس، قانون، جیل، ڈنڈا کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے حاضر و ناظر ہونے کا احساس ہی آدمی کو چھپ کر گناہ کرنے سے روک سکتا ہے، اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں: ''**یستخفون من الناس**'' (لوگوں سے تو ہم اپنے گناہ چھپا لیتے ہیں) ''**ولا یستخفون من اللّٰہ وھو معکم**'' (مگر اللہ سے نہیں چھپا سکتے)۔

ہمارا ایک ایک عمل ہمارے نامۂ اعمال میں محفوظ ہو رہا ہے، آج ہمارا ایمان بالغیب انٹرنیٹ اور موبائل کے ذریعہ آزمایا گیا ہے: ''**لیعلم اللّٰہ من یخاف بالغیب**'' (اللہ تعالیٰ جاننا چاہتا ہے کہ کون کون اللہ تعالیٰ سے غائبانہ ڈرتا ہے) یہ لکھنے والے ہاتھ اور یہ پڑھنے اور دیکھنے والی آنکھ یہ سب ایک دن ہمارے خلاف گواہی دیں گے :

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۔ (یٰسین:۶۵)

آج یعنی روز قیامت ہم ان کے منھ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پیر ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔

گناہ کرتے وقت اگر کوئی چھوٹا بچہ بھی دیکھ رہا ہوتا ہے تو ہم گناہ نہیں کرتے؛ کیوں کہ بے عزتی اور رسوائی کا ڈر لگا رہتا ہے، مگر اللہ سے نہیں ڈرتے، قیامت کے دن کیا ہوگا جب ہماری بیوی بچے اور والدین کے سامنے ہماری ریل چلائی جائے گی اس وقت کتنی شرمندگی ہوگی؛ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار قرآن میں فرمایا کہ: ''اتق اللہ حیث ما کنتم'' (جہاں کہیں بھی ہو اللہ سے ڈرو) یعنی اللہ کی نافرمانی سے ڈرو، تاریکی میں ہوں یا روشنی میں، گھر میں ہوں یا جنگل میں، صرف خوفِ خدا ہی انسان کو گناہ سے روک سکتا ہے۔

مٹ جائے گناہوں کا تصور ہی جہاں سے اقبال
اگر ہوجائے یقین کہ خدا دیکھ رہا ہے

حضرت عمر فاروق اعظمؓ کے دورِ خلافت میں جب آپ مدینہ کی گلیوں میں گشت کر رہے تھے تو ایک گھر سے آواز آئی: بیٹی! تم نے جو دُودھ نکالا ہے، اس میں پانی ملا دو؛ تاکہ یہ زیادہ ہوجائے، بیٹی نے جواب دیا کہ ماں امیر المومنین کا حکم ہے کہ دُودھ میں پانی نہ ملایا جائے، ماں نے کہا: بیٹی! وہ تو اپنے گھر میں ہوں گے ان کو کیسے پتہ چلے گا، جواب میں بیٹی نے کہا: اماجان امیر المومنین تو نہیں دیکھ رہے ہیں؛ لیکن اللہ تعالیٰ تو دیکھ رہا ہے، حضرت عمر فاروق اعظمؓ یہ ساری گفتگو سن رہے تھے، جب صبح ہوئی تو حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے عبد اللہ کے نکاح کا پیغام بھیجا، جب دل میں خوف خدا آجاتا ہے تو خلوت ہو جلوت گناہ سے بچنا آسان ہوجاتا ہے، اگر خوف خدا نہ ہو تو بدامنی بے چینی اور لاقانونیت کا دور دورہ ہوجاتا ہے۔

• • •

سچی اور پکی توبہ کریں

جب گناہوں پر نظر جاتی ہے جھک جاتا ہے سر
ان کی رحمت کا خیال آتے ہی اُٹھ جاتا ہے سر

جب تک آدمی کے بدن میں جان موجود ہو اور موت کے آثار ظاہر نہ ہوں اس وقت تک توبہ کا دروازہ کھلا رہتا ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا :

اللہ تعالیٰ نزاع کے عالم سے پہلے پہلے تک اپنے بندہ کی توبہ قبول فرماتا ہے، اسی طرح جب تک خروج دجال، خروج دابۃ الارض اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا نہ ظاہر ہوں اس وقت تک توبہ کا دروازہ بند نہ ہوگا۔ (ترمذی:۱۷۵/۶)

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا :

اے آدم کے بیٹے ! جب تک بھی تو مجھے پکارتا رہے اور مجھ سے رحمت اور مغفرت کی اُمید رکھے تو میں تجھے ہر حالت میں معاف کرتا رہوں گا اور اگر تو زمین بھر غلطیاں لے کر آئے گا تو میں تجھے اتنی ہی مغفرت سے نوازوں گا جب تک کہ تو میرے ساتھ شریک نہ ٹھہرائے۔ (مجمع الزوائد)

ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ قیدی پیش کئے گئے تو ان میں ایک عورت تھی، جو اپنے دودھ پیتے بچے کو بے قراری سے تلاش کر رہی تھی اور جب اسے بچل مل گیا تو اس نے لپک کر گود میں اُٹھا لیا اور دُودھ پلانے لگی، یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے پوچھا، بتاؤ کیا یہ عورت خود اپنے بچے کو آگ میں ڈالنا گوارا کرے گی، تو صحابہ

کرام نے عرض کیا کہ ہرگز تیار ہوگی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس عورت کے اپنے بچے سے زیادہ مہربان اور رحم فرمانے والے ہیں۔ (کتاب التوبہ: ۳۵۶/۲)

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا :

پرانی اُمتوں میں ایک شخص تھا (اگرچہ مومن تھا) جس کے نامہ اعمال میں کوئی نیکی نہ تھی، وہ اپنے گناہوں پر بہت رورہا تھا، جب اس کے انتقال کا وقت آیا تو اس نے سب گھر والوں کو جمع کیا اور یہ کہا کہ جب میری موت ہوجائے تو مجھے جلا دینا اور میری راکھ کے دو حصے کر کے ایک حصہ خشکی میں اُڑا دینا اور ایک حصہ سمندر میں بہا دینا؛ اس لئے کہ اللہ کی قسم اگر میں اللہ تعالیٰ کی قبضہ میں آ گیا تو وہ مجھے ایسا عذاب دیں گے کہ دنیا میں کسی کو نہ دیا ہو؛ چنانچہ گھر والوں نے ایسا ہی کیا، موت کے بعد اللہ تعالیٰ نے بحر و بر کو اس کے اجزا حاضر کرنے کا حکم دیا، جب اس کے سارے اجزا جمع ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا کہ تمہیں اس بات پر کس نے آمادہ کیا تو اس شخص نے جواب دیا کہ اے رب میں نے آپ کے عذاب کے ڈر سے ایسا کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسی بات پر اس کی بخشش ہوگئی۔ (مسلم شریف: ۳۵۶، کتاب التوبہ)

نوجوانو! توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے، سچی اور پکی توبہ کرو، اللہ تعالیٰ بڑے رحیم ہیں غفور ہیں، اس سے پہلے کہ توبہ کا دروازہ بند ہوجائے۔

رحمت منڈلا رہی ہے پیچھے پیچھے
اک بدل چھا رہی ہے پیچھے پیچھے
اے میری بدی ٹھہر کدھر جاتی ہے
توبہ بھی تو آ رہی ہے پیچھے پیچھے

ابھی وقت ہے پلٹ آؤ اور توبہ کرو، حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کی طرح سچی توبہ کرلو اور اپنے رب کو منالو، قوم یونس نے توبہ کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر آنے والا عذاب پلٹ دیا تھا، آؤ ہم بھی توبہ کریں ہر گناہ اور نافرمانی سے اللہ تعالیٰ بڑا قبول کرنے والا اور معاف کرنے والا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

بے شک تم میں سے جو شخص جہالت سے بڑا عمل کرے، پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور اصلاح کرلے تو یقیناً وہ بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔ (الانعام: ۵۴)

تسلی ہم گناہ گاروں کو ہوگئی اے احمد
بجھا دیں گے جہنم کو یہ آنسو ہیں ندامت کے

جو صدق دل سے توبہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کردیتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی کائنات میں کروڑوں بندے ہیں، جنھوں نے چند سکنڈوں میں سچی پکی توبہ کرکے شیطان کی ساری محنت ضائع کردیا ہے، مگر اس کے باوجود شیطان مایوس نہیں ہوتا وہ برابر اپنی محنت میں لگا رہتا ہے؛ بلکہ اسے یہ پتا ہے کہ میری سالہا سال کی محنت کے بعد اگر یہ شخص توبہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہوجائے گی اور میری ساری محنت رائیگاں ہوجائے گی، پھر ہم کیوں مایوس ہوں اور تمام گناہوں سے توبہ کرکے پاکیزہ زندگی گزارنے کی کوشش کریں۔

ظاہر بھی اللہ کی مرضی کے مطابق ہو اور باطن بھی اللہ کی مرضی کے مطابق ہو، اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے اور ہمارے دلوں کی اصلاح فرمائے، کسی دانا کا قول ہے: اگر بوڑھے توبہ کریں تو واقعی بھلی بات ہے؛ لیکن کوئی نوجوان عین عالم شباب میں معصیتوں سے توبہ کرلے تو اس کے دامن تقدس کو چار چاند لگ جائیں گے :

در جوانی توبہ کردن شیوہ پیغمبری است

● ● ●

فتنوں سے محفوظ رہنے کی دُعا

فتنہ خواہ جسمانی ہو یا روحانی، مادی ہو یا غیر قانونی، عزت وآبرو کا ہو یا عفت وعصمت کا، قومی ہو یا انفرادی، سیاسی ہو یا سماجی ہو، آج کے حالات میں جہاں ہر طرف فتنے ہی فتنے ہیں اور نہیں معلوم نت نئے اور کتنے فتنہ وجود میں آئیں گے، حضور ﷺ نے تمام فتنوں سے حفاظت ومحفوظ رہنے کی جامع دُعا مانگی ہے، آج پورے عالم میں مسلمانوں پر فتنوں کے دروازوں سے نہ معلوم کیا کیا نئے فتنے مسلط کئے جارہے ہیں، یہاں تک کہ رسولوں نے بھی فتنہ سے اللہ کی پناہ اور سلامتی مانگی ہے، وقت کے بڑے ظالم وکافر کے فتنہ سے نجات وسلامتی چاہ رہے ہیں، ہمارے نبی ﷺ نے جامع دُعا مانگی کہ رب العزت فتنہ کافر کا ہو یا ظالم کا، فاسق وفاجر کا ہو یا منافق وملحد کا، جان کا ہو یا مال کا یا دجال کا ہو، غرض جس قسم کا فتنہ ہو اللہ تعالیٰ اُمت کو محفوظ فرمائے، باطل کے شرور وفتن سے محفوظ فرمائے، فتنوں سے نجات کے لئے دُعاؤں کا اہتمام کیا جائے:

رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَاغۡفِرۡ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۔ (الممتحنة:۵)

اے ہمارے پروردگار! ہم کو کافروں کا تختۂ مشق نہ بنا اور اے پروردگار ہمارے گناہ معاف کردیجئے، بے شک آپ زبردست حکمت والے ہیں۔

اللّٰھم انی اعوذبک من الفتن ما ظھر منھا وما بطن ۔ (ترمذی)

اے اللہ آنے والے فتنوں سے ہم تیری پناہ چاہتے ہیں، ظاہری فتنوں سے بھی اور باطنی فتنوں سے بھی۔

اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنة المسیح الدجال واعوذ بک من فتنة المحیا والممات ۔ (سنن ابن ماجہ)

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب قبر سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں دجال کے فتنہ سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے۔